

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الْإِنِّ أَوْلِيَاءُ اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ
الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَتَبَ هَذِهِ

خَوَاصُّ الْكَلِمِ

بَعْضُ

ملفوظات وارشادات گرامی

غوث اکاملین قطب الارشاد حضرت خواجہ بندہ نواز گیسو دراز صدیق اللہ والدین
ابوالفتح سید محمد حسینی قدس اشرف العزیز

مرتب

مخدوم زادہ بزرگ حسین العزیز سید محمد اکبر حسینی قدس العزیز

تصحیح و تشریح

خاکسار

ذره بمقدار حافظ محمد حامد صدیقی مولوی کامل منشی ضل کچر پوریتا منشی بکسر

بفضل اللہ و کرمہ

درہ مطبع

انٹظامی پرنس واقع عثمان گنج مطبوعہ گردید



۲۲۱۷۴

محمد علی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عرض حال

نحمدہ و نصلي على رسولہ الكريم -

بے شمار حمد و ثنا اور بے تعداد شکر اس خالق کون و مکان کا ہے کہ جس نے اپنے صفات کمال کا مظہر ایک کامل و مکمل انسان کو بنا کر کمال دین و اتمام نعمت فرمایا۔ اور ہزاروں درود و سلام اس ذات قدسی صفات پر کہ جس کے روشن اور نور کلام کی تابندگی تا قیام قیامت باقی رہیگی اور صلوٰۃ و سلام آپ کے اہل بیت اطہار اور اصحاب و تابعین و متبعین پر کہ جن کی زبان دربار سے وہی اقوال پر امر جاری ہوئے۔

بعد حمد و صلوٰۃ کے بندہ ناچیز عرض کرتا ہے کہ ثبوت الکاملین قدوة الالبیین قطب الارشاد حضرت خواجہ بندہ فوار گیسو دراز صدرا اللہ والدین ابو الفتح سید محمد حسینی صاحب روضۃ منور کا بزرگ گلبرگ شریف کے مراتب عالیہ اور رفعت و بزرگی کا انکشاف جس طرح اور دوسرے ذریعوں سے ہو سکتا ہے۔ اسی طرح آپ کے ارشادات گرامی اور ملفوظات سامی سے بھی۔ بلکہ بزرگان دین رحمۃ اللہ علیہم کے ملفوظات کو ان کی تصنیفات اور دیگر اقوال مبارک پر ہمیشہ سے ترجیح ملی آ رہی ہے اور ایک خاص مرتبہ اور ممتاز درجہ دیا جاتا ہے کہ اس کی وجہ سے ہر زمانہ کا انسان ان کی ملاقات اور فیض صحبت کا لطف حاصل کر سکتا ہے اور یہی وہ چیز ہے جس کے متعلق حضرت مولانا رومؒ ارشاد فرماتے ہیں۔

سے ایک زمانہ مجھے یاد دلایا۔ بہتر از صد سالہ طاقت ہے ریا

نیز میں نے بہت سے قابل قدر بزرگوں سے سنا ہے کہ جس طرح بزرگان دین کی موجودگی میں ان کی صحبت بابرکت ایک جہدی کو فہمی بنا سکتی ہے بالکل اسی طرح ان کے وصال کے بعد ان کا کلام سچا انسان

حد درجہ موثر ہو تا ہے ہی وجہ ہے کہ بہت سے لوگ صرف ملفوظات پر صکر مشق جھتی کے جسے بڑے مراتب پر پہنچ چکے ہیں۔

پس جبکہ اس آخری زمانہ میں حقیقی بزرگان دین ہماری آنکھوں سے چھپ گئے ہیں تو ہماری اشک شوقی کا بہترین ذریعہ یہ ہے کہ ہم لوگ ملفوظات گرامی سے استفادہ کریں اس خیال نے مجھے آمادہ کیا کہ اس جانب کچھ کوشش کروں۔ حسن اتفاق یہ ہوا کہ بباسلہ ملازمت سرکاری سائنس کونسل کے پرنسپل ہو کر آستانہ عالیہ کی زیارت کے لئے حاضر ہوا۔ اور بفضلہ تعالیٰ سلسلہ حاضری کا شرف حاصل ہوتا رہا تو کچھ درگاہ مبارک کی حاضری اور کچھ محترم و عظیم حضرت مولانا الحاج مولوی محمد شوق حسین صاحب الملعب بنو اب شوق یا جنگ بہادر (متعنا اللہ تعالیٰ بطول حیات) سابق اول تقلد ارضیہ گلبرگہ شریف حال زانہ نظم و طیات ملک سرکار علی حجاز اہم اللہ عنہا احسن الجزاء کی تحریک و ترفیہ سے یہ خیال پیدا ہوا کہ قلب الارشاد حضرت خواجہ بندہ نواز رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات جو جامع کلم "عوام و خواص کے استفادہ کے لئے شائع کئے جائیں اور اس تحریک کی عملی تائید عالی جناب علی القاب خانہ علمین صاحب المناظرین نوایس جنگ بہادر سابق صوبہ دار بہار و بنگالہ نے فرمایا کہ مبارک نے فرمائی جن کا میں شکر گزار ہوں کہ ان کی مالی امداد سے ہی یہ کتاب طبع ہو رہی ہے۔ اگر ان کی دستگیری نہ ہوتی تو مجھ جیسے بے بضاعت آدمی سے یہ ممکن نہ تھا کہ اس کتاب کو چھپوا سکتا۔ خدا نے عزوجل نواب صاحب مدوح کا جو جزیل عطا فرمائے چونکہ اس کتاب کے بہت کم نسخے موجود ہیں اور جو نسخے جہاں جہاں موجود ہیں وہ تقریباً دو تین ہی نسخوں کی نقل ہیں اور اب ابتدائے زمانہ سے یہ بھی نیست و نابود کیا ہوئے جارہے ہیں اس لئے اس کی تصحیح کرنا اور متعدد نسخوں کا جمع کرنا بہت ہی مشکل کام تھا لیکن خداوند تعالیٰ کے فضل و کرم سے آہستہ آہستہ متعدد نسخے بھی جمع ہو گئے اور کتاب کی تصحیح کا کام بھی شروع ہو گیا۔ مطالعہ سے معلوم ہوا کہ تمام نسخے بے شمار اور بے تعداد غلطیوں سے لبریز ہیں اور بعض مقامات پر بعض مضامین الحاقی بھی معلوم ہوئے تھے جن کی حقیقت تمام نسخوں کے مطابق نہ ہونے کی وجہ سے بے نقاب ہوئی۔ مسودہ کا حجم (۶۶۴) صفحات کا تھا اس لئے ایک ایک حرف کی تصحیح میں اور تمام نسخوں سے مطابقت کرنے میں بہت زیادہ محنت کرنی پڑی اور بہت وقت بھی صرف ہوا۔ بعض اوقات ایک ایک صفحہ کی تصحیح میں کئی کئی ہفتے لگ گئے پھر بھی نسخوں کی کمی اور کاتبین کی غلطیوں کی وجہ سے بعض مقامات تشدد گئے۔ تصحیح میں کتب احادیث، ملفوظات بزرگان خاندانِ نبوت رحمہم اللہ تعالیٰ اور خود جوامع الکلم کے اقتباسات جو دوسری کتابوں میں پہلے سے مطبوعہ موجود تھے ان سے امداد لی گئی ہے۔ بہر حال جہاں تک ممکن ہو تصحیح میں نہایت احتیاط برتی گئی اور اس کتاب کی طباعت

کا کام شروع کرایا گیا چونکہ اس کام کا میری زندگی میں یہ پہلا واقعہ تھا اس لئے اس کی دقتوں سے جن پر تجویز کے بعد بھی عبور ہوتا ہے میں واقف نہ تھا لہذا محالہ تافسیر پر تاخیر ہوتی گئی اولاً طبع کا کام اعظم اسٹیم پریس حیدرآباد دکن میں شروع ہوا اور ابتدائی چھ جز ہیں طبع ہوئے بعدہ بعض وجوہ سے بقیہ کام انتظامی پریس کانپور میں ہوا۔

آخر میں یہ عرض کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ بندہ ناچیز نے جو کچھ تصحیح اس کتاب میں کی ہے اس میں اپنی طرف سے کسی لفظ کا رد و بدل نہیں کیا ہے بلکہ جیسے کہ میں نے اوپر عرض کیا ہے چند نسخے اور مطبوعہ اقتباسات جوامع الکلم اور دیگر ملفوظات کی مطابقت سے تصحیح کی گئی ہے پھر بھی باوجود اس قدر محنت و مشقت کے بہت سے مقامات اب بھی اس کتاب میں قابل تصحیح باقی رہ گئے ہیں۔ افسوس ہے کہ میری بے بضاعتی اور کوتاہ علمی اور گلبرگہ شریف میں کسی عمدہ کتب خانہ کے عدم موجودگی کی وجہ سے بہت دقتیں پیش آئیں اور ہر چند کہ میں نے متعدد رجسٹری کی لیکن ان چند مقامات کی تصحیح نہ ہو سکی۔

قرب تھا کہ میں ان چند مقامات کی وجہ سے اس گوہر نایاب کی اشاعت سے ہی باز آجاتا مگر اہل علم اور بزرگان دین کی خطا پوشی و رحمت مادر پر نظر کر کے نیز یہ خیال پیش نظر رکھ کر طبع کی جرأت ہوئی کہ اگر یہ کتاب ایک بار شائع ہو گئی اور کسی بزرگ نے اس کے غیر اصل شدہ مقامات کو ملاحظہ فرما کر اس کی تصحیح فرمادی تو یہ طبع کرنا سبب تصحیح مزید کا ہو جائے گا۔ ورنہ موجودہ حالت میں تو اس کی کیا بی اور پر وہ خفایں رہنے سے نہ تھا کہ کہیں یہ کتاب سرے سے مفقود ہی نہ ہو جائے۔ نیز یہ خیال ہوا کہ کم از کم ایک بڑی حد تک تو تصحیح ہو گئی اس لئے ان جل شدہ مقامات سے ہی ممکن ہے اہل علم اور صاحب خان کو قائدہ پہنچے جو اس خاکسار ذرہ بے مقدار کی سعادت دارین کا باعث ہو۔

اس سچ خدائی کی معافی چاہتا ہوں اور جن جن اصحاب نے اس کا خیر میں میری اعانت فرمائی ان سب کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں اور مدد بھی ہو چکے جو صاحب ان نایاب مجاہدینوں سے استفادہ فرمائیں اس خیر خادم کو دماغی مغفرت سے فراموش نہ فرماویں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین الصلوٰۃ والسلام علی
مسید المرسلین محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔

محمد حامد صدیقی
۱۲ ربیع الاول ۱۳۵۱ھ

مقدمہ در بیان تصوف

حاصلاً و مصلیاً

حضرت مخدوم شرف الدین بیگنی فیضی قدس سرہ العزیز صہل تصوف کے بارے میں ایسی مختوب میں تحریر فرماتے ہیں کہ قاعدہ تصوف پختہ است و اعمال انبیاء و صدیقان لودہ است حضرت کے زمانہ میں تصوف سے لوگ اسی طرح باعقیدہ تھے جس طرح کہ آج کل نظر آتے ہیں بلکہ کل یہ زیادتی ہے کہ تصوف کا مآخذ ہندوؤں کے جگ اور مصری یونانی فلسفہ کو بتلایا جاتا ہے مخدوم صاحب قدس سرہ تصوفیوں کو مین ال حدیث کہتے ہیں جن میں علم و عمل دونوں مع ہیں۔ اسی بنا پر آپ اہل حدیث کے نام سے ان کی تین قسمیں بیان فرماتے ہیں۔ ایک صوفی۔ دوسرا متصوف اور تیسرا متشیعہ او صوفی کے تعریف کرتے ہیں کہ از خود فانی شدہ باشند و بحق باقی گشتہ از قبضہ مبالغہ رست و بحقیقت حقائق پیوستہ پس تصوف سے فنا فی اللہ اور بقا ب اللہ مراد ہے نیست طبیعت کی مادیات سے نجات حاصل کرنے اور حقیقت حق تعالیٰ کے مشکف ہونے سے حاصل ہوتی ہے۔ مخدوم صاحب فرماتے ہیں کہ ہر کہ در طلب این راہ بود باید کہ سراپا از شریعت سازد تا از شریعت در طریقت راہ یابد۔ و چون در طریقت راہ یافت از طریقت بحقیقت قدم تواند نہاد۔ پھر آپ فرماتے ہیں کہ جس نے ابھی تک شریعت ہی کو نہ جانا۔ وہ طریقت سے کیا آگاہ ہو سکتا ہے اور جسے طریقت سے آگاہی نہ ہوئی وہ حقیقت سے کہاں پہرہ اندوز ہو سکتا ہے گویا جڑ شریعت ہے۔ اور باطن طریقت اور باطن در باطن حقیقت حقیقت عمل سے حاصل ہوتی ہے بشرطیکہ نیت درست ہو اور اخلاص ہو ورنہ اس کی حالت متشیعہ کی سی ہوتی ہے جس کے بجائے و حقا نفس کے لئے اپنے آپ کو صوفیوں کے مانند بنالیا ہے۔

مخدوم صاحب قدس سرہ العزیز فرمادہ کہ میں فرماتے ہیں کہ اس عالم میں پہلے صوفی حضرت آدم علیہ السلام تھے حق تعالیٰ نے ماوہ روح انہیں عطا فرمایا اور ان کے دل میں چراغ عقل روشن فرمایا اور حکمت کا نور دل سے زبان پر پونچھا۔ اور ابتدائے خلقت میں طایفہ کا سید و نصیب ہوا۔ یہ نعمت تصوف اس وقت تک نہیں نصیب ہوتی جب تک کہ کسی صاحب دولت کا دامن نہ تھا مگر

تاکہ وہ دنیا کی مکاری و فداکاری اور نفس کے رہزنی پر آگاہ کرے اور آفت سے بچائے۔

اس راہ میں جائزہ و تن پاک و فخر و طلال اور جو اس غم کو مصیبت و خلاف سے پاک کر دینے کی ضرورت ہے۔ دل تمام اوصاف فیہر میں ہوس بخل حد غرور و نخوت اور غیظ و غضب وغیرہ سے پاک رہنا چاہیے اگر مریکہ و مجاہدوں کی ضرورت ہوگی تو یہ مجاہد سے کرے گا۔ آیت ہے کہ جب پاکی تن و جامہ حاصل ہو جائے تو مرید نے راہ میں ایک قدم آگے بڑھایا۔ اس وقت اس پر تو یہ حقیقت منکشف ہوئی اس کو گردش کہتے ہیں۔ اسے اسلام کا جمال جہاں آرا نظر آنے لگے گا اور معرفت کا دروازہ اس کے سینہ میں کھول دیا جائے گا۔ بلاشبہ مرید کو حضرت صدیق اکبرؑ کے مانند اور پیر کو حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے مانند ہونا چاہیے تاکہ ماسب اللہ شہداء فی صدری الا وقد صبت فی صدر ابی بکر صدیق حال ہو جب یہ حال ہوگا تو مقصود اصلی حاصل ہوگا۔ مقصود اصلی یہ ہے جو کہ اسوی اللہ بزرگوں نے کہا ہے کہ

سے اپنے مقصود دست معبود تست — اگر تو ہزار بار زبان گوئی لا الہ الا اللہ چہ خود

گر ہمہ عالم ثواب تو بود تا قومی باشی مذاب تو بود

”ہل خودی“ کو مٹانا ضروری ہے وہ خودی نہیں ہے اقبال مرآت ہے۔ وہ تو غیرت نفس اور عمل صالح کی بنیاد ہے۔ یہاں وہ خودی مراد ہے جو تائیت ہے یعنی ہم ہی کہیں گے کہ ہم بھی نہیں۔ یہ نفس کے مراد ہے جو اس راہ میں بت و زنا ہے۔ اس خودی کو فنا کرنے کی ضرورت ہے۔ اس خودی کا تعلق بقبا اللہ سے ہے۔ فنا ہونے کے چہر نہیں اس خودی کے تائید و توثیق ہو ابھوسے اور اس خودی کے تائید و توثیق سے ہوتی ہے حضرت مخدوم صاحب علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ اسے براور عشق مر کے بہت کہ بیک تک ازد و عالم بیرون شود و جلال راہ مکان کند۔

بعض قد مانے جن میں ابن جوزی و ابن قیم وغیرہ ہیں تصوف کے صحیح مفہوم پر غور ہی نہیں فرمایا مثلاً ابن جوزی صنفۃ الصوفیہ میں لکھتے ہیں کہ تصوف کی اصناف بڑے لوگوں مثلاً خلفائے راشدین وغیرہ کی طرف کی جاتی ہے حالانکہ انہیں تو تصوف کی خبر ہی تھی۔ یہ لوگ کہتے ہیں کہ تصوف ایک ایسا مذہب ہے جو اہل تصوف کے نزدیک مذہب و عبادت پر قائم نہیں ہوتا بلکہ اس کی بعض کیفیتیں مادر ای مذہب بیان کی جاتی ہیں۔ ان صفات کو غیریت کے علاوہ کچھ اور سمجھا گیا ہے۔ یہ غلط فہمی کلیہ وادارہ تصوف کو بیکسر شاید یہ لوگ اشتباہ میں پڑ گئے ہوں دراصل تصوف احسان کا مراد ہے حضرت

شاہ ولی اللہ صاحب قدس سرہ العزیز بدور البازندہ میں لکھتے ہیں کہ عبادت کے دو رخ ہیں۔ اول یہ کہ قلب میں تعظیم امر اللہ جاگزیں ہو جائے اور تعظیم کے ساتھ الفت بھی غنی ہوگی جو اور ساتھ ہی اپنی نفس کی ذلت بھی ملحوظ خاطر رہے۔ دوسرا رخ یہ ہے کہ سوائے اللہ کے کسی کو حاجت روا نہ سمجھے اور کسی کے آگے ہاتھ نہ پھیلائے یہی سب احسان کی صفات ہیں جو بالفائدہ دیگر تصوف کی صفات ہیں اب مسلمان ان صفات کو حاصل کر لیتا ہے تو اس میں بعض خصوصیتیں پیدا ہو جاتی ہیں جو تا حد تک یہ کہ کے درجہ کو پہنچیں ”حال“ کہلاتی ہیں اور جب پختہ اور اتوار ہو جاتی ہیں تو مقام ”ہو جاتی ہیں واصل“ ہے۔ بات جو کہ یا تہیاسونی میں نہیں۔ روحانی ترقی بعض دوسرے مذاہب الہوں نے بھی کی ہے۔ اس لئے کہ ان کے عقیدہ میں روح و نفل ہے اور اس کی ترقی کے طریقے یہی ہیں جو کسب اعمال میں مگر عالم قدس تک ان کی رسائی ہو سکے یہ حال ہے بغیر اللہ اللہ محمد رسول اللہ پر ایمان لائے نیست نہیں حاصل ہو سکتی۔ یہ کلمہ جنت کی کنجی ہے اور جنت کیا ہے موصال حبیب و رضوان حبیب اور یہ سب عالم قدس کی باتیں ہیں۔ اس مرتبہ تک پہنچنے کے لئے ضروری ہے جیسا کہ حضرت مخدوم صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اعتقاد صحیح ہو۔ کتاب سنت و آثار سلف کا سالک پیرو ہو۔

دوسری جگہ آپ فرماتے ہیں کہ ”شریعت کی ایک صورت ہے اور ایک حقیقت۔ صورت تو وہ ہے کہ جس کا بیان علمائے ظاہر کا کام ہے اور حقیقت وہ ہے کہ جس سے اہل تصوف متاثر ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ ”انچہ برما فیران لازم است دوام ذل است و افتقار و انکسار و تضرع و اتہاد اور وظائف مہودیت و مخالفت حدود شرعیہ متابعت سنت سنیہ اس سال کے جواب میں کہ تصوف کیا ہے شیخ الانصاری سراج رحمۃ اللہ علیہ قرآن پاک کی آیت پڑھتے ہیں شہدا اللہ اذہ لا الہ الا هو والذلک علیک والوال العلم قائم بالانقیاض یعنی تحت باب اللہ سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل و متابعت صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین و اتباع او بیاد اور ورثۃ الانبیاء ہمارے لئے لازم ہے جب تک یہ عمل ہوگا تصوف کی جو اچھی نہیں لگ سکتی۔ امور میں اہل حدیث فقہاء اور صوفیہ میں کوئی بھی اختلاف نہیں کر سکتا لیکن آگے چل کر شیخ علیہ الرحمہ کتاب اللع میں فرماتے ہیں اس کے بعد اہل تصوف طرح طرح کی عبادت کر کے اور حقائق طاعت کو چھوڑ کر وہ اخلاق جلیہ سے آراستہ ہو کر درجات عالیہ پر ترقی کرتے ہیں ترقی کرتے جاتے ہیں اور ایسے احوال شریف و نازل رفیعہ انہیں حاصل ہوتے ہیں کہ کسی کو ان احوال شریفہ و نازل رفیعہ کے سائنی و مراتب تک سائی نہیں ہوتی۔ وہ فرماتے ہیں کہ صوفیہ کی پہلی خصوصیت یہ ہے کہ وہ

تالیف کو ترک کر دیتے ہیں اور تمام علق جو ان کے مقصود کے مابین حاصل ہوتے ہیں۔ انہیں قطع کر دیتے
 ہیں اور سوائے ذات وعدہ لافریک کے ان کا کوئی مقصود و مقصود و مطلوب نہیں ہوتا۔ **اعلموا ان الله**
لا يتقود الا الله اس سے ان کی زندگی جو اثر پڑتا ہے وہ۔ جس کے دل کی طرح ساری سیما کی نمود
 سے ان کی آنکھیں بند نہیں ہوتیں۔ وہ دنیا کی ہر شے میں نگہ دیتے ہیں اور مخالفت نفس جو ان کی بد
 سے ان باریوں میں بتلا نہیں ہوتے جن میں آج کل کے عام مسلمان مبتلا نظر آتے ہیں قرآن پاک
 میں اہل تقویٰ کے لئے مختلف الفاظ استعمال فرمائے گئے ہیں مثلاً موقین و صادقات۔ قانتین
 و قانتات۔ خاصین۔ موئنین مخلصین مبین خائفین۔ مابین۔ صابرین متوکلین مجتہدین۔ ابرار۔
 مقررین مسارعین الی الخیرات وغیرہ وغیرہ حضرت شیخ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ایک لک کے مطابق صوفی دراصل
 صوفی تھا۔ کثرت استعمال سے صوفی ہو گیا۔ دوسرے کہتے ہیں کہ یہ لفظ صفائے شوق ہے اور اہل
 صفایا اس کا اطلاق ہوتا ہے یعنی وہ لوگ جو کدورت جبریت سے پاک و صاف کر دئے گئے ہیں۔
 بعض لوگ صوف سے اس لفظ کو مشتق سمجھتے ہیں اور تہذیب پوشی صوفیوں کی خصوصیت سمجھتے ہیں
 ممکن ہے کہ یہ خصوصیت ان کے زمانہ میں است ہو بعض یہ کہتے ہیں کہ درویش صفت باطن کا وہ
 تہری دار علی ہذا القیاس اس لفظ کے اشتقاق کی متعدد وجہیں بیان کی گئی ہیں جن کی تصریح
 کی یہاں ضرورت نہیں مگر یہ سمجھ لینا چاہیے کہ حضرت حمید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ جو اس طریقہ کے ائمہ تھے
 ووصاف کہتے ہیں کہ ہمارا یہ مارا عالم امدادیت نبوی سے متعلق ہے۔ حضرت شیخ علی البوری فرماتے ہیں
 کہ صوفی وہ ہے جس کا قلب دنیاوی کدورتوں سے خالی ہو اور ایسے لوگ اہل تقویٰ کے نام
 سے پکارے جاتے ہیں وہی ہیں جن کی شان میں قرآن مجید میں آیا ہے۔ **عباد الرحمن الذی**
یمشون علی الارض هونا واذ اخاطبهم الجاهلون قالوا سلما ما اور للفقراء الذین
احصرو فی صبیل الله لا یستطیعون صر باقی الارض یحسبهم الجاهل اغنیاء
من التقفف۔ اور وہ لوگ کہ تنہائی جنو بہم عن المضاجع یارعون ربهم
 خوفاً وطمعاً۔ یہ کیفیت کبھی پیدا ہی نہیں ہو سکتی تا وہ قییکہ اخلاص و نیت راست کے ساتھ
 غصہ تک آدمی نے عمل نہ کیا ہو اور نفس کے دھوکوں سے اس کی حفاظت نہ کی گئی ہو علم جس کے
 حصول کی یہ بزرگوار تعلیم دیا کرتے ہیں اور جس کے جاننے والے کو جاہل کہتے ہیں اسے علم من اللہ
 علم مع اللہ اور علم باللہ کے نام سے موسوم فرماتے ہیں۔ علم من اللہ سے شریعت مراد ہے علمت اللہ
 سے طریقت اور علم باللہ سے معرفت حق سبحانہ تعالیٰ اور یہ تمام علوم قرآن پاک ہی کے علوم ہیں

ان علوم کا جاننے والا کبھی ولی یا صوفی نہیں ہو سکتا۔ امام قشیری رحمۃ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ اہل سنت
 کے ایک طبقہ خاص نے جو ذکر الہی میں مشغول اور غفلتوں سے دور رہتا تھا۔ اپنے لئے اہل تقویٰ کی اصطلاح
 قائم کی۔ یہ لوگ اہل سنت والجماعت کے کوئی علم و جماعت نہیں مگر عوام اہل سنت کے درجہ میں
 نہیں ہیں بلکہ اس طبقہ کے خواص اہل کار میں سے ہیں۔ بڑے روحانیات صوفی اللہ تعالیٰ اپنے فرماتے ہیں کہ
 رفیع القیام تقویٰ کی بنیاد آٹھ خصلتوں پر ہے یعنی سخاوت و بزرگوئی و رضا سے اسحاق و عجز و
 و مناجات و زکریا۔ غربت سبھی خرقہ پوشی و سبھی بیاحت و بیسی و فقر و محبت علیہم الصلوٰۃ والسلام۔
 آپسے باتے ہیں کہ شکر کہ محض بت پرستی کا نام نہیں ہے بلکہ خواہش نفس کی پیروی کرنا اور خدا کے علاوہ
 غیر خدا کی طلب کرنا یہ شکر ہے۔ ان سے بچنے والا صوفی ہوتا ہے اور جو علم و عمل اس طرف
 رہتا ہے وہی حقیقی تقویٰ ہے۔
 حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی عوارف المعارف میں احوال صوفیہ کی صفت اور ان
 کے حالات کی شرح اس ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے ہیں کہ اسے فرزند اگر ہو سکے تو ایسے
 میں صبح و شام کہ تیری قلب میں لگی طرف سے بالکل میل نہ ہو اسے فرزند یہ میری سنت ہے جس کی میری
 کوزہ کیا یعنی اس پر عمل کیا اور رواج دیا اس نے گویا مجھے زندہ کیا یعنی میرا دل بالاکیا اور جس نے
 مجھے زندہ کیا یعنی میرا دل بالاکیا وہ میرے ساتھ جنت میں ہے گا۔ اس کے بعد مقامات تقویٰ کو اس
 طرح بیان فرماتے ہیں کہ ہمارے دین کی اہل اصول و فرع ہے اور غوث خدا راں الحکمت ہے تصفیہ قلب و
 تزکیہ نفس تعلیمات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے نتائج ہیں اور علوم تغیر و حدیث فقہ و کام و معانی و بیان
 لغت و غیرہ تقویٰ کے خلاف نہیں بلکہ اس کی مقامات مبادی ہیں اور صوفیوں کے شان ہے کہ
یتسعون القول فیتبعون احسنہ اولئ الذین ہداهم اللہ والذین ہداهم اللہ
سلطان الاولیاء محبوب الہی حضرت نظام الدین بدایونی رحمۃ اللہ علیہ کے مقلد میں ہے کہ کچھ لوگ
 ایسے ہیں جن کا ظاہر راستہ اور باطن خراب کچھ کا باطن آراستہ اور ظاہر خراب۔ بعض کا ظاہر و باطن
 دونوں خراب اور بعض ایسے ہیں جن کا ظاہر و باطن دونوں آراستہ ہوتے ہیں۔ آپ انہیں آخر الذکر
 کو مشائخ و فقہاء کے لفظ سے تعبیر فرماتے ہیں۔
 چونکہ اسلام کی تعلیم بہت سیدھی سادی تھی اس لئے جو علوم اس سے مستفاد ہوئے ان کے
 بارے میں بعض لوگوں نے یہ سمجھا کہ ان میں فلسفہ و جگہ بفرہ کی تہنیرش ہے یہ خطہ متعدد میں کوئی
 تھا اس لئے انہوں نے آئینرش کے شبہ کو دور کرنے اور فلسفہ مذہب غیر سے حقیقت حال کو میرز

کرنے کے لئے تصوف کے میدان میں قلم اٹھایا اور ان احوال کو سپرد قلم کیا اور اس کیفیت کو جو کامل اتباع احکام شریعہ سے بطور نتیجہ وارد ہوتی ہے عبارات و اشارات میں بیان کرنا شروع کیا تاکہ لوگ البتہ اس واقعہ نہ ہوا اور جب کیفیتیں اس پر بھی وارد ہوں تو وہ دہرے میں آئے اور ان کی حقیقت کو سمجھ سکے اور اس دھوکے سے محفوظ رہے کہ فلسفہ اور مذہب اہل طلب میں بھی یہی باتیں ہیں۔ یعنی جو کچھ حق باطل کا امتیاز واضح کرنا ضروری تھا۔ اس لئے خدا نے وجود و وحدت و ہدایت کو پیدا کیا جس نے اسلامی عبارات و ریاضات کے انوار شأ و وحدت وجود و وحدت شہود وغیرہ کو عبارت کے لباس میں ملبس کیا اور سمجھا دیا کہ ان کا اسلامی تصور و مفہوم یہ ہے اور فلسفہ جو کچھ تصور یہ ہے اور دونوں میں جو فرق ہے وہ اس طرح پرواضح ہے اور جب دنیا تمام مناسبات کی جڑ ہے۔

محب دنیا ذوق ایمانت بیڑ
چہیت دنیا آشنائی حرص و آرز
کار دنیا چہیت بیکاری ہمہ
ہست دنیا آتشے افروختہ
دنیائے اس رخ کو اہل صوفیہ نے نفرت سے دیکھا ہے اور اسے ترک کرنے کی تعلیم دے کر فرمایا کہ لا تلبسہم تجارت ولا بیع عن ذکر اللہ کا مصداق ہو جائے اور اذکر اللہ ذکر اکثر۔ اس کا شمار ہوا اور فی مقعد صدق عند ملیک مقتدر اس کا مقرر پائے یہی وہ لوگ ہیں جو صوفی کہلاتے ہیں اور جن کے بارے میں یہ بشارت آئی ہے لا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا هم یحزنون والذین آمنوا وکانوا یتقون لہم البشری فی الحیاة الدنیاء فی الآخرۃ لا تبدل لکلمات اللہ ذالک ہوالنور العظیم

خاکسار
محمد حامد مدنی غفرلہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد لا یصلی علی رسولہ الکریم

حضرت خواجہ بندہ نواز

پیشوائے اہل علم و تحقیق مقتدائے اہل فکر و تدقیق حجت اہل شریعت و طریقت۔ دلیل اہل حق و حقیقت امام العارفین۔ تہذوۃ السالکین حضرت تہذیب محمد بن سید محمد حسینی خواجہ بندہ نواز گیسو راز رحمۃ اللہ علیہ حضرت شیخ نصیر الدین محمود چیلغ دہلوی کے خلیفہ اعظم تھے حضرت شیخ عبدالحق دہلوی اخبار الانبیاء میں لکھتے ہیں کہ آپ سیادت و علم کے جامع تھے۔ اور علم و ولایت میں بڑی شان اور بلند مرتبہ رکھتے تھے۔ راجہ رستم خان چشت رفوان احمد علیہ السلام جمہور میں آپ کا ایک خاص شہرہ اور امر حقیقت کے بیان میں آپ کا ایک مخصوص طریقہ تھا۔ آپ سادات حسینی سے تھے۔ آپ کے جیڑا علی ابوالحسن عینی رحمۃ اللہ علیہ ہرات سے دہلی شریف لائے ہیں قیام فرمایا جاہلین شریعت فرمایا شہید ہوئے اور سجدایا زردہلی میں دفن ہوئے خواجہ صاحب قدس سرہ العزیز کا شجرہ نسب بائیں واسطوں سے حضرت سیدنا علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے جاتا ہے۔ وھووا ہذا

نسب | سید محمد حسینی بن یوسف بن علی بن محمد بن یوسف بن حسین بن محمد بن علی بن حمزہ بن داؤد بن زید بن ابوالحسن عینی بن حسین بن ابو عبد اللہ بن محمد بن عمر بن محمد بن حسین بن زید بن علی بن ابی طالب بن سیدنا امام حسین شہید کربلا بن سیدنا علی ابن ابی طالب رضوان اللہ علیہم اجمعین

آٹھویں صدی ہجری کے آغاز میں جب سلطان محمد تغلق نے دیوگری کو اپنا دار السلطنت بنانا چاہا اور دولت آباد کے نام سے آباد کیا تو دہلی کے عاکمین خضلاء، علماء اور مشائخ کو وہاں منتقل ہونے کا حکم دیا۔ اسی سلسلہ میں ایک جماعت کے ساتھ آپ کے والد ماجد سید محمد یوسف المعروف سید راجہ حسینی رحمۃ اللہ علیہ نے

۵۰۰ - ۵۰۱ - ۵۰۲ - ۵۰۳ - ۵۰۴ - ۵۰۵ - ۵۰۶ - ۵۰۷ - ۵۰۸ - ۵۰۹ - ۵۱۰ - ۵۱۱ - ۵۱۲ - ۵۱۳ - ۵۱۴ - ۵۱۵ - ۵۱۶ - ۵۱۷ - ۵۱۸ - ۵۱۹ - ۵۲۰ - ۵۲۱ - ۵۲۲ - ۵۲۳ - ۵۲۴ - ۵۲۵ - ۵۲۶ - ۵۲۷ - ۵۲۸ - ۵۲۹ - ۵۳۰ - ۵۳۱ - ۵۳۲ - ۵۳۳ - ۵۳۴ - ۵۳۵ - ۵۳۶ - ۵۳۷ - ۵۳۸ - ۵۳۹ - ۵۴۰ - ۵۴۱ - ۵۴۲ - ۵۴۳ - ۵۴۴ - ۵۴۵ - ۵۴۶ - ۵۴۷ - ۵۴۸ - ۵۴۹ - ۵۵۰ - ۵۵۱ - ۵۵۲ - ۵۵۳ - ۵۵۴ - ۵۵۵ - ۵۵۶ - ۵۵۷ - ۵۵۸ - ۵۵۹ - ۵۶۰ - ۵۶۱ - ۵۶۲ - ۵۶۳ - ۵۶۴ - ۵۶۵ - ۵۶۶ - ۵۶۷ - ۵۶۸ - ۵۶۹ - ۵۷۰ - ۵۷۱ - ۵۷۲ - ۵۷۳ - ۵۷۴ - ۵۷۵ - ۵۷۶ - ۵۷۷ - ۵۷۸ - ۵۷۹ - ۵۸۰ - ۵۸۱ - ۵۸۲ - ۵۸۳ - ۵۸۴ - ۵۸۵ - ۵۸۶ - ۵۸۷ - ۵۸۸ - ۵۸۹ - ۵۹۰ - ۵۹۱ - ۵۹۲ - ۵۹۳ - ۵۹۴ - ۵۹۵ - ۵۹۶ - ۵۹۷ - ۵۹۸ - ۵۹۹ - ۶۰۰ - ۶۰۱ - ۶۰۲ - ۶۰۳ - ۶۰۴ - ۶۰۵ - ۶۰۶ - ۶۰۷ - ۶۰۸ - ۶۰۹ - ۶۱۰ - ۶۱۱ - ۶۱۲ - ۶۱۳ - ۶۱۴ - ۶۱۵ - ۶۱۶ - ۶۱۷ - ۶۱۸ - ۶۱۹ - ۶۲۰ - ۶۲۱ - ۶۲۲ - ۶۲۳ - ۶۲۴ - ۶۲۵ - ۶۲۶ - ۶۲۷ - ۶۲۸ - ۶۲۹ - ۶۳۰ - ۶۳۱ - ۶۳۲ - ۶۳۳ - ۶۳۴ - ۶۳۵ - ۶۳۶ - ۶۳۷ - ۶۳۸ - ۶۳۹ - ۶۴۰ - ۶۴۱ - ۶۴۲ - ۶۴۳ - ۶۴۴ - ۶۴۵ - ۶۴۶ - ۶۴۷ - ۶۴۸ - ۶۴۹ - ۶۵۰ - ۶۵۱ - ۶۵۲ - ۶۵۳ - ۶۵۴ - ۶۵۵ - ۶۵۶ - ۶۵۷ - ۶۵۸ - ۶۵۹ - ۶۶۰ - ۶۶۱ - ۶۶۲ - ۶۶۳ - ۶۶۴ - ۶۶۵ - ۶۶۶ - ۶۶۷ - ۶۶۸ - ۶۶۹ - ۶۷۰ - ۶۷۱ - ۶۷۲ - ۶۷۳ - ۶۷۴ - ۶۷۵ - ۶۷۶ - ۶۷۷ - ۶۷۸ - ۶۷۹ - ۶۸۰ - ۶۸۱ - ۶۸۲ - ۶۸۳ - ۶۸۴ - ۶۸۵ - ۶۸۶ - ۶۸۷ - ۶۸۸ - ۶۸۹ - ۶۹۰ - ۶۹۱ - ۶۹۲ - ۶۹۳ - ۶۹۴ - ۶۹۵ - ۶۹۶ - ۶۹۷ - ۶۹۸ - ۶۹۹ - ۷۰۰ - ۷۰۱ - ۷۰۲ - ۷۰۳ - ۷۰۴ - ۷۰۵ - ۷۰۶ - ۷۰۷ - ۷۰۸ - ۷۰۹ - ۷۱۰ - ۷۱۱ - ۷۱۲ - ۷۱۳ - ۷۱۴ - ۷۱۵ - ۷۱۶ - ۷۱۷ - ۷۱۸ - ۷۱۹ - ۷۲۰ - ۷۲۱ - ۷۲۲ - ۷۲۳ - ۷۲۴ - ۷۲۵ - ۷۲۶ - ۷۲۷ - ۷۲۸ - ۷۲۹ - ۷۳۰ - ۷۳۱ - ۷۳۲ - ۷۳۳ - ۷۳۴ - ۷۳۵ - ۷۳۶ - ۷۳۷ - ۷۳۸ - ۷۳۹ - ۷۴۰ - ۷۴۱ - ۷۴۲ - ۷۴۳ - ۷۴۴ - ۷۴۵ - ۷۴۶ - ۷۴۷ - ۷۴۸ - ۷۴۹ - ۷۵۰ - ۷۵۱ - ۷۵۲ - ۷۵۳ - ۷۵۴ - ۷۵۵ - ۷۵۶ - ۷۵۷ - ۷۵۸ - ۷۵۹ - ۷۶۰ - ۷۶۱ - ۷۶۲ - ۷۶۳ - ۷۶۴ - ۷۶۵ - ۷۶۶ - ۷۶۷ - ۷۶۸ - ۷۶۹ - ۷۷۰ - ۷۷۱ - ۷۷۲ - ۷۷۳ - ۷۷۴ - ۷۷۵ - ۷۷۶ - ۷۷۷ - ۷۷۸ - ۷۷۹ - ۷۸۰ - ۷۸۱ - ۷۸۲ - ۷۸۳ - ۷۸۴ - ۷۸۵ - ۷۸۶ - ۷۸۷ - ۷۸۸ - ۷۸۹ - ۷۹۰ - ۷۹۱ - ۷۹۲ - ۷۹۳ - ۷۹۴ - ۷۹۵ - ۷۹۶ - ۷۹۷ - ۷۹۸ - ۷۹۹ - ۸۰۰ - ۸۰۱ - ۸۰۲ - ۸۰۳ - ۸۰۴ - ۸۰۵ - ۸۰۶ - ۸۰۷ - ۸۰۸ - ۸۰۹ - ۸۱۰ - ۸۱۱ - ۸۱۲ - ۸۱۳ - ۸۱۴ - ۸۱۵ - ۸۱۶ - ۸۱۷ - ۸۱۸ - ۸۱۹ - ۸۲۰ - ۸۲۱ - ۸۲۲ - ۸۲۳ - ۸۲۴ - ۸۲۵ - ۸۲۶ - ۸۲۷ - ۸۲۸ - ۸۲۹ - ۸۳۰ - ۸۳۱ - ۸۳۲ - ۸۳۳ - ۸۳۴ - ۸۳۵ - ۸۳۶ - ۸۳۷ - ۸۳۸ - ۸۳۹ - ۸۴۰ - ۸۴۱ - ۸۴۲ - ۸۴۳ - ۸۴۴ - ۸۴۵ - ۸۴۶ - ۸۴۷ - ۸۴۸ - ۸۴۹ - ۸۵۰ - ۸۵۱ - ۸۵۲ - ۸۵۳ - ۸۵۴ - ۸۵۵ - ۸۵۶ - ۸۵۷ - ۸۵۸ - ۸۵۹ - ۸۶۰ - ۸۶۱ - ۸۶۲ - ۸۶۳ - ۸۶۴ - ۸۶۵ - ۸۶۶ - ۸۶۷ - ۸۶۸ - ۸۶۹ - ۸۷۰ - ۸۷۱ - ۸۷۲ - ۸۷۳ - ۸۷۴ - ۸۷۵ - ۸۷۶ - ۸۷۷ - ۸۷۸ - ۸۷۹ - ۸۸۰ - ۸۸۱ - ۸۸۲ - ۸۸۳ - ۸۸۴ - ۸۸۵ - ۸۸۶ - ۸۸۷ - ۸۸۸ - ۸۸۹ - ۸۹۰ - ۸۹۱ - ۸۹۲ - ۸۹۳ - ۸۹۴ - ۸۹۵ - ۸۹۶ - ۸۹۷ - ۸۹۸ - ۸۹۹ - ۹۰۰ - ۹۰۱ - ۹۰۲ - ۹۰۳ - ۹۰۴ - ۹۰۵ - ۹۰۶ - ۹۰۷ - ۹۰۸ - ۹۰۹ - ۹۱۰ - ۹۱۱ - ۹۱۲ - ۹۱۳ - ۹۱۴ - ۹۱۵ - ۹۱۶ - ۹۱۷ - ۹۱۸ - ۹۱۹ - ۹۲۰ - ۹۲۱ - ۹۲۲ - ۹۲۳ - ۹۲۴ - ۹۲۵ - ۹۲۶ - ۹۲۷ - ۹۲۸ - ۹۲۹ - ۹۳۰ - ۹۳۱ - ۹۳۲ - ۹۳۳ - ۹۳۴ - ۹۳۵ - ۹۳۶ - ۹۳۷ - ۹۳۸ - ۹۳۹ - ۹۴۰ - ۹۴۱ - ۹۴۲ - ۹۴۳ - ۹۴۴ - ۹۴۵ - ۹۴۶ - ۹۴۷ - ۹۴۸ - ۹۴۹ - ۹۵۰ - ۹۵۱ - ۹۵۲ - ۹۵۳ - ۹۵۴ - ۹۵۵ - ۹۵۶ - ۹۵۷ - ۹۵۸ - ۹۵۹ - ۹۶۰ - ۹۶۱ - ۹۶۲ - ۹۶۳ - ۹۶۴ - ۹۶۵ - ۹۶۶ - ۹۶۷ - ۹۶۸ - ۹۶۹ - ۹۷۰ - ۹۷۱ - ۹۷۲ - ۹۷۳ - ۹۷۴ - ۹۷۵ - ۹۷۶ - ۹۷۷ - ۹۷۸ - ۹۷۹ - ۹۸۰ - ۹۸۱ - ۹۸۲ - ۹۸۳ - ۹۸۴ - ۹۸۵ - ۹۸۶ - ۹۸۷ - ۹۸۸ - ۹۸۹ - ۹۹۰ - ۹۹۱ - ۹۹۲ - ۹۹۳ - ۹۹۴ - ۹۹۵ - ۹۹۶ - ۹۹۷ - ۹۹۸ - ۹۹۹ - ۱۰۰۰

دولت آباد کا ارادہ فرمایا اور ۲۸ برس وہاں پہنچ کر فارمانے کا طورہ کے اوپر ایک مکان میں جہاں اب حضرت کامزار مبارک ہے قیام فرمایا آپ کو حسب صراحت جوامع الکلم و سیرت محمدی حضرت شیخ الاسلام شیخ نظام الدین اولیاء سے بیعت تھی۔

تاریخ ولادت و عمر مبارک

میر محمد علی سامانی سیر محمدی میں لکھتے ہیں کہ میں نے اپنے بزرگوار آستانہ مبارک پر حاضر ہوئے تاکہ سالگرہ مبارک کی تہنیت پیش کریں لیکن دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ خواجہ صاحب کو آج پورے ستافس سال ہوئے ہیں۔ قاضی علم الدین بہرہ دہی بھی اپنے مرتبہ ملفوظات میں یہی تاریخ لکھتے ہیں کہ سال ۸۰۰ ہجری کا ہیبت تھا اس وقت خواجہ صاحب قدس سرہ العزیز نے اپنی زبان مبارک سے فرمایا کہ میری عمر نوے برس ہونے کے لئے اور چار بیٹے باقی ہیں اس حساب سے آپ کی ولادت رجب ۸۰۰ھ میں قرار پاتی ہے یہ سچوٹی سامانی خود بھی لکھتے ہیں کہ خواجہ صاحب کی ولادت بکرست دہلی میں چوتھی جمادی الثانی ۸۰۰ھ کو ہوئی۔ اس کی تائید لطائف اشرفی سے بھی ہوتی ہے جو ابتدائے فون صدی ہجری کے تعین سے اس میں آپ کی عمر ایک سو چار سال اور انیس یوم درج ہے اور وفات کی تاریخ ۱۶ ذیقعدہ ۸۷۰ھ ہے۔

طفلی | صاحب سیر محمدی لکھتے ہیں کہ دولت بانی ایک بزرگ شیخ بابو بکر تھے خواجہ صاحب کے والد ماجد ان کی ملاقات کو ایک مرتبہ تشریف لائے شیخ بابو کو سامع سے بڑا شوق تھا جب مجلس سامع میں بیٹھے اور سامع شروع ہوا کہ انہیں بے خبری سی طاری ہو جاتی ہے منہ سے کھنکھانے لگتا اس حالت میں جو کچھ زبان مبارک سے نکلتا وہی ہوتا خواجہ صاحب اس وقت کم سن تھے گریں ہمہ آپ کی حضرت شیخ علیہ الرحمہ نے بہت تعریف کی اور بہت اچھے کلمات فرمائے جو حسب خدائے عزوجل کے حکم سے ظاہر ہوئے صاحب سیر محمدی لکھتے ہیں کہ حضرت قدس رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب آٹھ برس کے ہوئے تو نماز، وضو اور دوسرے دینی کاموں میں بہت اہتمام فرمانے لگے۔ چوتھے چھوٹے بچے آپ کے پاس جمع ہو جاتے۔ اور بہت ہی ادب قاعدہ سے اُٹھتے اور بیٹھتے۔ آپ کے لئے کچھ میں پانی بھر دیتے اور خواجہ صاحب انہیں مشائخ کے طریقے کے مطابق کچھ تبرک عطا فرماتے اور کچھ تعلیم ہی فرماتے۔

واقعہ سفر دہلی از دولت آباد | خواجہ صاحب کے ساموں ملک لاملہ سید ابراہیم ستونی بادشاہ کے ایک جلیل القدر مقرب تھے اور دولت آبادی میں رہا کرتے تھے۔ آپ کی والدہ صاحبہ سے اور ان سے باہم کچھ ناخوشی تھی صاحب سیر محمدی کو حضرت خواجہ صاحب کی اور آپ کے خلفاء و اصحاب کی بہت محبت تھی کہ آپ نے ذاتی علم اور کچھ دیکھ کر ان سے منکر لڑائے میں بعض غرہ کے بعد اس سے انہوں نے کتاب تحریر فرمائی جس کا کوئی مکمل نسخہ دستیاب نہیں ہوا بعض نامکمل نسخے ملے جن سے میں مولوی ذبیحہ صاحب آبادی نے ایک نسخہ ترتیب کر کے باہر طبع کر دیا ہے۔ ۲۸ ذی قعدہ ۱۲۰۵ھ

واقع ہوئی بہن اس قدر مکدر اور دل برداشتہ ہوئیں کہ بھائی سے خواہر کو خواجہ صاحب کو اور ان کے بڑے بھائی سید حسین عرف سید چندین رضی اللہ عنہما کو ہیرا لیکر دہلی چلی آئیں۔ اس وقت خواجہ صاحب کی عمر پندرہ سال کی تھی۔ اور حضرت سلطان نظام الدین اولیاء رحمہ کے سلسلہ میں مرید ہو چکی بڑی خواہش تھی۔ یہ وہ زمانہ تھا کہ اس سلسلہ مبارک کے پیر و سرگزر حضرت خواجہ نصیر الدین اودھی چرخ دہلی رحمۃ اللہ علیہ کا آستانہ مبارک طالبان حق کے لئے مجاہد و داؤد بنا ہوا تھا۔ اور دہلی آپ کے رشد و ارشاد کھڑا تھا۔

واقعہ بیعت و تعلیم علوم ظاہری و باطنی

خواجہ صاحب سو طویں سال آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنے بھائی سید چندین کے ساتھ شرف بیعت حاصل کیا یہ استقبال حکاویں تھا۔ صاحب سیر محمدی لکھتے ہیں کہ سو طویں رجب روز استیفاح حضرت خواجہ اور آپ کے بڑے بھائی سید چندین رضی اللہ عنہما نے شیخ الاسلام حضرت نصیر الدین محمود اودھی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیعت کی سید چندین تو دنیاوی مشاغل میں مشغول ہو گئے مگر حضرت خواجہ صاحب رضی اللہ عنہ نے حضرت شیخ الاسلام نصیر الدین محمود کی خدمت گزاری و اخیار کی اور مجاہدہ، ریاضت، زکوٰۃ، مراقبہ اور دیگر ارشادات حضرت شیخ کی بجا آوری میں مشغول ہوئے علوم ظاہری کی تعلیم بھی جاری رکھی چند کتابیں سید شرف الدین کتبی سے پڑھیں۔ پھر بعض کتابیں مولانا تاج الدین بہادر سے پڑھیں اور کچھ کتب مولانا قاضی عبدالقادر صاحب سے پڑھیں اور کم سن ہی ہی قرآن پاک بھی حفظ فرمایا تھا۔

تربیت پیر و سرگزر حضرت خواجہ | حضرت خواجہ بندہ نواز رحمۃ اللہ علیہ کے حال پر شیخ الاسلام نصیر الدین محمود رحمۃ اللہ علیہ کو جو شفقت تھی اس کا حال حضرت کے ملفوظات جوامع الکلم میں حضرت کے بڑے صاحبزادے آپ ہی کی زبانی اس طرح بیان فرماتے ہیں۔

”پہلے میں نے چاہا کہ جلد جلد قدس بوسی کے لئے حاضر ہوا کروں لیکن میرے پاس مذرا نہ تھا اور اپنے ہمارے اپنے بھائی کو بھی لیا تھا اور وہ بہت دیر کر دیتے تھے ایک مرتبہ حضرت بندگی خدمت نے ارشاد فرمایا کہ تم جب میرے پاس آتے ہو تو بے وقت آتے ہو۔ میں اس وقت ٹول رہا کرتا ہوں میری جاب تھا کہ میں تم سے بات چیت کیا کروں۔ اس زمانہ میں میری عمر پندرہ سولہ برس کی تھی میں تمہارا اپنے دل میں کہا سبحان اللہ حضرت خواجہ مجھ سے باتیں کرنا چاہتے ہیں۔ رہے دولت۔“

جوامع الکلم ہی میں ہے کہ بندگی شیخ نے شروع شروع میں آپ سے اس طرح ریاضتیں تہذیب کر لیں کہ طبع مبارک پر گرا بیٹھا۔ ایک مرتبہ کا ذکر حضرت خواجہ صاحب فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ علیہ الرحمہ نے مجھ سے پوچھا صبح کی نماز کے لئے جو وضو کرتے ہو وہ بعد طلوع آفتاب باقی رہتا ہے میں نے عرض کیا محمد ق خواجہ باقی رہتا ہے فرمایا اچھا جو اسی وضو سے دو گنا اشتراق بھی پڑھ لیا کرو میں نے عرض کی جی بہت خوب ہو فرمایا کہ دو گنا

شکوہ انار و استخارہ و استغفار بھی پڑھ لیا کرو جب چند روز اس کی پابندی رہی تو حضرت نے ارشاد فرمایا کہ اگر اس میں نماز پاشت کی چار رکعتیں ملا کر تو نماز پاشت بھی ہو جائیگی میں نہیں کہتا کہ دوسرے کسی وقت پڑھو بعد از شراق اسی وقت پاشت پڑھ لیا کرو تو پاشت بھی ہو جائیگی میں ہمیشہ جب میں روزے رکھا کرتا تھا آپ نے ایک مرتبہ ارشاد فرمایا کہ تم رجب میں روزے رکھا کرتے ہو میں نے عرض کیا جی ہاں ہفتہ فرمایا کہ شعبان میں بھی؟ میں نے گزارش کی کہ شعبان میں نوروز۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اگر اکس دن اور رکھا کرو تو تمہارے پورے تین ماہ کے روزے ہو جائیں گے میں رمضان کے بعد شش عید کے روزے بھی رکھا کرتا تھا۔ ابھی ایام میں تہہ بوسی کے لئے حاضر ہوا۔ ارشاد فرمایا کہ ہمارے خواجگان صوم داؤ دی نہیں رکھا کرتے تھے بلکہ صوم دوام رکھا کرتے تھے۔ تم بھی صوم دوام رکھا کرو۔

حضرت اس شفقت و محبت سے حضرت پر دیگر نے آپ کی تعلیم فرمائی جو احکام میں شنبہ ۱۱ رجب ۱۰۳۷ کے طغویان آپ بیان کرتے ہیں کہ رجب کے پہلے شنبہ کی رات کو اقل وقت حضرت بندگی خواجہ نصیر الدین محمود قدس سرہ و سترخان پر تشریف لائے اور ہر شخص اپنی اپنی مقربہ جگہ بیٹھا تھا کہ کمال رحمت و فائز سے تھے اپنے پاس دوسرے جگہ بیٹھنے کی عزت بخشی۔ میرے اور شیخ علیہ الرحمہ کے دریا صرف مولانا برہان الدین بخوری تھے جو اک دانشمند و مصلح اور حضرت کے قدیم پیاروں میں سے تھے۔

دسترخان پر دوسرے طابق میرے ہی سامنے تھا یہی دستور تھا شیخ کے سامنے تین طباق رکھے جاتے تھے ایک بچے عطا فرماتے تھے دوسرا قاضی مقتدر کو اور تیسرا نوکروں کے ہاتھ کہیں بھجوا کر دیتے تھے۔

خلوت و ریاضت حضرت پر دیگر نے آپ کو مجاہدہ کی نہایت شفقت و آسانی سے مکمل کر لائی تھی چنانچہ جب حضرت نے طے کے روزے رکھا تھے تو برکت کی یہ حالت تھی کہ باوجود پے در پے روزہ ہانے طے کے آپ میں اس قدر قوت رہتی تھی کہ دلی کے راستوں پر دھوپ میں برابر آتے جاتے تھے۔ سید محمد سائنی کہتے ہیں کہ جب حضرت مخدوم رحمۃ اللہ علیہ پر خلوت کی لالت زیادہ ہوئی اور گھر میں تنہائی و فراغت حاصل نہیں ہوتی تھی تو آپ نے خلیفہ خیر خاں جہاں پناہ میں ایک جگہ مقرر کر لی۔ وہاں ایک حجرہ تھامس برس تک حضرت مخدوم وہاں مشغول رہے۔ مولانا غلام الدین بھی وہاں حضرت مخدوم کے ساتھ برابر رہتے تھے۔ حضرت وہیں سے مولانا قاضی عبدالقادر کی خدمت میں حضرت شیخ الاسلام کے حکم سے تعلیم حاصل کرنے جایا کرتے تھے پھر وہاں سے ہر روز پابوسی کے لئے حاضر ہوا کرتے تھے اور ارشاد و تربیت و تعلیم ملک حاصل کیا کرتے تھے کبھی عرض کرتے کہ اگر حکم ہو تو معلوم ظاہری کی تعلیم اب چھڑ دوں۔ اتنی مقدار حاصل ہو چکی

ہے کہ کافی ہے اور بہت تنہا باطنی کی تعلیم حاصل کرنے میں مشغول ہو جاؤں حضرت شیخ الاسلام ارشاد فرماتے تھے کہ ابھی ہمایہ بزدوی رسالہ شریف کشف مفتاح، ان کتابوں کو پڑھ لو اور سمجھانے سے پڑھو تم سے ایک کام اور بھی لینا ہے۔ حضرت خواجہ نے ان کتابوں کو بالترتیب پڑھ کر حضرت شیخ الاسلام کی خدمت میں گزارش کی حضرت شیخ الاسلام بید خوش ہوئے اس کے بعد حضرت خواجہ نے بالکل کچھ بھر علم باطن کی طرف توجہ کر فی شروع کی مجاہدہ، ریاضت۔ طے کے روزے پنجگانہ۔ دہ گانہ۔ پانزدہ گانہ رکھے۔ اور مسکافات و تجلیات پر فائز المرام ہوئے۔ اپنے واقعات و وار دات حضرت شیخ کی خدمت میں پیش کرتے تھے تو حضرت شیخ ارشاد فرماتے کہ ستر برس کے بعد ایک طرح کے پرمو میں شوریگی پیدا کر دی اور پہلے زمانے کے واقعات یاد دلادے ہیں حضرت شیخ بخبری ہر بانی آپ پر فرمایا کرتے تھے۔ حتیٰ کہ حضرت شیخ الاسلام کے معتقدوں میں سے ایک بزرگ کی وفات پر جب حضرت شیخ ان کی زیارت کے لئے گھر سے باہر تشریف لے گئے تو زیارت کے بعد فرمایا کہ سید محمد (الباقرہ اللہ تعالیٰ) کہاں مشغول رہا کرتے ہیں آؤ انہیں مل کر دیکھیں وہاں سے قصد فرمایا اور حلیہ و شرفاں میں حضرت خواجہ کے دیکھنے کے لئے تشریف لائے نہ تھوڑے روپے ساتھ لائے تھے اور اپنی زبان مبارک سے فرمایا کہ یہ میری نذر ہے سید محمد کے لئے لایا ہوں۔ اس دن سے حضرت خواجہ کا نام بہت شہور ہوا اور طائفہ شریفان یہاں تک شہرت ہوئی کہ بالکمال حضرت صوفیہ یک زبان ہو کر فرمایا کرتے تھے کہ اس شخص کو جوانی ہی میں سیران و اسل اور مقتدیان کابل کا درجہ حاصل ہے جب حضرت خواجہ کی کچھ اوپر تیس سال کی عمر ہوئی تو آپ صحرا و خلوت میں زیادہ وقت گزارنے لگے اور مخلوق خدا سے بالکل ہی منقطع ہو گئے اور سلوک کی سیر تمام و کمال فرمانے لگے اور اتہاسی مقامات پر پہنچ گئے کہ اس سے زیادہ سیر کی جگہ نہیں۔

آپ کی والدہ ماجدہ اصلا اس پر راضی نہ تھیں کہ آپ اتنی ریاضتوں اور شغفوں کی صعوبت برداشت کریں۔ خود آپ جوامع الکلم میں فرماتے ہیں کہ میں نے اس کا ٹکڑا خود حضرت شیخ الاسلام کے شا کیا۔ شیخ نے مولانا فخر الدین ازی کا واقعہ بیان کیا کہ ان پر بھی ایسا ہی ایک واقعہ گذر ا تھا اور ان کی والدہ صاحبہ بھی مجاہدہ اور ریاضت سے بالکل راضی نہ تھیں اور ان کے پیر نے یہ کل واقعات سن کر ان کی ماں کو سلام کہلا بھیجا تھا اور ایک جائے نماز اپنی طرف سے ان کی خدمت میں پیش کی تھی اور پیام کہلا بھیجا تھا کہ جس طرح آپ ان کی نستی ماں ہیں اسی طرح میں دینی باپ ہوں جس طرح آپ کا حکم ماننا ہے اسی طرح میں حکم ماننا بھی واجب ہے۔ فخر الدین کی والدہ یہ سن کر خاموش ہو گئیں اور پھر کچھ نہیں

حضرت شیخ نصیر الدین قدس سرہ نے یہ حکایت بیان کی کہ وہ بھی ایک جانا نماز میرے ہاتھ میری والدہ ماجدہ کی خدمت میں بھجوائی جب میں نے ان کو یہ جانا زدی تو ہائے اہائے کر کے رونے لگیں اور کہنے لگیں میں جاتی ہوں کہ شیخ نے جانا زاس لیے بھیجی ہے کہ میں تجھے ترک کر بیٹوں چھا اب میں تمہیں کوئی رحمت نہ ملے گی۔ چونکہ حضرت شیخ فرمائیں اس کی قیل کیا کرے۔

سفر نزاری خلافت واقعہ حالات | صاحب سیرت جوئی تحریر فرماتے ہیں کہ جب حضرت خواجہ رحمۃ اللہ علیہ کی عہد شریف د ۳ برس کو پچی تو اسی سال دہلی میں دیا بھٹی حضرت خواجہ کو اس وقت تلک کی بیماری لاحق ہوئی اور منہ سے خون آنے لگا اور کھانسی بھی شدید ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی بھی شروع ہو گئی تمام خانقاہیں شور برپا ہو گیا کہ سید محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جان خطر میں ہے حضرت شیخ نے مولانا صدر الدین طیب و مولانا علاؤ الدین کو حضرت خواجہ کی تیمارداری کے لیے بھیجا۔ مولانا صدر الدین نے نبض دیکھی جس سے معلوم ہوا کہ اضطرابی کیفیت ہے اور حالت متعین ہو چکی ہے۔ یہ لوگ وہاں انتظار تک ٹھہرے رہے۔ اتنے میں حضرت شیخ نے رہنمائی بخش دی اور اس کو دردی جگہ ملا گئی جس سے مرض میں تخفیف ہو گئی۔ مولانا صدر الدین کی دلی پرجب حضرت شیخ نے دریافت فرمایا کہ سید محمد طال عمر کیسے ہیں تو مولانا نے کہا کہ اچھے ہیں اور وہ غن خشت سے بہت فائدہ ہوا ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ زین الدین تھوڑا رہن خشت ادب مسجد و غرق ہوہ ز ایک آدمی بندگی شیخ الاسلام کا فرسا د حضرت خواجہ کی کیفیت مزاج دریافت کرنے آتا تھا جتنی حضرت خواجہ کو بقصد تعالیٰ صحت کامل ہو گئی اور آپ بندگی شیخ کی تدبیر کی کے لئے شہدہ بھری میں چہا تنبہ کے دن اشراق کے وقت خانقاہ تشریف لے گئے۔ مولانا زین الدین اور خانقاہ کے دیگر اصحاب مکان چلے گئے۔ البتہ خواجہ بشیر بوجہ تھے۔ انہوں نے حضرت شیخ سے اطلاع کی۔ حضرت شیخ بہت غصہ ہوئے اسی وقت بلوایا جسے ہی حضرت شیخ کی نظر باثر حضرت خواجہ پر پڑی تا وہ زندہ فرمایا۔ الحمد للہ۔

حضرت خواجہ سودا ز قریب گئے حضرت شیخ نے فرمایا کہ یدیم کو کیا مرض ہو گیا تھا۔ حضرت خواجہ نے عرض کیا غلہ میں مبتلا تھا خون تھوکتا تھا چکی آتی تھی۔ فرمایا بڑی سخت بیماری تھی اللہ تعالیٰ کا فضل ہوا کہ تمہیں صحت ہو گئی۔ حضرت خواجہ نے عالم واقعہ میں جو کہ ملاحظہ فرمایا تھا اس سے عرض کرنے کے واسطے کھڑے ہو گئے تو حضرت شیخ نے ارشاد فرمایا کہ آفتاب بلند ہو گیا ہے۔ مجھے اشراق چوٹی ہے۔ تم بھی جاؤ اشراق پڑھ لو اس کے بعد آؤ اور بیان کرو۔ حضرت خواجہ باہر گئے اور حضرت شیخ اشراق میں متول ہو گئے

سہ ماہ الحکمہ رمضان ۸۳۰ ہجری کے بعد ایک بیماری کا نام چھپا تھا نہ یہ وہ تھا جسے کوئی مہیا چھوڑا

اسیثناء میں قاضی عبدالمتقدّم و شیخ محمود درویش اور چند دیگر حضرات قہر ہوی کے واسطے حاضر ہوئے جن کی اطلاع خواجہ بشیر نے دی حضرت شیخ نے فرمایا کہ ان لوگوں کو آنے دو اور سید محمد کے کھد کو چلا آئیں وہیں بیٹھے ہیں۔ یہ حضرات حاضر ہوئے آپ نے اور سب کو جلد ہی رخصت کر دیا۔ قاضی صاحب اور شیخ صاحب بیٹھے رہے۔ حضرت شیخ نے فرمایا کہ سید محمد کو فلک بیماری ہو گئی تھی اور منہ سے خون آتا تھا اللہ تعالیٰ نے بڑا فضل فرمایا کہ سید محمد طال عمر کو صحت ہوئی تھوڑی دیر تک یہ حضرات حاضر رہے پھر ارشاد ہوا کہ آپ لوگ جاتے ہو سید محمد کو میرے یہاں بیٹھتے جاتیں یہ حضرات باہر تشریف لائے اور قاضی صاحب نے فرمایا کہ یدیم کو اندر طلب فرماتے ہیں ہم لوگوں کو باہر جانے کا حکم ہوا ہے تم جاؤ حضرت خواجہ حاضر خدمت ہوئے اور اپنی کیفیت عرض کرنے لگے کہ میں نے اس بیماری میں یہ دیکھا ہے ایک جامہ پہنا گیا اور کہا گیا کہ اسے پہنو یہ جامہ ولایت ہے پھر کال آتا درو میں نے اتار دیا تو وہ سرا جامہ لائے اور کہا کہ یہ جامہ نبوت ہے اسے پہنیں بنے پہن لیا پھر اتار لیا کو کہا میں نے اتار دیا پھر تیسرا جامہ رسالت لائے پہنایا اور پھر تروایا پھر جامہ اتحاد لائے اسے پہنایا اور پھر اتار دیا پھر بوسیت، الوہیت، ہونیت کے لباس لائے اور میں نے ہر ایک کو پہن لیا میں یہ عرض کر رہا تھا اور حضرت شیخ کا چہرہ خوشی سے چمک رہا تھا اور فرماتے جاتے تھے کہ ہاں ہاں پھر میں نے عرض کیا کہ بعد ازاں میں نے تمام مختلف چیزوں کو ان کی مختلف صورتوں کے ساتھ ہی ایک ہی حقیقت کی طرف لوٹتے ہوئے دیکھا اس پر حضرت شیخ بہت خوش ہوئے۔ دست مبارک اپنے چہرہ پر پھیرا اور فرمایا کہ الحمد للہ رب العالمین۔ اور پھر چند کلمات اس قسم کے فرمائے کہ جن سے معلوم ہوتا تھا کہ حضرت شیخ کی عمر اب آخر ہوتی ہوئی دکھائی دیتی ہے پھر اپنا کمال سامنے سے اٹھا کر حضرت خواجہ کے دونوں ہاتھوں پر رکھ دیا اور آپ کا ہاتھ صنبوط پکڑ کر فرمایا کہ جو کوئی کسی کے واسطے رحمت کرتا ہے تو کسی چیز کے ہی لئے کرتا ہے۔ سید محمد اس کام کو میری جانب سے قبول کرو یعنی لوگوں سے رحمت لیا کر حضرت خواجہ نے سر جھکا لیا اور خاکشیں لیٹھے رہے آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم نے قبول کر لیا حضرت خواجہ نے عرض کیا کہ میں قبول کیا پھر ارشاد فرمایا کہ قبول کیا حضرت خواجہ نے عرض کیا جی ہاں قبول کیا اس کے بعد اپنے دو دو صیتیں فرمائیں ایک تو کہ اپنے ظاہری اور ادھر ترک نہ کرنا اور دوسرے میرے متعلقین کے ساتھ ساتھ ملجو نہ لکنا۔ اس کے بعد مولانا زین الدین آئے تو ان سے فرمایا صلوات کر کے دس غلہ پر لانے کیلئے کہو جب مولانا چلے گئے تو حضرت شیخ نے اپنا ہاتھ پکڑ کر حضرت خواجہ کی طرف پھیرا اور ارشاد فرمایا کہ سید اس ہاتھ کا خلاف لے لو اور آستین میں رکھ کر چلے جاؤ۔

واقعہ وفات حضرت پیر دگبیر شیخ الاسلام
مولانا نصیر الدین محمود چراغ دہلوی

پندرہویں رمضان شب سب سے پہلے حضرت شیخ الاسلام کو بیماری ہوئی
ہوئے ہی بیماری میں چند اصحاب نے عرض کیا کہ ہر شیخ
نے اپنی رحلت وصال کے وقت چند لوگوں کو اپنا خلیفہ مقرر فرمایا ہے۔ اور ان میں سے ایک کو ممتاز بنا کر اپنی
جگہ مقرر فرمایا ہے۔ اگر یہ عمل کیا جائے تو خراجگان کے طریقے سے بعید ہوگا۔ حضرت شیخ نے ارشاد فرمایا کہ
ایمان لوگوں کے نام لکھ کر لاؤ آپس کے مشورہ کے بعد مولانا زین الدین نے ایک فہرست پیش کی اور اس
فہرست میں سے خواجہ کا نام نہ تھا جب شیخ نے اسے دیکھا تو فرمایا کہ یہ کیا دھیلے پتھر باندھ کے لئے ہوا ان سب
سے کہدو کہ اپنے ایمان کی فکر کریں پھر مولانا زین الدین نے اسی فہرست کو مختصر کر کے پیش کیا تو ارشاد ہوا
کہ پڑ جو جب اس میں حضرت خواجہ کا نام نہ آیا تو ارشاد فرمایا کہ یہ محمد کا نام تم نے نہیں لکھا؟ سب
تحریر کرنے لگے اور فہرست لیکر واپس ہوئے اور حضرت خواجہ کا نام لکھ کر لے کر حضرت شیخ کو پیش کیا تو فرمایا یا اللہ
رمضان عشاء شب جبکہ حضرت شیخ الاسلام نصیر الدین محمود نے دار فانی سے رحلت فرمائی اس وقت
حضرت شیخ کی عمر پچاسی برس کی تھی جوامع الکلم میں ہے کہ ہفت حضرت شیخ قدس سرہ کے پاس تھی وہ چار
شخصوں کو ملی۔ ان میں سے ایک حضرت خواجہ تھے دوسرے ایک عورت تیسرے ایک ہندو سار جو تھے
ایک کمال دیکھا تھے اچھے تین شخصوں کا جب انتقال ہو گیا تو ہفت نعمت بھی آپ ہی کے پاس لوٹ آئی۔
حضرت شیخ حج کی زیارت سوم کے بعد حضرت خواجہ سے وہ ولایت پر جلوہ افروز ہوئے اور اپنا باقیہیت کئے
دیا اعلیٰ اللہ تعالیٰ تعالیٰ وارثوں کو ملے

شادی | جب حضرت خواجہ کی عمر مبارک چالیس سال سے تجاوز ہوئی تو آپ کی والدہ صاحبہ نے جنہیں
بی بی رانی تیار کرتے تھے۔ آپ کی شادی کے لئے اہل اہل فرمایا پھر آپ نے تعمیل حکم فرمائی اور آپ کا نکاح
سید احمد پسر دانا جمال الدین مغربی کی صاحبزادی رضا خاتون سے ہوا جو مولانا جمال الدین بن کاغذ
حضرت خواجہ صاحب کی درگاہ شریف کے احاطہ میں ہے آپ کے فیض یابوں میں سے تھے گوکہ کربہت
فرق تھا مگر مولانا آپ کی نہایت تنظیم و محرم فرمایا کرتے تھے اور ان سے ہی حضرت خواجہ صاحب کا سلسلہ
جاری ہوا جس میں سلسلہ چشت کے مشائخین پچا پور حضرت یران جی عس الشاق اور ان کے سلسلہ کے بزرگ
ہیں۔

ملہ یہ ہمزی و جوامع الکلم۔ ملہ سیرت دہلی۔ ملہ لایا لایا کتب معین معین سلسلہ ان کے خاندان میں ہی اس
خانہ میں رائج تھا۔ یہ کتب چاہیے کہ جنہیں رانی کہا جاتا ہے وہ کوئی نوسر بی بی تھیں بلکہ تو ایک سید صاحب
سید افی تھیں۔ جن کے بعد مولانا جمال الدین صاحب الطس العزب سے ہندوستان آئے تھے۔

مسکات

آپ اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک کے پیڑھے چنانچہ جوامع الکلم میں کئی جگہ ارشاد
فرمایا ہے کہ میں متعدد مرتبہ نہایت وقوف اور تاکید الکید کے ساتھ بیان کر چکا ہوں اور میرا عقیدہ راسخ
یہ ہے کہ افضل صحابہ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں ان کے بعد سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ
عنہ ہیں اور ان کے بعد سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے بعد سیدنا علی بن ابی طالب
رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں آپ عشق حقیقی اور محبت کی شان رکھتے ہوئے۔ شریعت
بیضاء کے پورے پورے پابند تھے۔ اور آپ نے کتب آداب الدین میں صاف صاف ارشاد
فرمایا ہے کہ میں حنفی ہوں فقہ حنفی کی پابندی کرتا ہوں نیز آپ نے حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی خوبیاں اور بہت قدر
بھی بیان فرمائی ہیں۔

سفر دکن | حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ دہلی میں سلسلہ تک سندر شد و ارشاد دکن رہے جب
آپ کی عمر شریف اسی سال کی ہوئی تو اسی سال ساتویں بیچ الاولیٰ سلسلہ کو دہلی سے قصد دکن باہر
تشریف لائے۔ یہ وہ وقت تھا کہ امیر غوری میں داخل ہوا تھا آپ تمام اہل خانہ کو ہمراہ لے ہوئے سلسلہ
سے شہر راہ سے باہر تشریف لائے۔ مصنف میر غوری بھی آپ کے ہمراہ کاب تھے وہ لکھتے ہیں کہ جب حضرت خواجہ
بہادر پور پہنچے تو حضرت خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دونوں مرید ملک محمد علی افغان و مولانا بہاؤ الدین
خواجہ کا استقبال کے لئے نکلے اور آپ کے لئے قصب کے اندر کائنات خلی کروائے اور آپ کو دامن پیر لایاں میں سے
ہے مولانا بہاؤ الدین کو حضرت خواجہ رضی اللہ عنہ نے اپنا وکیل مقرر فرمایا تاکہ جو کوئی حضرت خواجہ کا مرید ہو
مولانا بہاؤ الدین حضرت کی طرف سے نوپاں دے دیا کریں۔ وہاں سے اٹھا دیں بیچ اشانی سنہ مذکور
کو آپ نے مولانا علاؤ الدین کو امیری کے نام جو آپ کے مرید صادق بشمول حق تبارک الدنیا عالم عمل
تھے اور تقریباً دس برس تک مغلوں کے ہنگامہ سے پہلے دہلی میں حضرت خواجہ رضی اللہ عنہ کی خدمت
میں حاضر رہ کر ارشاد و تلقین حاصل کر چکے تھے گو ایر زمان بیجا اور یہ تحریر فرمایا زندقہ مولانا علاؤ الدین
گو ایری محمد حسنی لکھنوی کی دعا کے بعد مطلق ہو کر تقدیر سے اتفاق الیسا پیش آیا کہ ہم شہر دہلی سے حادثہ
کی وجہ سے باہر نکلے ہیں وہ حادثہ تقریر و تحریر سے باہر ہے۔ ہمارا قصہ گو ایر کے کانہے میرے فرزند تم ایسا
کر دو کہ مرید خان کو ساتھ لیکر... مقدم کی حد تک... جگہ ہمارے لئے کو آ جاؤ شرف اقلع سے بھی میری
آنے کا حال کہیں۔ اگر ان کو موقع ملے تو وہ بھی آئے گا ارادہ کریں مستحان اللہ اعظم علیہم عجب
زمانہ ہے کہ میں لوگوں سے احسان جانتا ہوں کہ میں تمہارے پاس آتا ہوں میری امداد کرو۔

ملہ جوامع الکلم میں مذکور ہے۔ ملہ سیرت دہلی۔ ملہ لایا لایا کتب معین معین سلسلہ ان کے خاندان میں ہی اس

فعل الله ما يشاء ثم يوحى اليه من طرف اور پٹ کر چٹکی طرف وہی الشا پٹا رہا ہے۔ اس کے بعد پھر اہتمام کیا جائے گا اب موقع دیر کرنے اور سوچنے کا نہیں ہے علیک ہا لفعل الفعل ثم یحلت لازمی ہے۔

بہادر پور سے میسویں ماہ مذکور کو گوالیر کی طرف روانہ فرمائی۔ تقریباً بیس ہی کوں باقی رہ گیا ہوگا۔ گوالیر کے ایک سپاہ میدان جنگ میں پہنچے جہاں نہیں بہت سے جمع ہو گئے تھے اور قریب تھا کہ لوت مار شروع کر دیں یہاں میسویں کے ہاتھ پر پھول گئے اور تیس چار پھیل چکے تھے۔ یہاں تک کہ ایک فوج گوالیر سے آتی ہوئی دیکھائی دی یہاں میسویں میں عجب محل و اضطرار پڑ گیا اور خیال ہوا کہ کچھ فوج معصوموں کی ملک کے لئے آ رہی ہے جیسے ہی آنے والی فوج کی نظر حضرت خواجہ پر جڑی سب کے سب ٹھوڑوں سے آڑ چکے اور حضرت خواجہ کی نصیحت و حکم کی۔ مخدوم زادوں نے اور ساتھیوں میں سے مولانا ابوالعالی مولانا محمد اور مولانا محمد عظیم مولانا شفیق سید تاج الدین مولانا محمد تنگ تراش نے پچاناک مولانا علاؤ الدین گوالیری استقبال کرتے ہیں۔ سب کے سب باغ باغ ہو گئے اور غلاموں کے لئے جمع ہوئے تھے وہ سب مقہور و مردود ہو کر بھاگ گئے۔ بیسویں ماہ مذکور کو آپ گوالیر پہنچے۔ مولانا علاؤ الدین نے پناہ مکان خالی کر رکھا تھا وہاں آپ جلوہ افروز ہوئے مولانا علاؤ الدین نے سخت مخدومری طاعت و قدیمو کسی حاصل ہوئی خوشی میں کی۔ دوسرے دن فہرست بنائی جس میں پناہ نام اپنے خزانوں کا نام اپنے اہل خانہ کا نام لکھ کر پیش کیا کہ ہر سب غلام ہیں آپ فروخت فرمائیں اور اس کے علاوہ کام لاندی غلام گھوڑے گائے بیل جس قدر گھر میں تھا وہ سب اور نقد روپے اور کتا میں سب پیش کر دیں۔ منجانب ان شیا پیش کردہ شدہ کے نقد و نقد و نقد ترے اور کچھ کتابیں آپ نے قبول فرمائیں اور مولانا علاؤ الدین پر بہت توجہ فرمائی بے شک ہوئے سینہ سے سینہ لگایا اور پناہ سینہ ان کے سینہ سے ملا۔ اور ارشاد فرمایا تمہاری اولاد میری اولاد مولانا علاؤ الدین کے صاحبزادہ مولانا ابوالفتح جو غلوں کے حکام کے پہلے مرید ہو چکے تھے انہوں نے پھر وہاں گوالیر میں تجدید بیعت کی۔

حضرت خواجہ رضی اللہ عنہ جہادی آخر کی سترہویں مذکور کو بھانڈیر کی طرف روانہ ہوئے۔ انہی دن مولانا علاؤ الدین کو جہاد خلافت پہنچایا۔ اور مولانا حمید الدین مفتی دہلی سے جو حضرت مخدوم کے مردوں میں سے تھے اور ساتھ مہر کا سب تھے خلافت نامہ لکھوایا۔ مولانا حمید نے گزارش کی کہ اس وقت تک آپ نے کسی کو خلافت عطا نہیں فرمائی ہے حتیٰ کہ مخدوم زادوں کو بھی خلافت عطا نہیں فرمائی ہے۔ سب سے پہلے مولانا علاؤ الدین کو کیوں خلافت عطا ہو رہی ہے۔ ارشاد فرمایا کہ مولانا حمید کی

خود خلافت دیتا ہوں مجھ سے کہا گیا ہے کہ مولانا علاؤ الدین کو خلافت دو اس لئے میں خلافت دے رہا ہوں۔ اگر میں دل کی خواہش سے خلافت دیتا تو پہلے میں اپنے لوگوں کو دیتا اس کے بعد مولانا حمید نے خلافت نامہ لکھا۔ حضرت خواجہ بڑے جلتے تھے اور وہ ٹھٹھتے جلتے تھے۔ اس کے بعد آپ گوالیر سے بھانڈیر جلوہ افروز ہوئے پھر بھانڈیر سے ایرچہ تشریف لے کر انی فرمائی۔

جب آپ بھانڈیر میں جلوہ افروز ہوئے مولانا ذوالقرنین نامی ایک دانشمند بزرگ فرخیش الاسلام شیخ نصیر الدین محمود ادمی رضی اللہ عنہ کے مرید تھے ان کے لوگوں اور بہت سے افغانوں نیز اس مقام کے لوگوں نے اور وہاں کے فیصل داروں نے آپ سے بیعت کی اور اس مقام کا حاکم جس کو ضابطہ کہتے تھے منظر خاں نام حاضر خدمت ہوا اور جب حضرت ایرچہ تشریف لائے تو بہت مخلوق خواتین شاہزادے علماء مشائخ نے آپ کا استقبال کیا اور سب قدیمو کی لئے حاضر ہوئے۔ شلا سید اکرام سید نہان مولانا امیر الدین۔ قاضی بہان الدین۔ سید احسن شیخ خوند میر ایرچہ کے شیخ الاسلام کے صاحبزادے اپنے سب بھائیوں کے ساتھ مدید ہوئے۔ وہاں سے پھر حضرت نے حقیر کو شرف اندوز فرمایا۔ وہاں بھی بہت سی خلق خدام مدید ہوئی مثلاً قاضی اسحاق۔ محمد رکن الدین مفتی حیدرہ ان کے سببائی قاضی سلیمان اور دوسرے بھائیوں نے بیعت کی۔ قاضی القضاۃ قاضی منہاج مدرس وہاں کے حاکم کے لوگوں نے بھی بیعت کی اور بہت سے قصباتیوں نے جو وہاں تھے اور جن میں سے بعض بڑے بزرگ تھے سب نے بیعت کی۔ پھر وہاں سے حضرت چندیری تشریف لے گئے شیخ نصیر الدین نے جو کہ خواجہ یعقوب چندیری کے صاحبزادے تھے استقبال کیا اور اپنے گمراہ ٹھہرایا۔

وہاں پر مفتی چندیری کے صاحبزادے جو دانشمند فی علم بزرگ تھے جن کو لوگ قاضی خواجگی کہتے تھے اور دوسرے لوگوں نے بیعت کی شیخ نصیر الدین چندیری نے ذکر کے تلقین کی خواہش کی حضرت مخدوم نے ارشاد فرمایا کہ ذکر کے تلقین میں میری ایک خاص روش ہے اور وہ یہ ہے کہ طالب اپنے سر پر جنگل سے لکڑی لائے اس وقت میں ذکر کی تلقین کرتا ہوں۔ تم خود شیخ اور شیخ زادہ جو یہاں کے صدر ہو۔ لکڑی جنگل سے نہ لاسو گئے جس شغل میں مشغول ہو اسی شغل میں رہو پھر اپنے دل سے روانگی اختیار کی اور میان دباہر ہوتے ہوئے بڑودہ کئے۔ بڑودہ کا یہ منظر کہ کثرت سے کہو بیعت کی حوض قیام فرمایا۔ آدم خاں اور ان کے لڑکے اور دوسرے لوگوں نے بہت دیا وہ خاطر کو پیش کی چند روز کے بعد شہر خاں نے صرفہ زور راہ پیش کیا پس زبیر کو اپنے کنہیات کہ مشغول فرمایا۔ منظر خاں نے تقریباً چار کوں آگے آکر استقبال کیا۔ بہت زائد توجہ و سلامان کندوری دعوت لایا تھا۔ منظر خاں کو فرمان ہوا کہ اس وقت

کوئی ایسا ہے جو تیار سے مرہ پرتبار حال بیان کرے اور تم کو اس سے اطلاع دے۔ قاضی سلیمان اس کے مقرروں میں ایک شخص تھا اس نے کہا کہ خذ خاں کا کیا کہنا ہے وہ کسی خلاف شرع بات کے پاس بھی نہیں پہنچتے ہیں۔ حضرت مخدومؒ نے ارشاد فرمایا کہ میں کہتا تھا کہ یہ سب تیری خاطر و رضا جوئی کرنے والے ہیں؟ ظفر خاں اور اس کے سب ساتھیوں نے مرہ پرتبار کو کیا۔

سے نہایت کی نوبت آئی لیکن جبکہ ماتہ متعلق اور فوج نے احمد شاہ کا سامعہ و توفیر فرما دیا تو یہی احمد شاہ بھی
پتہ فرزند کو نہایت سے منع کر کے بشارت کے ساتھ احمد شاہ کے پیر تاج شاہی رکھ دیا احمد شاہ بھی
ہدایت تو وضع و انجاسی سے اپنے بھائی کے ساتھ پیش آیا اور اپنے بھائی فیروز شاہ کے زندگی میں ہی
اوس کے انتقال سے دس روز قبل ہندوستان سے تشریف لے گیا اور اس طرح حضرت خواجہ صاحب
کی مشین کوئی بیچ نہ ہوئی۔

ذکر و نفل میں مصروف ہو جاتے۔ نماز و جماعت کے ساتھ دعا کرتے۔ اور جب تک حضرت شیخ اور اہل شہر رہتے آپ
طالبوں کو راہِ سلوک کی تعلیم دیتے رہتے۔ اور جب حضرت شیخ کی مجلس منعقد ہوتی تو آپ بھی حاضر ہو جاتے۔ یہ نماز
چاشت قدرے قبل از نماز تھے۔ بعد میں عبادتِ قرآن کے واسطے بیدار ہوتے اور نماز یا جماعت ادا کرنے کے
بعد اپنے حجرہ میں مشغول و فاعل ہو جاتے تھے اور پھر کدقت حضرت شیخ کی مجلس میں حاضر ہوتے اور نماز عصر کے
بعد سے سب تک پھر تیس و تیس ملل میں مصروف ہوتے اور بعد نماز مغرب نفل اور صبح سے فراغت کے بعد طالبانِ
راہ کی تعلیم میں مصروف ہو جاتے تھے۔ بعد نماز عشاء کسی قدر طعام نوش جان فرمایا کئے بعد ستراحت فرماتے تھے اور
ہر نماز کے وقت حضرت شیخ کو دھوکہ داتے تھے۔ اس کام کے لئے آٹا اور دہلیجی آپ کے پاس موجود رہتی تھی۔

جب تک آپ گلبرگ میں فرود کش ہوئے تو مولانا ہاشم الدین امامت کرتے تھے۔ حضرت خواجہ ملا فخر علی سیکی کے اندر
اور شیخ وفیر اور افراتے تھے آپ ہر روز حضرت شیخ کے اور ادرستے تھے نماز اشراق۔ چاشت۔ زوال
اور اہین۔ مسجد ہمیشہ پابندی کے ساتھ پڑھا کرتے تھے۔ جب بوجھت و پیرانہ سالی کھڑے ہو کر اور کڑی طاقت
نہ رہی تو ٹھیکہ اور افراتے تھے۔ اپنے مریدین کو بھی علاوہ دیگر اور شیخ کے نماز اشراق کی چھ رکعتیں خود پڑھتے تھے
بعد نماز اشراق حضرت اپنے صاحبزادوں کے ساتھ کھانا تناول فرمایا اور علوم و فیر و حدیث و فہم کے سبق پڑھاتے
میں مشغول ہو جاتے تھے۔ اور کبھی کبھی علم کلام اور منطق کا بھی سبق پڑھاتے تھے۔ دو حجرہ میں قبل از نماز تھے
اور بعد نماز ظہر تلاوت قرآن پاک فرماتے تھے۔ آخر عصر میں آپ کے سامنے حضرت سید شاہ یا اللہ حسینی اور بعد
میں مولانا ہاشم الدین صاحب امامت تلاوت کرتے تھے اور حضرت سہافت فرماتے تھے۔

بعد نماز ظہر تلاوت کے بعد درس بھی ہوتا تھا اور اکثر اس وقت متقدمین کو کلمات طبعیات بھی ارشاد فرماتے
تھے۔ بعد نماز عصر کے انتقال پڑھتے تھے اخیر عمر میں حضرت سید شاہ یا اللہ پڑھ کر سنا یا کرتے تھے۔ نماز
اور صلوٰۃ و اہلین و نوافل کے بعد بھی طالبانِ راہ کی تعلیم میں مصروف رہتے تھے بعد نماز عشاء مولانا
کرام متقدمین جمع رہتے تھے اور اس وقت دسترخوان (کدہ درسی) اچھا جاتا تھا جس پر تقریباً چالیس
آدمی ہوتے تھے۔ ہر شخص کے سامنے چار چار روٹیاں اور ایک ایک پیالہ آس کا رکھا جاتا تھا اور ایک کتری
نکابی میں سالن رکھا جاتا تھا جس کو دو آدمی شریک ہو کر کھاتے تھے۔ حضرت کے سامنے جو پیالہ ہوتا تھا
اس میں سے تھوڑا تناول فرمانے کے بعد مریدین میں سے جس پر زیادہ عنایت ہوتی تھی عطا فرمادیتے تھے
اور اسی طرح بوٹیاں اور صلوات بھی تقسیم کر دیتے تھے۔

بعد فراغت طعام تھوڑی دیر مریدین کے گفتگو فرما کر ستراحت فرماتے اور نصف شب کو بیدار ہو جاتے تھے
سلسلہ ان کا نماز و دعا شریف کے باب میں حصہ تیس ہے۔

اور بعد نماز تہجد ذکر و نفل اور مراقبہ میں مشغول ہوتے تھے۔ آپ کا ارشاد ہے کہ جس شخص
کو فتح باب ہوا۔ ذکر و مراقبہ کی ہی بدولت ہوا۔

جونہی کے نماز میں صومہ دوام اور طے کے روزے بھی رکھتے تھے۔ اخیر عمر میں صرف ایامِ رمضان و محرم
دو روز میں روزہ رکھتے تھے اور نماز اجماعت کی پابندی ہمیشہ تھی اور کسی ایک کدین کو بھی اتنے تیز شریعت کی پندی
سنگینک نہام تھا کہ اپنے سلطان اختیار بھی کر لیتی تھی کہ میرے لوگوں میں جو شریعت کا پابند ہو اس کی رعایت
کرنا اور مخالف شریعت کی مخالفت کرنا حضرت خواجہ کبیر علی صاحب فرود کش ہوتے تھے تو سنا لپی پڑھتے تھے اور
سوانے بادشاہ کے کسی کی تعظیم کو کھڑے نہ ہوتے تھے بلکہ وہ اولی الامر ہے اس شخص کی تعظیم کو اٹھتا ہوں۔
بادشاہ جب آتے تو پہلے ایک رو قبل اطلاع دیتے تھے۔ اور حضرت کے فرمانے کے بموجب معتد دقت پر آتے
سترخان بچھایا جاتا تو بادشاہ کھانا کھاتے تھے اور ترک اپنے ساتھ لیا کرتے تھے۔

طریق بیعت و ارشاد

حضرت خواجہ بیعت کرتے وقت اپنا سیدہ امامت مرید کے ہاتھ پر رکھ کر ارشاد فرماتے تھے کہ تم نے اس
ضیافت اور اس خیف کے خواجہ اور خواجہ کے خواجہ اور تمام شاخ طہقات سے ہر کیا ہے کہ ہمیشہ نگاہ کی اور زبان
کی حفاظت کرو گے اور طریقہ شریعت پر قائم رہو گے۔ تم نے اس کو قبول کیا مرید عرض کرتا جی ہاں میں نے
قبول کیا۔ آپ فرماتے میں الحق بلکہ دج القائلین یہ بھی سچی دست مبارک میں لیتے ہوئے رہتے ہوئے
تھوڑے سے بال راستی جانب سے کان کے قریب کے کاٹ دیتے اور کچھ بال بائیں جانب کے بھی پھیر کر فرماتے
اور چار گوشہ والی ٹوپی مرید کے سر پر رکھ دیتے تھے جب اس طرح مرید کے کلاہ جو گوشہ پڑھتا تھا تو کہتے
جاؤ دو گانہ پڑ جو جب واپس آتا تو بے سے پہلے ہدایت یہ ہوئی کہ حق نماز جماعت کے ساتھ ادا کرنا اور نماز
خبر و نفل جو کو سوائے شرعی عذر کے بھی قضاء کرنا۔ تیرا ارشاد فرماتے کہ ہر روز بعد مغرب چھ رکعتیں میں سلام
اوہین کی پڑھا کر واد ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص اقل ہوا اللہ اتمین مرتبہ پڑھنا چاہئے۔
اور اس کے بعد ایک دو گانہ خطایمان کا پڑھنا چاہئے جس کی رکعتوں میں بعد سورہ فاتحہ کے سورہ اخلاص
سات بار اقل اور باری علی و قل اعوذ برب الہم ایک ایک بار پڑھی جائے اور سلام کے بعد بعد میں ہا کر
تین مرتبہ یا حی یا قیوم ثبیتی علی الایمان پڑھو اور ہر روز صبح کی نماز کے بعد وتر سے پہلے ایک دو گانہ
پڑھو جس میں سورہ فاتحہ کے بعد دس مرتبہ سورہ اخلاص پڑھا کر واد سلام کے بعد متر بار یا وھاب یا
وھاب پڑھا کر واد تیر جہنم میں ۱۳-۱۴-۱۵ بار نوحی دوسرے رکھا کر واد اس کے بعد حضرت شیخ کے ارشاد

سید سیف الدین حسینی جو کہ بڑے صاحبزادے حضرت سید محمد البرہانی کے فرزند تھے جن کا مزار مبارک گنبد
 حضرت خواجہ گیس بجانب مغرب واقع ہے۔ (۱۶) میاں عبدالقادر پیر سید ابو المعالی (۱۷) قاضی راجا
 گلبرگوی (۱۸) شیخ شہاب الدین فرزند شیخ سلیمان گلبرگوی (۱۹) مولانا بھگوان الدین دہلوی۔
 (۲۰) قاضی سراج الدین (۲۱) قاضی سیف الدین بکھنوی (۲۲) ملک امد غفر الدین۔
 (۲۳) ملک زادہ شہاب الدین ہر دو فرزند ان ملک نعیم الدین (۲۴) صوفی شیخ حمید الدین
 اجدہنی (۲۵) ملک زادہ عثمان بن بفر ۴ ملہ

سے ماخوذ از سیر محمدی، ج ۱، ص ۱۰۰

دیگر خلفاء جسکی خلافت تبصرہ آخر اقامت ہے

- ۱) مولانا غلام الدین الدینی قدس سرہ ۲۱ مولانا جمال الدین مغربی ۳۰ مولانا قلب الدین دوت بانی
- ۳) سید روح اللہ حسینی خلیفہ حضرت بندگی مخدوم (۴) سید اصغر بن سید احمد ۹ مولانا ناصر الدین قاسم دہلوی
- ۵) مولانا حسن دہلوی ۸ مولانا حسن بڑاش ۹ قاضی سیف الدین ۱۰ مولانا کمال الدین خواجہ
- زادہ حضرت شیخ نصیر الدین میر غلام دہلوی ۱۱ سید شاد ۱۲ مولانا محمود میثاقی ۱۳ مولانا اسد الدین
- ۱۴ مولانا اکبر سازنگ پوری ۱۵ مولانا چکن سازنگ پوری ۱۶

سیر محمدی سے انداز کے حضرت خواجہ بندہ نواز قدس سرہ الغریز کے خاندان کا شجرہ منسلک مذکور ہے
 اکملہ لہذا ان کے منقطع و مفید و ضروری حالات حضرت خواجہ بندہ نواز رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے
 اولاد و اتحاد کے اختتام کو پہنچے۔ اس البیغ کے جمع کرنے میں سیر محمدی جو اس الکلمہ تبصرہ الخوان
 میں محمدی سیرت بندہ نواز اور دیگر کتب تواریخ و سیر سے امداد لی گئی ہے۔

دعا ہو کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کلموں کو حضرت خواجہ بندہ نواز رحمۃ اللہ علیہ کے منسلک حسنہ پر جو کہ اس
 حضرت سردار دو عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق ہے عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار محمد حامد صدیقی

سید یوسف حسینی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

بنی براتی منہج

خواجہ بندہ نواز سید محمد حسینی قدس سرہ الغریز

بنی براتی منہج سید محمد
 بن مولانا جمال الدین مغربی

بنی براتی منہج سید محمد
 بن مولانا جمال الدین مغربی

بنی براتی منہج سید محمد
 بن مولانا جمال الدین مغربی

بنی براتی منہج سید محمد
 بن مولانا جمال الدین مغربی

بنی براتی منہج سید محمد
 بن مولانا جمال الدین مغربی

بنی براتی منہج سید محمد
 بن مولانا جمال الدین مغربی

بنی براتی منہج سید محمد
 بن مولانا جمال الدین مغربی

بنی براتی منہج سید محمد
 بن مولانا جمال الدین مغربی

بنی براتی منہج سید محمد
 بن مولانا جمال الدین مغربی

بنی براتی منہج سید محمد
 بن مولانا جمال الدین مغربی

بنی براتی منہج سید محمد
 بن مولانا جمال الدین مغربی

بنی براتی منہج سید محمد
 بن مولانا جمال الدین مغربی

بنی براتی منہج سید محمد
 بن مولانا جمال الدین مغربی

بنی براتی منہج سید محمد
 بن مولانا جمال الدین مغربی

بنی براتی منہج سید محمد
 بن مولانا جمال الدین مغربی

بنی براتی منہج سید محمد
 بن مولانا جمال الدین مغربی

بنی براتی منہج سید محمد
 بن مولانا جمال الدین مغربی

بنی براتی منہج سید محمد
 بن مولانا جمال الدین مغربی

بنی براتی منہج سید محمد
 بن مولانا جمال الدین مغربی

بنی براتی منہج سید محمد
 بن مولانا جمال الدین مغربی

بنی براتی منہج سید محمد
 بن مولانا جمال الدین مغربی

بنی براتی منہج سید محمد
 بن مولانا جمال الدین مغربی

بنی براتی منہج سید محمد
 بن مولانا جمال الدین مغربی

بنی براتی منہج سید محمد
 بن مولانا جمال الدین مغربی

بنی براتی منہج سید محمد
 بن مولانا جمال الدین مغربی

بنی براتی منہج سید محمد
 بن مولانا جمال الدین مغربی

بنی براتی منہج سید محمد
 بن مولانا جمال الدین مغربی

بنی براتی منہج سید محمد
 بن مولانا جمال الدین مغربی

بنی براتی منہج سید محمد
 بن مولانا جمال الدین مغربی

بنی براتی منہج سید محمد
 بن مولانا جمال الدین مغربی

بنی براتی منہج سید محمد
 بن مولانا جمال الدین مغربی

بنی براتی منہج سید محمد
 بن مولانا جمال الدین مغربی

بنی براتی منہج سید محمد
 بن مولانا جمال الدین مغربی

بنی براتی منہج سید محمد
 بن مولانا جمال الدین مغربی

بنی براتی منہج سید محمد
 بن مولانا جمال الدین مغربی

بنی براتی منہج سید محمد
 بن مولانا جمال الدین مغربی

بنی براتی منہج سید محمد
 بن مولانا جمال الدین مغربی

بنی براتی منہج سید محمد
 بن مولانا جمال الدین مغربی

بنی براتی منہج سید محمد
 بن مولانا جمال الدین مغربی

بنی براتی منہج سید محمد
 بن مولانا جمال الدین مغربی

بنی براتی منہج سید محمد
 بن مولانا جمال الدین مغربی

بنی براتی منہج سید محمد
 بن مولانا جمال الدین مغربی

بنی براتی منہج سید محمد
 بن مولانا جمال الدین مغربی

بنی براتی منہج سید محمد
 بن مولانا جمال الدین مغربی

بنی براتی منہج سید محمد
 بن مولانا جمال الدین مغربی

بنی براتی منہج سید محمد
 بن مولانا جمال الدین مغربی

بنی براتی منہج سید محمد
 بن مولانا جمال الدین مغربی

بنی براتی منہج سید محمد
 بن مولانا جمال الدین مغربی

بنی براتی منہج سید محمد
 بن مولانا جمال الدین مغربی

بنی براتی منہج سید محمد
 بن مولانا جمال الدین مغربی

بنی براتی منہج سید محمد
 بن مولانا جمال الدین مغربی

بنی براتی منہج سید محمد
 بن مولانا جمال الدین مغربی

بنی براتی منہج سید محمد
 بن مولانا جمال الدین مغربی

بنی براتی منہج سید محمد
 بن مولانا جمال الدین مغربی

بنی براتی منہج سید محمد
 بن مولانا جمال الدین مغربی

بنی براتی منہج سید محمد
 بن مولانا جمال الدین مغربی

بنی براتی منہج سید محمد
 بن مولانا جمال الدین مغربی

بنی براتی منہج سید محمد
 بن مولانا جمال الدین مغربی

بنی براتی منہج سید محمد
 بن مولانا جمال الدین مغربی

بنی براتی منہج سید محمد
 بن مولانا جمال الدین مغربی

بنی براتی منہج سید محمد
 بن مولانا جمال الدین مغربی

بنی براتی منہج سید محمد
 بن مولانا جمال الدین مغربی

بنی براتی منہج سید محمد
 بن مولانا جمال الدین مغربی

بنی براتی منہج سید محمد
 بن مولانا جمال الدین مغربی

بنی براتی منہج سید محمد
 بن مولانا جمال الدین مغربی

بنی براتی منہج سید محمد
 بن مولانا جمال الدین مغربی

بنی براتی منہج سید محمد
 بن مولانا جمال الدین مغربی

بنی براتی منہج سید محمد
 بن مولانا جمال الدین مغربی

بنی براتی منہج سید محمد
 بن مولانا جمال الدین مغربی

بنی براتی منہج سید محمد
 بن مولانا جمال الدین مغربی

بنی براتی منہج سید محمد
 بن مولانا جمال الدین مغربی

بنی براتی منہج سید محمد
 بن مولانا جمال الدین مغربی

بنی براتی منہج سید محمد
 بن مولانا جمال الدین مغربی

بنی براتی منہج سید محمد
 بن مولانا جمال الدین مغربی

بنی براتی منہج سید محمد
 بن مولانا جمال الدین مغربی

بنی براتی منہج سید محمد
 بن مولانا جمال الدین مغربی

بنی براتی منہج سید محمد
 بن مولانا جمال الدین مغربی

بنی براتی منہج سید محمد
 بن مولانا جمال الدین مغربی

بنی براتی منہج سید محمد
 بن مولانا جمال الدین مغربی

بنی براتی منہج سید محمد
 بن مولانا جمال الدین مغربی

بنی براتی منہج سید محمد
 بن مولانا جمال الدین مغربی

بنی براتی منہج سید محمد
 بن مولانا جمال الدین مغربی

بنی براتی منہج سید محمد
 بن مولانا جمال الدین مغربی

بنی براتی منہج سید محمد
 بن مولانا جمال الدین مغربی

بنی براتی منہج سید محمد
 بن مولانا جمال الدین مغربی

بنی براتی منہج سید محمد
 بن مولانا جمال الدین مغربی

بنی براتی منہج سید محمد
 بن مولانا جمال الدین مغربی

بنی براتی منہج سید محمد
 بن مولانا جمال الدین مغربی

مہترین است این آتش دل حرب و محرم کہ از تیرگی حال او رہے تیر سیاد و تیرہ است
و این قند عساکرش جیان باقی کرین ست در باسی -

بر موجب روزگار زندگان کردن
اشاد تور و بکار چاکد برست
تعلیم و کنعش خلل بمزدرق مغرب است و پیش بینی کہ کار در گاد خداوند
و در پس از زبان در سار و گہر تار کہ لوح مقادیری تعلیم و وجود صدق و اطمینان
صد اندک کہ لہر یسوع مبتلا الاد و اس صا و امرا ملک الذوا و اعنی سلطان
العاشقین رحمة للعالمین لاجاء الطالبيين السالكين صراط العزماء
الواصلين سيد محمد حنی ابقا الله تعالى متکنا علی عینی
و راسی و سر دس الاناسی ما دامہ الشمس طالعة و الارض ثابتة و
الطلع طالعة و الجبال ناصبة و النحر طاہرة - او صورت است
معنی شریح - او معنی است بصورت مطلق - او صورت معنی صورت ملی است و شایست
او شہود او واجب است او موجود - او طالب است او مطلوب او راغب است او مرغوب
او حاصل است او محصل او حاصل است او موصول بغزل

| | |
|-----------------------|-----------------------|
| آن کس کہ خطاب او مستر | هم صادق و ہم ولی اکبر |
| آن راحت حال پاک میدر | آن گش سینہ پیمبر |
| آن شد حق و پیر پیران | پیری نبود چنان بہ کثر |
| لطف شکرش راحت جان | خاک در اوست تاج اسر |

عہ در زبان ایسے آفاکی نمی کہ جنگ گردش کرنے والا آسمان گردش کرتا رہے مکان کی تعمیر نے میں نہیں
ایک بی بی سلطان عاشقان رحمت عالمیان - طالب بار اساک کے ادوی اور عارفان و محل کے بھاد حضرت
خدیجی جنگ سوج طلوع ہوتا رہے اور زمین ثابت رہا برقرار اور تارے روشن میں حق غلطی ہمارے
نکوستات کے بلکہ پکارت گوش جہانی کو خواہ غفلت یہ دیکھنے والے میں کہ معنی اس کن بہر تعلیم ہے
جس کے پردہ حقیقت میں غفلت سر تا سر و ذریعہ نظر آتی ہے بلکہ ان سکھات میں اس آفاکی کی معرفت جو خداوند عالم
کی دیگاہ سے غفلت رکھتی ہے - ۱۲

آن عالی ہمت و قوی دل
آن تہ دیدہ محسد
بر عارض او دمی ظنہ کن
اے دشمن او بہ خاک یا مال
خس باد و احیات خوش
باہل و دلہ غلام و حیا کر

تنبہ شد ہمت دین و اخلاص تفضل و طاعت میں روانہ داشت کہ مکمل فرود گزاشت
شور و زبر و زرق و برق بہت بر ممال ببال تہی و در و در و نفسی - نوے چہی و غنی درین باب کردہ نشد
تا جاتی کہ نظر سے در یک جملہ کند از سر جہت عارف و حقائق و لطافت و اسرار ظاہر و پیدائید -
مکمل و مخزانی بطلان این حروف عشق امیر آبادان گرد و دجائے کہ نماند ان این الفاظ شوق انگیز
مقصود و حریف پیوند کہ طبعی نبی انہما این طلمات رہی مطلب و بی رسد عاشقی صاحب لقی پر یافتین
در وقت فی رہ بہ دست توانہ بر دست راستی کار او باشد و در مندی و اوانی و در وار شود -
بیزاری را صورت قرار دی نماید کہ برے را جمال اقبال استتار کند شاید کہ جمال این ضعیف
کہ والست ترین خدا ان حضرت محمد و مہمانیان است و متبرین ختم گاران آن جناب مانی تاب
است و مولف آن جا بہ نہیں دور خوش آب بندہ ننگان حضرت علیا محمد محمد اکبر حنی
بلفہ اللہ تعالیٰ باعنے مناف و احیاء ما دامہ احیاء علی صناء شیخہ و
و مولانا نظر افتد کہ نظرتہ منک یکھین چشم دل منشوش بہ ان سفیر ہستیز گرد وین
مقصود پیش کہ روشن تر دید شود و لون دل منکہ بتجلی و صفا شود و عشق صورت عشق شاید کہ
حکایاتش علی الحجر منقش شود بکرم محمد و لطیف غلام خوش محمد و مہمانیان حروف
بعد حرف کلمہ بعد کلمہ جزا بعد جزو ترقیب و ترکیب - سبباً قاف
قد است عقل بی تو بروی ۱۲ بلکہ معنی امکان ہے اور بہت ممکن ہے بلکہ ہر ادب سے شوق ہے جس کے نفوی
منی معنی شہید اور مطلع بر اقبال غمت نصیبی کے معنی تھے ۱۱ نہ کہ معنی شاعران ۱۲ بہت نہیں بہ ۱۳
ترجمہ مدحی اس کے اعلیٰ مقاصد بر س کو پہنچائے اور جنگ بھی اس کو زندہ رکھے جس کے شوق اور صوفی کی
نفاذی و خوشنودی کے ساتھ زندہ رکھے ۱۲ نہ کہ تباہی یک نظر یہ واسطہ بہت کافی ہے ۱۲ جو جو میں کی ۱۳

مسیحا تا به نظر مبارک مشرف کرده اگر موصی حکم طبیعت بشری در یکی از جهات مذکور سهو افتاد
 از اقلیم مبارک خود اصلاح آورده و بتوقیع مع انصاف و آخر جزوی مثبت و موکد گردانیده کرات
 مراتب بدین ضعیف رحمت فرموده - گفته که کار این لغو یا بجای است از جهت تحقیق و تدقیق گویا
 گفتار خود را خود می نویسم و لغو یا خود را خود می گویم - هر چند که بیان تمام آن ذات عالی مقام
 شریف انصاف ذی العز و التسلال در طاقت حد بشریت نیست محرم عقل را پر و بال گسترده
 سنده محبت را بحال جلالی نیست و شهباط طبع را ایجا میدان نیست - زبان تقریر اینجا انگار است و
 قلم تحریر اینجا کند است با همه اقرار بجز و تقصیر و فهمی چند عربی و فارسی بر مقتضای حال انشاء افتاد تا
 صل ربی ادبی نه افتد و العذر من عند کرام الناس مقبول آیات این است

| | |
|---------------------------|--------------------------|
| او طهر از مصطفی هست | او نور و چشم مرتضی هست |
| او نسخه صورت نه است | او شهید و مظهر خدا است |
| او حج معارف الهی است | او وارث علم انبیاست |
| او زبد آله جد خویش است | او سرور دین مصطفی هست |
| آن خواجسته خواجگان محسنه | او مرشد خلق و رهبر است |
| آن سرور سروران ابوالفتح | او راحت جان و دلکش است |
| مخدوم جهان و صد دین است | او قدوه اهل اقتدا است |
| از خور و بزرگ جسد عالم | در هر نفس دین دعا هست |
| دار و در جهان مدائن او را | تا ذره یک و مهر و ما هست |

هو الذی جاد المحاسن والصلی ۱ وهو الجانب عن شقاق والدن
 شهد العقول متهادة مقبولة ۲ بیکار سرور فی خلقه ساد الووری
 ۱ - باطل صحیح به ۲ - مناقب و خوبیان ۳ - صفات و کمالات و بزرگی
 که غده بزرگوں کے بیان قبول ہوتا ہے ۴ - ترجمہ ۱۱ - وہ ایسے شخص میں جو اعلیٰ مراتب و محاسن کی بے نہایت
 صفات سے متصف ہیں و خلق و میرا و اخلاق سے محبت و دربر رہنے والے ہیں جو تمام عقولین اس بات
 کی صحیح شہادت دیتی ہیں کہ کام و اطلاق میں وہ اپنے عہد کے سرور ہیں۔

و هو الورت کابر عن کابر ۱
 هو نور قدس طاهر مطهر ۲
 هو سید هو جید هو راشد ۳
 هو مثل بئالہ متخلق بخصالہ ۴
 فمن استغفا دبه يكون المعتدی ۵
 هو مرشد للامم مین معلما ۶
 الله يعلم و البریة کلها ۷
 کالمرسل لانسان فی اعضائه ۸
 الله و من هو عاقل متدین ۹
 الله یبقاه و یبقی نسله ۱۰

و چون این کلمات تنصیر الفاظ موجز که متضمن معانی بسیار و اسرار بسیار است ظاهر می
 بینی دار و در هر جنبی را باطنی دیگر است و صاف و راز و زباجه شکافه نبی است و ظاهر از مخزن اسرار
 علی است و صیغه دخت قبول است هم پر و صفت کلام رسول است نام این لغو یا جامع الکلم
 مقال علیه السلام او تیت جو لعم الکلم سر مہر بی برابر است حق قانی
 سایه این دولت بر سر ما بر سر عالمان باقی و پابنده دارد و کمترین نیکوکاران را سعادت خدا گوار
 شود و عطا بکمال بزرگوں سے عطا فرمائی در پرستی کد لث ہونے آئے ہیں (۱۲) جو فی الحقیقت یک
 یک و در مظهر و لعل ہیں اگرچہ ہوتا سرسری نہیں انسان کھائی دینے میں عہدہ درو کمال و ایسے مایہ نند
 ہیں جو شہر مصطفیٰ ہونے کا فضائل جدا جدا پس کسی صورت کا ہمہ اوزا کے خلق کا نور میں و کردہ ہدایت کوئی بخلق کو گمان نہ
 و اس میں مبینہ نوع کے ہیں کہ جس نے استفادہ کیا ہدایت یا جو اس نے مل بختیا کیا وہ پاکیزگی کے ہیں گویا (۱۳) وہ سچ بیان کیے
 شدہ کمال و کمال کی پستی جانے و علم میں اور کمال کاروں کی صفات کے لئے راہے ہیں (۱۴) خدا تعالیٰ جبریتا ہے و تمام حقوق بھی
 وہ سادہ اعتدالی بی تباری خان کھتے ہیں (۱۵) ایسے کہ انسان کے اعضا میں دستب کے شمار میں چاند و قمریت کھتا ہے (۱۶) میں کہ
 تعزیر دین اندیشہ آسان کے ایک کرم دعا کرنے میں کہ (۱۷) اللہ تعالیٰ انہیں کمال کی نسل کو تمام سطحت برقرار رکھتے
 کہ سورہ ایمان سے شش ہے جس کے سنی اعتقاد کے ہیں یعنی شہر (۱۸) اللہ تعالیٰ انہیں کمال کی نسل کو تمام سطحت برقرار رکھتے
 کہ سورہ ایمان سے شش ہے جس کے سنی اعتقاد کے ہیں یعنی شہر (۱۸) اللہ تعالیٰ انہیں کمال کی نسل کو تمام سطحت برقرار رکھتے

تذکری بود از جنس در که چو میگذاشت ابوشمان نصی میگردید و شیخ پنجشیر آن عهده درون شد پناه
استون مسجد گرفت ایستاد سائے سپهرین در خواستنی الحال ابوشمان امیر این دین خویش بیرون
آمد و شیخ از پناه استون بیرون شد فرمود که اسی ابدال زود فرودای فرود آید گفت شیخ
چو گناه کردم گفتم عهده کرده بودی که شفقت بر خلق خدا کنم گفت چه بی شفقتی کردم گفتم
سائے سپهرین امیر چادر رنگ نکروی که مسلمانان بدین خیر موفق گرد و این بختی چه بود

فرمودند شبلی تذکیری میگفت جنید میگفت و ما نگفت یا ابوبکر استحقاق
تشریف لی چشانی از آنچیزی که چشمی هم از آن آب میدی که خود می خوری و در ساعت از
سیر فرود آمد - و فرمودند که از بندگی خواجسته بنده مذکری بود خلق در تذکیر او و وقتی تمام و در حق
بکمال داشت بعضی جامه پاره و بعضی پیروشی و بعضی مرده از مجلس او بیرون میشدی و از زیارت خانه
کعبه پیش افتاد بعد از چند سال زیارت کعبه کرده باز از خلق بهشتیاق تمام و آرزو می گفت با تمام
پیوست تذکیر گفت نه آن بود که در پیوسته تذکیر گفت هیچ از معاصات که با خدا ششم تقصیر رفت
یک نماز جماعت فوت کرده با من آخته ای فلان در کار ما تقصیری کردی یا تو چیزی ندییم چیز که
حلاوت من از تو برگیرد - و فرمودند در سفر اگر شست باطن مبارک باشد و الاسرایه
حرفیان جز فرغ دل و تن خاطر هم بنیزد و چیزی نیست که یک ساعت لطیف دل ابرغ با خداست
خواهش حاضر شود آن شست شست لکه مشا و نهراست فدای آن ساعت لطیف باید کرد هنوز
را یکگل بدست آمده باشد این چشم پر آب کرده و این دو بیت فرمودند رباعی -

گلش برسیان ندیده
درمان لبان ز در دلمحرومند

نشو غمش بهر دل دجان ندیده
کاین در دلبان درمان ندیده

فروغند مژگی بود در دولت آباد مولنا اختیارالدین نام در تذکیر اوبایام صفر فتم

[illegible]

از جمله لباس او این حکایت یادماند گفت که خانه ما نزدیک دروازه باکم درون دلی کهنه بود
سوارگس که نیزگان خریدی و فروختی کنیزکی داشت بیرون آمدی جوانی در غلت بود و نظر بر او افتاد
چند گاهی باو بشتر خوش بود قصه بعضا حب کنیزک رسید کنیز که از بیرون بازداشت جوان چند
روزی گرد خانه او طوفانی گرفت عشق و محبت ترکاری برسد و این تیرست که در بر سینه که رسید برگ
بر پای تو انداخته البته میبندد و سخنانی که بشوق بر او داده باشد و الیای و عجز مشغول باشد
آن نفس است که عشق آنکه در نه نعوذ بالله منه و من اهل الغرض و ان صاحب غلبه
شده بر جا که طبعی فیکونی حکایتی در انامی بود و در نه هیچ شخص مرض او شد گفتند ماه مرض
از نبض او تحقیق نمی شود از سبب غایتی شخص کند مادرش بر همه شفقت و رحمت و محبت
و او چنانچه بزم او آن باشند مثلاً گفت من ترا پرورده ام و حال بیکی من نیست ام ترا این شرم
نیست بر به و دولت هست با من بگو گفت کنیزک فلان بود اگر خاطر من متعلق است التبدول بمول
می خواهم گفته سهل باشد مرز سوداگر است از وی بخریم بر و بیایم هیچ کرده اند و قبول نکرد و بیایا اگر گفته
بهمه رة محفوت جوان را باز یاد است شده درین میان آن کنیزک را نیز ذوق شد گفتند تو مرز سوداگر
کنیزک مصالح رود بهتر تا پندین ال پست آید طبع ال خویش فروخت در روزی که کنیزک را بر جوان می آمد
جمله طلق خانه و اقرار جمع شدند برای نظامه که عشقی فاشی باخت است امروز اومی آید بنم ابرو
بادی چه سلامت کند چون برگفته که اومی آید چشم کشا و اشارت بیرون دست کرد و خلق را که از پیش او
بود و توند روی او دید بر و دست فراز کرد بگنا اشارت کرد او شرم کردن گرفت او را بیا و دزد
رسیده او را نهفته بر و دست بر و دزد کند گرفت تا در انداخته از وی جدا کنند که بار بر و
نیفتند او نیک متعریف شده است چه بنده جوان جان بجان سپرده است اینجا نیز چشم پآب کردند
فرمودند چنین دانه عاشقان گویند که عاقبت او بخیر شده و این بیت خوانند (بیت)

این طرفه محاکمه که را با ساقی هست یاران هم از می و من از ساقی است

لنا دور و زمانہ معروف - - - - - اسے ایسے ملحق ہے اور غرض کے بندوں سے خدا پناہ میں رکھے
خدا بجاالی وحی میں بود۔ سے مرتب بلکہ پھر نے سے معذور سے تفاوت ہے۔ دریافت کرنا ممکن
تہہ برتانا - ۱۳ -

شدند هر روز آن دختر کوکان چنانچه بیرون می آمد شیخ الهادی باشد و باز می آمد و می کند نواجه
 فرموده این قصه شنیده و دید که دست پیرانه و پیرانی ساجی بود از دور سر بر زمین داشت او برادری قدیم
 نویسی بود و شیخ الهادی را بر ساجی که بدین گذشت تا آنکه اتفاق چهرین شد که این الدین زکریا بود و دین
 گبر و اندوهی را پیرانه و دختر ساجی و دیده فرید عطار اینجا یک شغل شد که اکنون چه خواهم کرد بماند
 آن که این کار خواهد شد شب در خواب دید که رسول الله صلی الله علیه و آله در آن می ایستاده که برین
 گویا آمده ای حضرت رسالت صلی الله علیه و آله فرمودند بگریه ای این الدین آمده ام جان من شکر شد که البته عاقبت این
 که بخیر باشد اما در حق ایشان بدان و عده بچشم آمد جامه و چه چیز که میان ایشان شد مدتها این الدین
 را در دین خویش از رخ خوبه فریادین پیش شد گفت که ای پیرانه و در ده براس من بزرگوار گفتم که این بر
 من است هر چنان را مرا جان باشد ایشان در حق او شاکل شده گفتند و تو یکبار این عهد و وفا باشد اینجا
 را از آن دین نگردد و دختر را در دین ایشان در آید و بایشان سپارد چنان که در دنیا بخیر فرموده چه باشد
 از دین بپوشن و چندین بار کمال کردن برادر تبت مزاجت و ماکشت و کار بپوشن تمام شد و دختر
 بود و خوشی و در دین است این معارف را با هم می کنند

روز دوشنبه پنجم ماه مذکور

سید به پارس آمد من و رسول است افتاد و فرمودند نوچه من بگریه می دردم فصل در کتبش نول بود
 آورده ام و با هم کعبه شنیده و در با هم کعبه کرسی را بنی شود گفت تا کیست در با هم باله با هم شده
 مردی افتاده است متصل بر زمین چنانکه جامه بر زمین افتاده باشد که باران بر آن بار و در کعبه متصل
 و متصل شود چنان افتاده است بگریه و میگوید خداوند منب افر که من روزه و دو گاه در آتش و فوج
 حایه بر سر ۲۲۰ گون که یکا چنانکه فرما الدین جو بچه مختار من و منی است که خدا خوش بپوشن توده خود
 که فرما تبه ۱۰۰ سکه خاکروب و در ۱۲ سکه می فرو ۱۲ سکه مع حار به کار شد بر زبان
 من بر زبان معنی داده شده چنه بیه واره وگ که یک تلخی می فرو بپوشن کجاستی بکچه می مواخان که من کجاستی
 سکه میدی خاست نعلی جی در گن لکی لکه و بنا لک نشن داده سینه می می چیه و لینا سکه روزه
 حاشیه سق ذرا سکه بیت بی زاده بر زبان پوسه سکه ظاهر حار به بپوشن انعام سکه حار
 نال کرسه و لا سکه طاعت سکه طاعت در روشنی سکه باخان حیت که کوئی شخص نبیند با کتا خانه چکار
 با حار چپا براد سکه است مراد معده با شکم

بر خرابی کرد و بانه و این تن مرا با آتش و دوزخ خواهی سوخت بانه و دین چشم آتش و دوزخ
 خواهی نمود یا نه و بدین کام زقوم دوزخ خواهی چنانچه یا نه این شکل این دانند این بگوید و دیگر در نو
 حسن با خود گفت تا که ام گنهاری و بگردی است خبر می برام فرجه گرفت بطور شده است در حضرت خدا
 میانه با وقت استاده اندخواست که وقت بعد از غایت بود چون خود باز خواهد آمد و امم و دناکت
 چوین خود باز آمد حسن بگریه چشیده و یک امیر المؤمنین حسین است ای ای گریست و در پلست او افتاد
 ای فرزند رسول خدا عجلت و درگی تو کجاست که در نفر نیاید و اگر آن نشد فاطمه زهرا سینه می
 سینه نیست محمد رسول الله سینه نیست امیر المؤمنین حسین چشمه آب که در فرمود ای حسن بشنود در روز یکمین
 است و اندک نشنود ملک الا فریادین نازل شد پیما فاطمه را طبعی گفت یا قاطمه
 بنت رسول الله ایفتادی نفسی است من الشار فانی لا آملک لک حسن
 الله مشیتا ای فاطمه دختر محمد رسول الله نفس خویش را از آتش و دوزخ بپاری من
 که محمد رسول الله ام ترا فردای قیامت سودمند و فرمود نه تصحیح بر رسول الله می کند تا تنبیه کند که بپار
 پذیرا که مژده باشی امیر المؤمنین حسین فرمود ای حسن بگری محمد رسول فاطمه را سودمند و بپاری علی
 مادی فاطمه را کی سودمند باشد من بگریست گفت فاطمه را پیری محمد رسول الله و حسن را پیری و
 مادی علی و فاطمه سودمند نیامد من لوتی و میان کیاست و در کدام گمانست و فرمودند این
 و در چپا بیت علی انهم نفس که دوزخ کی غالی ازین بگفتند ترس خدا بپار و در مهادت و طاعت
 بسیار گشته چهار سیان ایشان که نیست و فرمودند نباید که تا که این از نفس خویش باشد عجب
 از امیر المؤمنین و نفس که ده اند که روزی پیش در خانه خویش آمد نشست و هر است گرم بود گفتند چرا
 در دین نمی شوی گفت و در فرزند آن در خانه نیست دختر تنها در خانه است روانیه ام و دختر تنها در
 خانه غالی باشد من و دین و این نه بر این حکایت نیک عمل است اما این سلوم است که عمر رضی الله
 عنیه با عده و خوف بود و وقت نه و خفتن ذکر می و شب شش حلال الدین تبریزی افتاد و در
 نه جلن ۱۰۰ سکه زقوم یک زده زده و در دین است سینه و در حار حار به من که در دین تو
 کتبش را یک درخت دوزخ که چن چن کو و دوزخ کو کمانی می بکشد با جان سکه و دینی فرصت می
 من که سینه سینه می می بی سینه عصبه ترجمه او در او اپنے قری نزد دار و کو بی می کرد و سینه
 ای فاطمه محمد رسول الله دختر این نفس که دوزخ است خود با اس که کس نه که حار حار به و اس که می چکار
 الکسین بود - جیما سینه بر صومرا - ۲۶

و چون بر بخت داشت یکاوس آمد و من او را بخت کرد و ملائمه عالم و یک یار او دیگر چون
 برخواست که در خواجہ را علم بود کہ ایشان نمودارین الدین دولت آبادی فلیضولنا بران الدین
 داشتند بعد چون اگر چه معلوم شد اما این عقد آن عقد نیست کہ بعد ثبوت قابل فسخ باشد و برین
 خدمت سیدی ابوالعالی بنابر این صفت این روایت گفت کہ در شرح مشارق تصنیف مولانا شمس الدین
 سبکی از تباری نویسد و قیل ما تثنای الدینی قطب شجر نبی با تکرار نمود فرمودند بشریات دیگر
 کہ انج و آتش ازین است و امیر و جناب بخت و قنوط و جبرین برین چنان باشد و چون روایت شد
 چه میتوان گفت فرمودند بعلی خواجہ زلفا ز بسیار گفت سیدی در سبب کثرت بیداری شب بیدار
 و خانه سید نصیر الدین فلیضولنا بران الدین عربی و جہ سماع فی شیعہ مذمومہ اشارت شد و آمد
 علی الحال شیعہ الله اعلم

روز چهارشنبه نسبت و مقیم باہ ندکور

در بیان این آیت۔ یا ایہا الذین آمنوا لا تأکلوا أموالکم الذین ذفوعی
 فرمودند یکی از ایدہ موسی انوار قل درون بود و بی وین قصدین است کہ لشکری در گمانہ کہ بی فرود
 آمد و دوم و درون بالہ کہ شد تا بنی بطلان فرار و موسی مرتضی اللیف و در مذکور خواست
 بطلان گشت شاید خصم ایمانہ اما مراحت کند من گفت من در نگاہ سیدہ مرقبہ اعتدال درون
 بر آن تبت تعلید از غایت تمیق و خوشی جان حق پیر و پیمان آن تبت بسیار لایسکہ بر آسمان برود
 موسی باز شد این حکایت کرد و بنی سر بل با بارون شیراز موسی و دوستی داشتند نہراچہ و مردہ
 بنی حق وضع بر گفتند و اور کشتی خواستند تا بر و جنگ کنند روز ولایت ایتہ سیم روز لایسکہ بارون
 لہ۔ رشتہ حق بیت بی دوسرے کہ بر تہے۔ رشتہ ضمن در بیان ۱۰ رشتہ و جمعیت دوسرے رشتہ کیست
 نونہ۔ رشتہ ہستی گرہ مار رشتہ۔ رشتہ ترک کرنا پختہ جنبانی تہ افانی کرد و بیان ۱۲ رشتہ زیادہ بری
 زیادہ و بی ۱۰ رشتہ ایدہ و رشتہ ۱۱ رشتہ پیش بکرنا ۱۲ رشتہ طایفہ نیاز کرنا فلفل حاجت کرنا ۱۳ رشتہ تحلیف
 بیت ۱۴ رشتہ س مار س می شتہ ۱۵ رشتہ اتہاد و ہون الا و رشتہ کنہ ۱۶ رشتہ ہونہ و رشتہ ہونہ ۱۷ رشتہ
 نہ بیت جانانہ۔ رشتہ آرام نہ پناہین۔ رشتہ ۱۸ رشتہ کی کی جنبانی جنبانی بیہ صہ ۱۹ رشتہ بیان دار
 رشتہ بنش ل و گور کے ہونے حضرت موسی علیہ السلام کو پیداوی تھی۔

را زندہ کردہ بر ایشان آوردند تا برایشان گفت کہ برابر آسمان برودہ اند و مرا موسی بخشنہ است و در
 روایتی بچنان مردہ نمودہ اند و قوم موسی معاندہ کردند گفتند برگ خوش مردہ است متغول نیت و در بیان
 بن حدیث کہ حذیر الصید قیہ ماکان عان ظفر غشی بہترین صمدہ است کہ از قوت غشی
 دل باشد فرمودند خواجہ ابوسعید ابو بخیر را بنی و تقدس شدہ بودند کہ اگر مشب آن و تقدس
 مشب ہر چہ توج بہین آید قہ قدیم تقدیر نصیب برین بود کہ و تقدس ازل شود علی الصلح ہزار دین
 مردی توج آورد شجر اورا تبرکی و نامزد است از زوجین صوب خادمہ خواست بگیرد و در قوس باور صفت
 و بخیر فرج کند شیخ فرمود کہ ایجا نگہار بعد ساعی فرمود بہ پیش در کہ تہ اول ملاقات شود بہ ہرون
 و آمد آید کوری با مفری شستہ سنت بای او پیش آن کور نہاد و گفت خواجہ شیخ برای شما فرستادہ اند کہ
 اشارت برین کرد کہ ای فرین را بری خدا کار فرمودہ بودم تو نیز برای خدا کردی باین کہ نیست
 از غیب آمدہ است بنان خواجہ من صوب گشت ای خواجہ این نہاد و بنا را راست آن کہ گفت
 اندر شہانہ فرمودش شد من گشت بشو خواجہ را میداری کار یکہ برای خدا کردہ باشم بہر ادینا
 کا و خود مشوش گشت خواجہ گشت نیت تو راست بن غلامی اباباب برای لطف آمدہ است۔ است ہا
 زمان زمین را گشت بود بہ پیافید و شامی کرد و وقت در راہ خدا کی کرد و برخواست و رفت ہدیرین
 بیان طربان پیش در سرد و گفتند فرمودند شاخ ہسونیان عاشق بودہ اند و اشع شہاب الدین و تہ
 ایشان مردان بزرگ و اصل عارف بودہ اند اما عشق حیوانی و بگشت کیاری بخت و خواجہ شہد بالہ
 جہ خواجہ حسن و مولانا شہاب الدین کنتوری و ملائکہ کا و مطرب کسی و بگشت خواجہ چنان قصص میکنند
 کہ تمام ہام و جنبش آمدہ است چون از سلع نیستہ مار پیش بردہ نشستان و دوا کرد و فرمودند
 پیش ازین می توانم فرمودہ صوفیکہ نہت از سلع میگیرد او آنست کہ حظ از مناجات و خرابات بگیرد
 بر یکی ماندہ و از دیگری محروم نیست۔

۱۔ بہترین خیات و ہر جدول کے فنا کی وجہ سے ۲۔ عہدہ ۱۔ فدا ۱۔ صلیح ۱۔ تصوف ۱۔ س کوکتے ہیں کہ انشا
 حالت ملوک میں۔ ۱۔ ایک مقام پر ٹھہر جائے اور ان کے زبانی سے ۲۔ صبح کے وقت ۳۔ رشتہ ہر ہفتہ
 رشتہ ہر کی طرح اس کو روک کر ۱۲۔ رشتہ دریں محاورہ صلاح بنانے والا ۱۳۔ رشتہ ۱۔ ہر اور زیادہ فی
 اور ہر رشتہ فعل خدا عام رشتہ۔ رشتہ فراہ

د فرمودند اگر کسی را دوست داری همیشه بر مضای او باشی و در خدمت و بندگی او باشی و هر چه ترا از او
 رود تر و در ازان بدوشی و بندگی خودی فرمودند که امیر المومنین عرضی انداخته و ایام خدمت
 خویش میقام بر جرم او بکرمش انداخته کرد و ابابا آورد و عمر رضی الله عنه سوگند خورد که مرا قضا بشود
 مطلوب نیست بنوا هم از تو احوال او بگو که در خانه داشت پرسم اجابت کرد چون بگفتند پرسید
 که شب در خانه او بگو چه کردی گفت موازنه شش شب بجهت رسول الله بودی بعد از ان خانه
 آمدی چیزی نگذاشتی و خودی زانی با مشغول بودی موازنه شش شب غاسی و مشغول بودی و در میان
 خانه بنام مشغول شدی بوی غاسی که در گل و میوه میوه میوه و کافوری دقتی احساس شده است
 چو نزد یک صبح شدی یک آبی ز روی چنان بوی گند غاسی چنانچه بر کلاه گوشت مرواری
 سوزد عمر گریست گفت تمام شب بچوب خویش مشغول بودم و در وقت صبح در راه کار باطل افتاد
 آه فراق زدی و آن پوسه جگر دل سوخته او بگو کرد و فرمودند حکایت کرده اند بسبب تو به خواججه
 مبارک و دینی نویسنده یکی است که تاج و زبایران بشرب و کباب و دونه می مشغول بود ناگاه
 شرباب تاج و زبایران شرب آوردن میان هم یاران خواججه مبارک را لاکه بود و پوشی دستی
 کرد و میان راه که در کوچه مشغول افتاد چنان آواز یکدیگر میان ایشان مینمود و بود آواز که در مشغول
 بدروازه خانه برآه و حکایت یکدیگر مشغول شدند ناگاه مؤذن الصلوة الصلوة والصلوة
 گفت خواججه مبارک گفت بگاہ افتاد نماز خفتن شد یاران متعجب شدند و فرمودند بخندیدند
 ای نادان این صلوة صبح است این بانگ نماز خفتن نیست در وقت افتاد آه اگر این مثل کردی
 چنان جز از و خبر نماند و با خدا متعالی باشد چه عظیم کاری بودیم از بجا تو به کرد و خطبای مشغول شد و بعد
 فرمودند که سلوک در زمان مقدم نیک آسان بود و در این چه عجز و کثرت و بازاری مشغول بن و سالک
 راه حق بوده اند خواججه سری ستمی اگر بخت قیامش بود اما بانی کردی و گند لک خواججه را بگویند
 خواججه سری ستمی کی باری یک روز بنیشت و در خدمت و بندگی او باشی و در خدمت و بندگی او باشی
 نه بخار ۱۲۰ شمس قبول ۱۲۰ شمس متعجبانه شب ۱۲۰ شمس در وقت که در خدمت و بندگی او باشی
 که چهل و نه و در شب ۱۲۰ شمس کار بگران پیش و زمان صفت گران ۱۲۰ شمس که یکدیگر میوه افتاده را بر دست
 در آن دوشه شد خبر نیم و سکون مال نام بیا که در اهل عراق و عتقل باشد یکدیگر با نام بیا که در اهل عراق
 در آن دوشه از م نه دوشه باشد با نام بیا که در اهل عراق و عتقل باشد یکدیگر با نام بیا که در اهل عراق

د لای شنیه خریدن آه و میگفت بهشتا در رمی تر زود اگر بهشتا و باشد بخرم خواجگفت من
 شصت و پنج نباده ام گفت امر و بهشتا و در زود و شصت و پنج نباده بخرم من از زانت بهشتا
 او فرخت و نه او شصت و پنج خرید و چنان با محبت بلاغ و جود و بی استیجاب بود چو چیز استیجاب او را
 عمری که کرد و بیکل فرموده آن زمان بر صبا و شنیه آن زمان در وقت انقلاب فی نویسه که زمان بود که در
 بازار آمد و ساز شنیه و عیده و در آن بازار رسید که میان دو کانه داران با کانه کانه هم میبازید
 می گفتند با کانه کانه آید معالجه کن که مردمان بایست و امانت اند باز زمانه آمد که گویند با هم میبازید
 با فلان فلان این هم گذشت باز زمانه آمد گفتند با کانه کانه میبازید با فلان فلان آن بزرگوار گفت
 می ترسم زمانه بیاید که بگویند با کانه کانه میبازید با کانه کانه میبازید با کانه کانه میبازید
 باشد که اجتناب از معاصی نیکه شوری نماید وین کمال و کمال خویش هم در عید رسول الله بود و بعد
 از ان خلقا می باشد وین هم بران قدم استوار و استقامت با معین و بیج تا معین هم میبازید بود
 بعد از ان دین آنچه بود زمانه آمد و ککایت دین و اهل دین بکینه مردمان طریقه افش
 جنون و آه آه آه بگفتند هیچ کس را در ول این نیاید که مرا هم میبازید کرد و دین نوع میبازید
 در این چارفت و بعد از خرج آمد پیش از شستن دست بگفت پس مبارک با لید و فرمود
 که امیر المومنین عمری گوید که من متذکر فلان علی علیه السلام رسول الله صلی الله علیه و آله
 دست مال ما را با رسول الله گفت پائے ما بود
 روز جمعه بیست و نهم ماه مذکور
 بعد از نماز این ضعیف بخدمت حاضر بود و سخن در قباحت حال دنیا و شرافت آتالین
 بود فرمودند لاخیر فی شئ من الدنیا الا فی العزیزات عندها و هیچ چیز از دنیا
 یکی نیست مگر ترک دنیا که سر عجز و کجاست و اما هر چه که در دنیا میکند آنست که آنرا ترک
 و جز آن نیست اما فرمودند بیایید الله طلبه و علم نیست که او ازان خبر و در روزی امیر المومنین
 شمس ۱۲۰ شمس مضبوط ۱۲۰ شمس در سخنان بنی و شرفان انصاریه ۱۲۰ شمس خرابی ۱۲۰
 شمس انجام کی برائی ۱۲۰ شمس عزت و شرف و کثرت کردن ۱۲۰ شمس دنیا میں کوئی خوشی نہیں
 اس کے ترک کرنے میں خوبی ہے ۱۲۰

منقول است و فرمود که مقصود و مطلوب همان را بنیت نیست تا هر کسی چه طلبد شاید که حاجی طلب
بیان کند که بگوید و آن خرم شود سلطان ابو زید بگوید من قصد میرا خدمت کردم و مطلوبی که داشتم
بر بختتم جوابی انداخته بگوئی که تو میگوئی که من میگویم که من بخواهم صانع آدم را طلبم و بگوئی که
بانتهم بگو بگو صانع فرمود این جز در خانه خود نماند

روز دوشنبه دوم شعبان المعظم

من و قباحت ندید که از حق و میری بنا و بکنند افتاد فرمودند مصرع -

چادر مریم مد و دوشبست راهبان خواند قال علی بن ابی حمزة عن الصادق علیه السلام
کان من ظهر غنی بهرین صدق است که در واد آن تراقی در نیج نباشد و در واد
آن ترز نبوده و در واد آن ترز نبوده و در واد آن ترز نبوده و در واد آن ترز نبوده
ایش نبوده اند چنانچه سلطان ابو زید و ابو عثمان خیری پسر تاجری بود و شلی پسر خاس
بجای پدر بر نشسته و خواج عبدالله انصاری آن کلمات از وی مشهور است و چند و مجرد و
کتابان و کاسب زادگان و خیران و فقیران و کسان بوده اند و فقیه زاده و دانشمند و
زاده بیان ایشان کثرت باشد و نبشته اند که نکس که باشد شایسته بجان من فقر شاکر فقیر
فقر خویش شاکر باشد و آن فقر کند و لا تفرق التواضع لکان من حق الفقیر ان
یتجشع فی مستحبه اگر شرت تواضع نبوده از حق فقیران بود و سکودان رفتار کردند آن روز
سید منی مواضعی که بقدر خویش نماند و در آن باشد و متعذر و متکبر نبود چهارم فقیه بودی
او فقیه باشد پس اذان صوفی شود پنجم سنی شریف باشد و بیله بوسه ابا و اجداد و خویش و
و دیگران را بر ایشان قائل گوید که باشد ابو سعید ابو انیر و اول حال بر است قلم سیرت در اثنای
راه و دیدن و چنان خرمی بر نه نبشته و قدی و زود و آفتاب بر او بر آمده از غایت فضل سر بالایی
که ابو سعید زو یک شیخ از آن بخت که آفتاب بر شریف نبشته شیخ سار شود شیخ جانب او دید گفت ابو سعید

شیخ ابو سعید زو یک شیخ از آن بخت که آفتاب بر شریف نبشته شیخ سار شود شیخ جانب او دید گفت ابو سعید
شیخ ابو سعید زو یک شیخ از آن بخت که آفتاب بر شریف نبشته شیخ سار شود شیخ جانب او دید گفت ابو سعید
شیخ ابو سعید زو یک شیخ از آن بخت که آفتاب بر شریف نبشته شیخ سار شود شیخ جانب او دید گفت ابو سعید
شیخ ابو سعید زو یک شیخ از آن بخت که آفتاب بر شریف نبشته شیخ سار شود شیخ جانب او دید گفت ابو سعید

یک بنیه بنام تو هم بر تخت نشست و به دولت و سعادت یک بنیه زد و گفت این بنام تو باشد و ش
گرفت بر او افضل آورد و گفت که این کودک اوان است تو این را تربیت کن اول در
با خود داشت هر چه خود کرد از دکانند وقت اشراق گفت ابو سعید اشراق می گذاردم تو هم بگذارد
که گفت وقت چاشت گفت طعام می خورم تو هم بخور چون دوم روز شد با او ابو سعید ایستاد گفت
شیخ من تسلیمی کردم اگر اشارت شود بروم بخوانم بیایم و من تفسیر و حدیث بخوانم و الا نروم و من
شیخ با هم شیخ گفت بلای علم بروش امام محمد جوینی رفت بن وین آیت رسید کل الله فکفر
که نه همنه فی خوضهم یلقون - خدا بگو و همسار کرد و انا و گفت ابو سعید وین
باشد ازان کامین کار آتی و ازان سخی بدین آتی ازان خدا ترا اشارت میکند که قبل
الله شکر ذکر همنه خواجه ابو سعید ابو انیر پیش ابو افضل پست و پاست و بجز در آمد
ابو افضل فرمود بوسه سعید امصرع - مشک شده نمی شناسی چه راست و ترک قلم کرده
بعد از شیخ ملازم می بود وین بیان خواجه ابو افضل را اتفاق سفر از جهان شد و چو بیغام ماند
بر آن گذشت تا که روز جمعه با پدر و در کعبه می شد و در اثنای شیخ الیسین و پدر پدر گفت و ابا
شیخ با نمازید پدر و در پاست شیخ انداختی شیخ فرمود ابو انیر پیر خویش را در خانه بیاری در خانه
بر و خود در آن طاق چیزی نهاده اند میار ابو سعید دست در آن طاق و کرد و گرم آورد و پیش
نهاد و ابو سعید را بر است بستی تمامی و کردنی و او بعد از شیخ می بود تا که شیخ را با اتفاق سفر از آن شهر رفت
ابو سعید گفت با شیخ بیایم شیخ فرمود تو دور و پدر داری بر این نخوانی آمد ابو سعید بر پدر آمد گفت اگر
پاست شیخ می افتد و تسلیم میکنند که ما بفرموده و الا من در شیخ می افتد و تسلیم میکنند که ما بفرموده
عرض داشت کرد و گفت شیخ بر است خداست این جوان ما بفرموده و الا بفرموده و الا بفرموده و الا بفرموده
با خود بر دور و با دید رفت که آمد ابو سعید را داشت فخرش چنان کرد که برفت و گفت و نبشته
کیا من خواهم آن شیخ مال تو خواهم کرد سخن تا این جا رسید بود که فرمودند که با افتاده ام و کجا کجا
این مقامات که گفتیم تو بفرموده و الا بفرموده و الا بفرموده و الا بفرموده و الا بفرموده و الا بفرموده

نه بود و شیخ تعلیم ۱۲ ساله و در آن طاق ۱۲ ساله و در آن طاق ۱۲ ساله و در آن طاق ۱۲ ساله و در آن طاق ۱۲ ساله
و در آن طاق ۱۲ ساله و در آن طاق ۱۲ ساله و در آن طاق ۱۲ ساله و در آن طاق ۱۲ ساله و در آن طاق ۱۲ ساله

و این فرزند رسول خدا گشت خود را بلعاب خود و بر زبان او نهاد قاضی بیدار شد و در سینه خویش
از هر طایفه بوی سوزید و در همه جهان جمع آمد که امروز قاضی شهر نصیحت می شود شیخ شانی همیشه بیرون
شهر و در گورستان بود قاضی آمد پاس بر سر مشربیه خطبه برگرفت بدان فصاحت و بلاغت که هر چه
مانده چند آیت پیش قاضی مفرمان خواندند زبان بیان کشاد جهانی جلال نام از هر جنس علوم بعدی بیان
میکنند که از هیچ دانشمندی که عمر درین کار بسر برده باشد هرگز نیاید جهانی در تعجب است و از هر چه
موت کرد و نمره و شور بری آید از نصیحت سخن او هم درین میان ناگاه شیخ شانی از بیرون در آن مجلس
پیدا آمد و این گفت - بدیت - ای کرده بی در و دهنست آب و دهن خود را و ختم نمی آمد و تو ختم سخن -
قاضی دینی آئی بگریست و بی تاب شد و نمره زد و از مبراشا چنین گویند که روح الارواح نصیحت
آن قاضی است جسد نماز مشاهد کرد و در محله که علیاصوفیان برفت فرمودند و نمره
امام شانی را در محفل در راه گذرست نشسته بودند شربان مای می گذشت امام شانی گفت من بخند از
شیخ ازین صوفی عامی بیستم امام احمد بن حنبل گفت ایشان قومی بود اهل بیت نبی و پیغمبر ایشان را
دیشان گذارند گفت البته بر سر هم گفت اسرونی اگر کسی را یک وقت نماز از پنج وقت فوت شود و
غیبه اند که کدام نماز بود چه کنم گفت او مردی غافل است برو با جبرائیل گویم سرخ باز گرداند
شانی ای ای بگریست و بی تاب شد و افتاد و گفت حال عامی ایشان آفت تا کار علامه خود
ایشان بجاست و حکایت کرد که غلام غلیل چون بمشغله ازین حال بیرون آمد و بر سر اندام
ایشان قریب بخلیفه حبش تا آنکه وزیر شد و بر سر ذکر ایشان پیش خلیفه کردی گفتی که قریب اند و غافل
بهمعجب گویند خوش خورند خوش باشند و در سر و پا بشوند کفریات گویند زندقان و محمد است خلیفه
شنیده ناشنیده کردی و هیچ جوابی نگفتی و در خانه سمون محب و عقیده ثوبی و ابوالحسن نوری در قاهره
و ابوجعفر خراسانی بیسمی شدند سخن محبت از سمون محب می شنیدند و اهل محبت را سخن محبت
نیکو شیرین باشد و سمون جوابی نیکو می و خوب صورت بود و عورتی هم آمد و در آن مجلس
حاضر شدی روزی بنیاد و اصحاب مذکور در خانه سمون نیامد بودند آن عورت آمد سمون تنها بود
با شد و قرض بخل کرد سمون گفت ای عورت مگر مقصود آمدن تو بمن بود گفت آری بمن بود گفت

له سر آیه نبی نه خانه ۱۳۰

و اندکین نوع میان ما خیانت باشد مگر منم عورت گفت ای سمون اگر تو را بخل کنی بانی بانی
اینکه منم که بروی جهان با کارها میگفت هر چند میدانی بمن را اخذ اکافیت و اما این کار هرگز نکنم
آن عورت برخواست و بنیاد رفت گفت ای بنیاد منون را بخل کند و در وقت بودم سخن من نمی شنود
گفت ای عورت این نوع میان ما خیانت باشد سمون محب هرگز نخند گفت ای بنیاد منم که
که در میان با کارها ماند گفت ای عورت هر چه میدانی بمن را اخذ اکافیت و اما این کار هرگز نکنم
گفت ای عورت بروی جهان با کارها میگفت هر چند میدانی بمن را اخذ اکافیت و اما این کار هرگز نکنم
از گشت پیش غلام غلیل فریاد کرد که طایفه اند که ایشان خوش خورند و خوش می باشند و غافل است
می گویند و من میان ایشان می بودم هر یک بگویند بر من فراموشی آمد غلام غلیل را و اگر چه است
خود خواست آن محبت را پیش خلیفه برد و خلیفه فرمود که هر چه میدانی بمن را اخذ اکافیت و اما این کار هرگز نکنم
سمون و بنیاد ثوبی و ابوالحسن نوری و ابوجعفر خراسانی در قاهره و ابوالحسن نوری و ابوجعفر خراسانی
مکرم نقل شد در میانگاه آورده اول بنیاد را گرفته تا تیغ بر گردش برانند ابوالحسن نوری و ابوجعفر
گفت ای سیاف اول تیغ برگردن من بران سیاف گفت ای عورت میدانی هر کدام چیز اقدام
می کنی این را آخر مگر گویند گفت میدانم اما مذموب ایشان راست هر چه و آنچه همه ایشان را
خوش کردم حیات ماند بود اگر چه نزد یک من کیامت حیات دنیا بهتر از چهار هزار سال است
اما چون مذموب ایشان است این نیز ایشان را بران کنم هر یک اقدام می کرد و گفت که اول بنیاد
فانتهی القصه المخلیفة قضیه بخله رسید کس و دانید که ایشان را بخله دارد نگاه
داشتند حال با قاضی القضاة شد که مردی صاحب تولیاست و در کتاب اصول نقد سخن او بر سر
حجت می نامد و او در خانه بوشی را وید که میان ایشان دیوانه صفت است همین را بر سر گفت
صوفی بشنود اگر بر مردی است در هر چه شود و جواب چه ده گفت سی و ده گفت چه باشد این سخن گفت
در شرح با چنین است هر چه باشد نقد وقت خجی کنند چون ابن سبت گفت بریت بیاید و گفت و
و اگر اجازت بدست بگم شرح آید فی الحال ایسی که در راه خدا اتفاق کند و این مال که تمام را
داشت و بجا بود و نمی بگویم و در کفارت آن ده بعد از آن از بنیاد بر سرید خواب بنیاد از

له اتفاق از نفس بخی خجی کر ۱۳۱

از حقائق و معارف و توحید و ذات و صفات باری زبان کشاد قاضی میران مانند که این چه کلمات
است و این چه توحید ذات و صفات باری است قلم و کاغذ دست گرفت تا حکم را سلام این
کنند برین میان خواجہ ابوالحسن نوری بخوانست و گفت ای قاضی آنچه تو بودی از ما پرسی و آنچه
تو از ان پرسی قاضی قلم از کتابت داشت پرسید شکی نیست گفت هر چه بایم و باین چه کسی
مهر یا حق شاد و نباشد و شاد و باریست خور نامیم قاضی بانی بانی گریست و فرشت که ایشان
مسلمانان اند اگر ایشان مسلمانند اند خورشید کس بد جهان مسلمان نیست و نبود و نخواهد بود
بعد از ان غلیظه پنا از با عزاز و اکرام معذرت فرمود گفت بخوابید از ما هر چه بخواهید بدیم و هر
چیزی گفتی می خوریم بعد ازین نه تو روی باینی بودی ما روی تو - وقت خروج نامه سخنی در باب
آنچه صورت پیستی که از در میان شایع است من قبل بود و بیست عام برین علمیم نبود و یک نفر
خدمت جنید پیری کردی و تربیت از هر یک از رفیق خرمود و ندر ابوعثمان چیزه تو به
بر دست بمی مسا ذکر چند گاهی در خانقاه شیخ مشغول بود وقتی شاه شجاع بکر مسافرت در
خانقاه بمی مسا رسید چند گاهی به برودی نامه بنویس و ش و مسامت شاه و را خوش کرد و او
ابوعثمان رفتن خواست باز غریبت جانے دیگر کرد بمی مسا و برے و دواع شاه خواست که قدر
و در مسا ابوعثمان را سنگی بنفشه می کرد و چنانچه به سفر مسا کند پرسید ابوعثمان که میخواهی بپوش
شاه مسافره کنی گفت اگر فردن تیغ باشد گفت سها رکبا در برابر شاه مسافره نکرد و صحبت شاه
چند گاهی به بود خدمت شاه کرد و تربیت از دوسه گرفت در میان ابوجعفر خدا و بکر مسافرت و
خانقاه شاه رسید چند گاهی به آنجا اند و در پیش ابوجعفر دید فریفته او شد خواست برابر او
رود و دواع شاه خواست بکشد و دواع رسانیدن رود - ابوعثمان را سنگی مسافره رازی کند که می نمک
می بنید بالینک استوار می کند شاه پرسید گری خواهی با ابوجعفر مصاحبت کنی و گفت فرمان
شیخ باشد گفت نیکو باشد برابر ابوجعفر خدا و بکر مسافرت و در وقت او میبود و برابر ابوجعفر خدا و ابو
عثمان را گفتی چه بکنم تو نخست پرورده رها شدی و بمی مسا رازی در مقام رضا داشت
پیش رفتن او در منا نوری و سم از عثمان مشغول است و آواز ابله شایع است من در
تکلیف سنه ما اقل منی الله علی حال و حکم صده مدت سی سال باشد

بیشتر عالی خدایه را داشت است که من از ان کاره بودم یعنی رحمانی که داشت بران کنی
و خوشنودام همین کلام را محبت و امام ساخته از برے دوام رضا میراست رن علیند از شفا
باشد نه از احوال -

روز یکشنبه ششم ماه مذکور

بنگلی نمده و فرمودند اصل خلاصه انسان به اقلات است یک ساعتی ممکن نیست
که به یک حال متعین باشد و بر ساعتی و در یک وقت و بر ساعتی و در یک وقت و بر ساعتی و در یک وقت
باین مختلف تر از ظاهر است مثلا بر یک چیز قرار نمی گیرد البته مشوش و پریشان می باشد اگر
کسی را دل بر یک چیز را گیرد که دیگری را مسامحه نباشد خود و دیگر چه باشد آنچه از احوال بانی
خبر ده اگر خبر بخانه و یا مردم بخوم و ساحر باشد سهیل باشد و از نیست دین و اهل دین قاضی
و بایچه از دل خویش برآستی خبر ده آن کار باشد او را بمستی و در غیبتی و بقیه در غیبت او است
از کون شے و عدم و چه خبر ده آن خود در حساب طائفه با نیست ساکت در راه سلوک این
خبر را بدان مانند که رنده دره میرد و خاسه نشیمنی و فرازی و رفتی و آبی و غیر آن که مسافران
را پیش می آید بینه و مجرید و فرمودند چون فاستقده حکما امور بر رسول الله
فرمان نازل شد همه محاسن مبارک رسول الله بیا بود و سوسه سپیده صحابه پرسیدند فرمودند
سوره هود یعنی آیه فاستقم حکما امور که از سوره مود است پیر و مر از
بسیب آن فرمان که فاستقم پرشدهم سر حله چیز استقامت است اگر این دولت دست و دست
بلید سعادتها دست داده باشد قدره اینجا ساکت اند نه به فرمودند فلک کل کاست که مردان
علی السلام گویند که اعقیده و ایم که خداست غالی رجب یا میکنند می بنید و میدانند آنچه میگویم می شنود
لیکن کار را نه که میکنند که هر چه میگویم و بچسب و به بدن بچسب و خودی نمیشد پس آن مردی است که در گوشه دل
چسبیده نهاده اند اهل محققین آن در شغف کم و چه می شود و این بیت خوانند بیت حماد و ناظر است
بیت - تو خفته گویی جنب گویی مست - باز قدرت مرفرود کرد و بر آید رفتن
له - کاره کو ایت کرے واه - ۱۰ - است غیر بخانه شبیه بازی که هسته پس ۱۲ - است سهیل صغیر
به سهیل یعنی آسان کنه -

رفتند سر برآوردند و گفتند که مردمان بدی و شرابی با نیش که روزی که مردم و هر روزی با نیش کشیدند
 و کار خود را بخوابیدند اگر فریدی و کار دین بود و اگر آن گوید همان استقامت است و اگر دانیان
 با نیش نفسانی و فتوری در کار دین بود و تو بکن و باز در گرد آید و بگو و و آنچه تو را تدارک آن کند
 بلکه این مقدار کار کند فردا قیامت از حساب این باشد بادی حساب نبود و اگر باشد نمی آید
 بود که او حساب خویش هم در دنیا فایده کرده است با حسابی دیگر نه باشد و مثال مومن که از وی گناه
 آید چنان اند که مروی استوار با تمام تمام در پی می رود و صد اتهام دارد که از لغزش و این همه نگاه پای
 لغزش و بافتن بخود افتاد و خود را گرد آرد باز استوار است و از قرآن و امثال فعل شود و چند آن
 مقصد که داشت بهای آن خود را بکند تا آنکه سلامت رود آن افتاد و او افتاد و نباشد چنان
 علم نمیدود و در باب او باشد **اَدْنِیْكَ یُغْفِرُ لَكَ اللهُ سِتِیْكَ سِتِیْكَ حَسَنَاتِ بِرِیْهِ**
 بدل نمی شود بدی بدی نباشد هر چه بقتیاری نشان نباشد اگر آنست که از آن توبه و استغفار
 کند و باز آنکه بیانی سویی نماید و اما آنچه در رفتن خویش پائے استوار نبوده و چون لغزش و بختاوان
 خود را گرد نیار و در فعل از آن نشود و باز قفسه آن بکند که سلامت رود و او کسی است که بخوابد ازین زمین
 نشان و خلاص بیرون آید مگر خوابد هرین خلاص و فریاد میرود و عاقبت او بمیران باشد که آن
 کار و دوسن و سلطان نیست

روز دوشنبه نهم شعبان

وقت نماز پیش منی و باب بدل و ایضا میرفت فرمودند بن شرف مخصوص خواجگان با اند
 نشان و ربه مال برآورد و دست اندازد هر یک روشنی خلعت دارند و خواججه خادم و خلیفه خواج و روز نش
 مولانا زین الدین خادم خواج صاحب بود حکایت میکرد که فلان ابن فلان حکایت میکرد که شخصی اندک از آن
 و مستقدان و بسیار بخت بیامال الدین نقل میکرد و صحبت کرد پس خویش را که جاده آن مرد پیش رو
 شیخ بیامال الدین برید تا او نماز کرد و از آن او پرسید و در آنجا است بسبب آن نماز خواج که
 پس را گفت تو پیش شوی سی و دو و تنگ قبول کنی تا پنج نماز گذارد و آن مرد نفس کرد و جنازه او را بهر شیخ
 که در آن منی قرآن حساب رفت ۱۱۰ که قصه کرنا ۱۲۰ که نشان منی صاف است چنانچه چهره
 که بچهره ۱۲۰ که کتف یک کمر ۱۳۰

برویش آید ایستاد گفت سی و دو و تنگ من پرسید و یافت است پس پیش کشید شد و گفت
 خواج من قبول کردم شیخ فرمود تو قبول میکنی گفت آری بعد از آن شیخ نماز گذارد و روزی خواج
 اقبال خواج سانی را برآید هفت صد تنگ که بروی باقی خاتمه مانده بود بند کرده بود و هیچ کس از
 خوف خواج اقبال نمی توانست که پیش شیخ بگوید و آن خواج سانی می طلبید که نوی خبر شیخ رسد تا
 برآید قبول اقبال در خانه رفت این خواج سانی زور کرد و خواست بالا برآید و بر بان مانع آمدند
 او از زنجیر و گوش شیخ افتاد و فرمود بر در گیت خواج سانی بالا رفت شیخ بفرمود و خواست پیش
 که در پائے تو این جوان که در گفت خواج اقبال کرد است برآید هفت صد تنگ که باقی پیرن از
 خاتمه می آید شیخ کس فرستاد اقبال را آورد و گفت بیایا لاچار است که توئی کنی مال خدا
 ملک خدا باشد گان خدا چیزی تو خوردی چیزی من نمودم چیزی این بجایه خورد و چه صداری بخت
 بجایه که بنده کرده آن بنگر را طلبیده و بگو و خویش بند او برآید و او را در کار و روزی برآید
 خدمت خواج شخصی صد تنگ زرد آورد و نماز دیگر بود فرمود لاچار فردا میایا یا ران قسمت خوبم
 کرد این زمان بیکه شده است تا ما ما دان فراموش شد آخر وقت بر شیخ نسیان غالب بود
 اقبال دانست که بجای فراموش شد و حسنه خویش برآید اگر چه منی آمدی میان باران
 همان قسمت شدی تا هم میان باران یا منی آن تنگ نقره و دو گانی دیگرانی که برآید است
 قسمت آمده است شیخ یاد کرد اقبال این سود آن سود دیدم چهار طر و در مطا قبا تقصص میکرد
 شیخ دید و یافت که خود برده است و بجز بر اینها مسلخ در آمد نیست گفت لاایا وقت پاست
 بجز استیم آن مال را نصیب چند کس کنیم خدای نصیب یک کس کرد و چندین بدوی و می بونی
 و فرمود که در خانه شیخ بیامال الدین جرت چند کس من بود و فلانیک گران شده بود و انبار گشت
 خلق برآید خرم بجوم کرد و بختی گران آمدند ایکه پیش پس منی زیادت کرد و شیخ فرمود که زیادت
 کند هم برآید این ضعیف عرض داشت کرد که خج ایشان را نبود و فرمودند بر قدر حاصل خج اندک
 اندک بودی و حاصل و بسیار خدمت خواج فلان سال الدین پیغمبر باید که بجاری شیخ بر علم خانه خویش
 گفت و من او پر بیم کرد معلوم است که در دهن آدمی چه کند و بجاری شیخ یک را انبار فلان
 شد و کتف و پیش فرمود از غصب بزد بزد ۱۱۰ که کتف ۱۲۰

بیش

سیان انبار غله یک سوسه تریکه نقره هم بود آن شخص نقره را آورد و شیخ فرمود که من ترا با وجود علم
آورده ام و بعد خواجہ اسماعیل خان بهائی محمود و مجموع دار خان شیخ بیاد الدین بود میگفت که از پدر
شنیدم و پدر از جد شنیده که نقد در جمع من بود یک کرد و در ششادک شک بود خواجہ اسماعیل گفت
تاج زرینه و نقره و اشیا و دیگر و شیخ رکن الدین را گفتند که حرم شایسته و هزاران خیر را غفلت کرد
است گفت حرارت با صبح است باکی نیست بعد نماز و بخیر هم سخن و در فاصل خدمت شیخ الاسلام
مولانا شمس الدین از شاگردان مولانا ظہیر الدین بیکری - اولاً در خدمت شیخ حاضر شد مولانا ظہیر الدین
تسلید و شوال آمد که مرانده است بعد سیوم روز از اجازت زیارت شیخ قطب الدین و ملاقات
بعضی استادان شهر خواست خدمت شیخ اجازت فرمود و بعد زیارت شیخ ملاقات مولانا ظہیر الدین
آمد و مولانا شمس الدین را لباس مرغینی در بر و میزری بر سر بود مولانا ظہیر الدین چندان احتیاج
نکرد و بهر پیش مشغول ماند بعد ساعتی گفت کیست این و مجلس هیئت منکر کرده آمده است با حرج
حیا باشد از ورطه جمل مامون آریم آدمی بکنیم بروند بر دیگران بنده و مرید شوند ملاقات مالک
نخستین مثل این کلماتی گفت بعد از آن مولانا شمس الدین بکنی مولانا ظہیر الدین ابرای ملاقات
شیخ ملازم گرفت گفت البته یکباری خدمت شیخ را به منید تا آنکه چند باری ذکر ملاقات مولانا کرد
بعد از آن او و شیخ سیاحت و تعلیم داشت کرد و هر چه در آن مجلس و مجلس جامع و شیرینی و
نقد می آمد خواجہ اقبال می خواست برادر شیخ فرمود لا با ش گود مجلس سخنی در حدیث بود البته
سخن نام نمی شد خدمت شیخ عنایتی کرد مولانا ظہیر الدین را آن عنایت نیک خوش آمد بعد معنی
و دایع کرد چپا صد تکه از نقدش آورد و آنچه در مجلس بحضور مولانا آمده آن نیز مبارک شد و کبر
از آن ایشان است برابر بریزد مولانا زبان بهر کلاه گفت اینچنین مرد و در جهان نباشد لانا
شمس الدین را گفت حق بدست شماست ، غافلیم و یکباری برادر مولانا ضیا الدین مولانا نام
اسامی آمد باز گفت برابر او گفت ای برادر عجب حرماییکه خدای ما ازین مرد داده است
در باب او گفت و شنید با دقتی است و مولانا ضیا الدین را خوش شد و یکباری مرید مولانا
ضیا الدین هم التماس کرد که بخیر اہم ملاقات شیخ بروم اجازت داد و رفت از اجازت دادن
شہ آب غره ملک فرود دار یا خان نام -

مولانا نیک پشیمان شد و در جرحه خویش آمد بسیار گریست و سر بر دیوار زد و کہ کہ ام روز بد بود کہ از آن
مرد مرد شد خدمت بند بر اعلیٰ رسید کہ مولانا ظہیر الدین میگویند کہ تو میزد کہ گفت مولانا میزد کہ است مولانا و بعضی
باجی میزد کہ مولانا و جلال الدین بصورت مصاحبت با خواجہ خضر بود با لاجون سلطان پور و خشیان و ملاقات حاجی بیکری
بعد از آن بود و او بیکار و گرفت کجا بود بیکار کردی گفت حق تلخ و خضر بود و او بیکار کرد و در پریدم شاکجا بود و خواجہ خضر
گفت بر شیخ نظام الدین بودم از پریدم که شمار ملاقات است خواجہ خضر گفت آری مرا بر روز ملاقات است
مولانا خواجہ الدین اذال اعتقاد شد بعد از آن پیوند کرد و بعد در میان خشیان بعد نماز و دیگر التماس پیوند
کرد و فرمود بعد پیوند و کانا نیست بعد نماز و دیگر پیشین بامر ملاقات نیست از صبح صادق صادق تا اسفار
اگر از نو اقل شب چیزی بگذار دو رتوت میگوید روا باشد و کرده نبود بقیه باران شیخ الاسلام
نظام الدین را امید پند که ایشان را اگر سنت نماز و دیگر فروت شدی گوش میرفتند بقیه بعد نماز
و دیگر سنت ادا میکردند و ایشان هم مردمان و نشینند و مردمان عزیز و پیران کن بوده اند هم بخیر
سخن و اختلافی که علما و فقیهان با صوفیان کنند افتاد و فرمودند عجب اختلاف است میان آن
نظام قوی اند که بنا سخن ایشان بر اندالال و اجتهاد است اگر دلیل محبت مستقیم بود و دلیل سلسله
ایشان هم بود و اما سخن صوفیان و سلا ایشان برودن چیز و دقتی و چیز است اگر
دلیل ایشان و دلیل بود و دقت نشینند سلسله ایشان نزد و ذرا چه دلیل ایشان راست اثبات کنند
نیت بلکه شکی نیست سلسله ایشان به نزد و ذرا چه دلیل ایشان است برائے تفہیم خلق و تقریب
مقبول الناس بود اگر مستقیم آید و الا نقضانی مجلس باز نیاید ایشان را مخالفت این چنین
میان و چگونه میسر شود و نیک شیخ و قبیح باشد یکباری خواجہ مارا بوا میرت زمت داد و مردی
بیکسیر خمره بزرگ آورد و گفت که من بسیار این خمره کرده ام و شیخ از آن مجلس که در وی
عملی باشد چنین و چنان سوگند خورد کہ در میان آن نیست بیکار که خدمت و وقت نقص نباشد
نفع بسیار خواهد کرد و شیخ گفت بیکار باشد آخر شب است هنوز صبح نشده است که شیخ و شک زد
بشیر نام غلامی بود خادمی کردی پیش رفت و گفت برود فغان کس را بطلب بسیار و آنوقت
در خانه آمد و رفت او را طلبید او و همان زمان پیش طلبید گفت بشیر آن خمره در رو بیا

آورد و گفت مولانا را به دست آورد و گفت در کناره تهریزین را بجا آورد این را دفن کن و
 بیا او قدری تا مال کرد گفت آنچه بگویم کن و ان رفت کرد و رخصت افتاد آن بچاره بگویند
 خانه و دوخت آن خنجران شده باشد شست مانند آنکه اشراق شده آینه گان بپیت
 پای بوس بالا رفتند او هم رفت وقت بازگشت بپیت و سوگند ان خور و بعد ملاقات کرد در میان
 بن خمره آنچه در محلی باشد بود خدمت شیخ را در باب من مزاج گران شود و فرمود مولانا بشنود
 او تو گویم با هر شب ملاقات با رسول الله صلی الله علیه و آله است مگر شب بود اندیشیدم که من چه کرده
 ام جز این شربت و گنجیری غیر است و نبود و انتم ازین شوم است بغیر دست دور کردم
 و مولانا نصیر الدین سالار پوری که من بر مصلحت خواندم چند باری خوشی و روزی بی ناخه
 ملاقات با رسول الله صلی الله علیه و آله داشت حکایت دشمن با رسول الله صلی الله علیه و آله کردی و او در معرض
 پیوند بود در باب او در خدمت شیخ بسیار بود اما شرف پیوند او را حاصل نشد و میگوید در مظهر خدا
 و منظر رسول الله صلی الله علیه و آله گفت با ایشان جز حالت نباشد و فرمودند که خدمت شیخ الاسلام
 نظام الدین روزی فرمود که محدثان این حدیث را که من قبل بر تیا حکم نمود
 ساجده الحجة حاصل بر تلیط کنند و ما بگویم منتهی ظاهراست زیرا چه فروار قیامت
 انوار و مصداق بوی از بهیث و زو مثالی که آن بوی رسد حساب بر روی آسان
 شود و در شام هر که بوی آن رسد حساب بر شکل باشد این سخن گفت وقت بر شیخ طلب
 کرد و گفت بحق خرقه شیخ که آن بوی این زمان درین مجلس حاضر است و این بیت خواند
 بعیت بادیکه سرگرمی تو آید با جانهاش فدا و کرد و بوی تو آید غلبه وقت زیاده
 کرد و ایستاد دست بالا کرده هر چهار طرف تنبیر شده می گشت و آب از چشم روان می شد و در
 مجلس جمعی از غریب و مولانا و ابوالدین بابی و مولانا حامد الدین ملتانی مولانا می الدین
 کاشانی و مولانا کن الدین خنجر و اصحاب دیگر همه مشایخ و علما بوده اند در اثنا گشتن
 اشارت بدو اتی و قلمی کردند اقبال و دوات و قلم و کاغذ آورد و بر دست او هم در ان گشتن
 نیز نشست و آن کاغذ است ما دست گرفته می گشت چون آن غلبه فرو نشست شیخ
 له محمد بن اس کونته اعتبار سے مصحح کما ہے واللہ اعلم

وقت نماز پنج روزی و تنی متعینی و نزاری شده بخود گشت افتاد آن کاغذ بر دست اقبال
 و اقبال فی الحال در دهن انداخت خایه فرود برد و هیچ معلوم نشد که در ان کاغذ چه بود
 بعد ساعتی خود باز آمد فرمود لا اله الا الله و درین خانه است برین تختی کن آن روز در
 محراب چاروب داونه هر چه بود تمامی بر شیخ نثار کرد و فرمودند که از غایت گریه و رخساره
 شیخ ریش افتاده بود و از باران شیخ شنیدم میگفتند که یک ساعتی چشم شیخ خشک نبودی همیشه
 آب گریه بر روی دبار اما آب چشم فرار کردی از چشم بالارفتی بپیدی فرود افتادی اینجا
 فرمودند که پادشاهان بود گریان بود چون رفت گریان رفت - دکان رسول الله صلی الله علیه و آله
 دکان المحزن و الکسا - رسول الله صلی الله علیه و آله و هم اند و گمین و در گریه و فرمودند که شیخ
 نظام الدین نشستند محلی بود کبابی و در حیات شیخ فریاد بین میان و محبوب و جنایا و ملتانیان
 حاضر شد پس شیخ پیش آمد اینا و گفت خواب ایشان سلطان اند با اسم کسی مسلم باید شیخ فرود
 در تو بیار و نظام را طلب در برکت صوفیاں بحیث کراست نفس و نظام باکی سلطان
 بحیث محبت دشمن کافی است ایشان را بر بر میرید رفتند مجلس شریف شیخ را و بوی
 ایشان که او را قدرت بر قدرت زن خود می شد گرا و بچهره و مولانا به الدین بیکامب و دید
 او را طلبی گفت سوزنی و ریسانی داری گفت آری دارم فرمود و بدیدار و سوزن بیکامب
 گرفت و ریسان بدست دوم گفت می بینی این سوزن است و این ریسان ریسان را گرفت
 میان حاصل سوزن در آرد و پستش داد و گفت بر و جان شب و اراقت بر زن شد
 و انیان حیران آمدند و مسلم در حاصل فقه میان علماء ملتانیان نیک نفس و در چند گاه برآمد
 در مجلس نشست و مجلس شریف بسیار بر رفت خدمت شیخ نظام الدین نشست می شنیدند و شیخ می
 شنیدند بعد محالست بسیار شیخ فرمود اگر شمساکت غریبه من بیائے کفر بعد از ان هر سوال کنی
 بپیش شیخ زبان کفر بر کشا و بر وضعی تقریر کرد که هیچ اشکالی نمائند ایشان همه شکرمانند که این چه
 کلمات است و آنچه علم است همه آن را تحسان کردند و میران رفتند و نیز حکایت کردند
 له پیش کبر و انی و پائے محفل یعنی نظم ۱۲ - سه مرده را در امر و دیکنه روزگار
 سه سجد عبادت رشتن کت - ت گنگو - بحث ۱۲ -

که در آن خدمت شیخ در خانه با جمعی می شدند و من در آنوقت که بودم و هم میان خویش بر حکایت می کرد و جمیع دروغ طریقی که از این که ایشان خدا برای می بیند و با او سخن می گویند و از وی شنوند و میان خویش یکدیگر همان حکایت میکنند جز این معنی در خاطر نمی گذشت هیچ وقتی در خلوت من نبودم از صوفی هم در جهان نکرده و دست بست تا آنکه بنده مثل شیخ تفرقت دیدم و بجز آنم گفتم پس در جهان صوفی هم بود که این معنی را نکرده و سبحان الله سالها پیش شیخ بودیم حکایت کشاده با او گفتیم وقتی این معنی انکار نمی دیم.

روز ششم و هفتم ماه مذکور

وقت چاشت سخن بهم در خانه گفت فقیهان با صوفیان بود فرمودند خلاص صوفیان ازین طایفه بزرگین طریقی نیست که خود را یکی از ایشان گردانند و میان ایشان همچو ایشان باشند چنانچه خدمت خواجگان معاشی کرد جز در آشنایی صلی بود و میرزا و مولانا هر یک از این بجزوئی سالها علام شیخ بود و یکجا چنین بود که گفتیم برای یکدیگر گفت از خدایه شما می بیند که آن مقدمه صحبت و ملازمت که با شیخ مرا هست کسی را کم باشد گفتیم آری چنین است که شما می گوید من بر شما است می گوید که هر شیخ ذکر فرموده است و تلقین ذکر نکرده اما ما قرآنی بود و او از بیرون بر شیخ آمدی و دیکم او را ذکر تلقین کرده بود و او بر من حکایت کرد من هم بر آن شرط که او گفت بود و گویم و یک روزی باز غایت مزاحات خویش می گفتند که دیدم که سوزنا پیروی دیوانه روشن شده است و دشمنان من متبهر می گردند برین سطر ایشان عادت است جزوئی و روزی و ملاقاتی علیه ایشان نکرد و صحبت این طایفه صوفی را نشاید بر وقت در نشویش و تعلق باشد البته ایشان توحی اندنا سوده و هر که با ایشان باشد او هم ناسوده باشد و از چنانچه عیال یکب ری عا که رای میگرد و آدم را فرستاده بود و این چه می کرد که بایر می گشتی تعلیمی و دانشمندی و تشریفی نباشد و در بیان کنیا آلبا هسرتو ما قضا السیر که لیا جت فرمود که من این معنی خدمت تو بودم هر چه با او اشتیاق داده بود شب عموئی آمده از آن چیزی است و هر چه به او رسد او را گرفت و گفت من فقیر و عیال ندارم و فاقه دارم و مرا با کس با تو

خوابم آمد بگردید و ملاقاتی که شد رسول فرمود و گفت و باشی مشب هم خوابم آمد او بر سر من نشاند و در خواب باز آمد او بر سر من و اگر گفت بعد از آن جلد را بکنانید رسول الله باد و پس میما فعل است و الباء سر حسته باز او بر سر من و آن قصه گفت فرمود مشب هم خوابم آمد او بر سر من و نظر انداخت و گرفت و گفت این چه بود است اکنون را که بگفت ترا آتی از آیات قرآن تعلیم کنم اگر فرموده یعنی جزوئی در حفظه باشد از جمله شرا این شوی گفت نیکو باشد گفت ایته الکری او را کرد و با او رسول آمد باز پرسید او بر سر من قصه گفت رسول الله فرمود منادی و هو کذوب است راست گفت در تعلیم آیتا لکری و تقین اثر او بسیار بود و غ گوشت بذات خویش مباح بود کذب است رسول الله گفت ای ابوهریره معلوم کردی او که بود گفت نه کردم فرمود آن شیطان این جاسیده احمد بر او زاده بندگی مخدوم پرید که شیطان را اطلاع بر خواص آیات قرآن از کجا فرمودند آن چه بحث بعین عارفی عاشقی خرابی مطلق بر اسرار که آثر نبیاتی و اندیشه نیست بجزاری بسبیل عبدالله قسری را ملاقات شد با او نشست زبانی و اسرار کشاد و سر غایت قسری گفت گفت سبحان الله چه اسرار است که جگر عبد عارفان خون شود یعنی چه می گویم فبعضك لا غدر یشتمل اجمعین با با رقم است یعنی بود کند عزت تو و با با بر سب است یعنی بسبب عزت تو خوابم آمد کسی تو برسد و در تفسیر این حدیث ای عجزا احدث ان یقرئ فی لیلة ثلث القرآن قالو و حکیف یقرئ ثلث القرآن فی لیلة فقال قل هو الله احدث یعدل ثلث القرآن رسول الله فرمود عا می آید یکی از شاه شری ثلث قرآن بخواند و میگویند با رسول الله ثلث قرآن در هر شبی بخواند و آن گفت قل هو الله احد بر این ثلث قرآن است فرمودند در قرآن هیچ چیز است توحید و احکام و تقصص قل هو الله توحید است ثلث قرآن باشد قول مشایخ است هر که میان او و صوفی شود نیز او را با اخلاص اول و در انبرانید که بی نام خدا خواند و خدمت شیخ قطب الدین هر چه چهار هزار بار در دو و چهار هزار بار اخلاص خواند می بینی نفعی که از آن شب بدو نفعی شد چیزی از او و وفات شد شخصی از ملازمان شیخ خواب دید که مقامی بزرگ گشته است کل مات قباست قیدی نمی گویا.

در بعضی صفات باری با حادث بوقت دون وقت بنیادان راجع است و باری تعالی
 و تقدس شأنه که کورسالی و مجرد و در مصلحت صفات در باب باری صفات احتیاج قضا کند
 جواب فرمودند انکم مطلق مصلحت از احتیاج باشد و مصلحت در باب باری صفت مرضی است
 یعنی در نقطه چه اشاعت میکند فاحشیت از اغراض ای بلا احتیاج محتاج و لا حکواه
 حکوه و لا اینجیب موجب بشیئا عکس یعنی دوست داشتن با احتیاج محتاج به این
 اگر که باری و بجا بوی مطلق احتیاج خویش و تصرف ارادات خویش خوش آمد مرا که حاجت
 کردم این صفت مرضی من آمد اخبار صفت خلق کردم اینجا چیز دوم احتیاج آید تا موضع سوال
 و فاعل فاعل راست واجب او خود است منفع العدم است موجب بذات نیست یعنی او آن
 ذات نیست که در این فعال آید چنانچه عقله فاعله میگویند و برین معنی صفات می کنند بگویند
 چون چشمه آب خواهم یا نخواهم آب از وی روان شود و که لک آتش روشن و آب غرق کردن
 گفته اند نه سبب من آتش که لا علة بصنعه و علت کل شیئی منعه یعنی هیچ چیز
 موجب برآست منعت که در مضطر در منع و کند سبب منع و باعث برآید او فعل
 او چیزی را همان اختیار او ارادات است یعنی هر چه می خواهد چنانچه می خواهد با اختیار خویش بدون
 احتیاجی و ایجابی و اضطراری نیست همان فعل او ارادات او فعال را علت فعل او میگرد یعنی اگر
 علت فعل او چیز اختیار او ارادات او نباشد و اگر او خواهد با اختیار خویش هیچ کهنه نقصی بر او لاحق نشود
 و او را احتیاجی بچیزی نباشد بفعل ما یشاء و یحکم ما یرید یعنی و بذل و لا
 یسئل عما یفعل و هم یسئلون و در بیان این حدیث که کل منکر حق
 از روی اشاعت این آیت که نشاید مرشد که بیکبار برسد به موجب و موافق راجع باریان
 بروی ریزد که تا با ناز و حوصله او باشد که او را از دست برد و ضایع شود و او از آن خطی
 و بجز و ادنی بخیر و بکمال پاک شود و ضایع گردد و می باید که اندک در خروج صله او ریزد تا آنوقت
 گیرد و اعلی مقاصد رسد و آن کار شود از ابتدا و انتهای لذت هیچ جز نباشد غیر و بجز و ادنی شود
 و خطی کمال گیرد و اول نوری و ناری پیدا آید چون برین قوی گردد و الک این شود و بدنی و تنی بی
 بعد از آن نمودار صورتی از سبب آن برآید و بجز رسد به مقصود اعلی رسد و مرد کارگرد و در

بسیار نیست مگر بقدر حوصله این است حکایت خویش فرمودند بگردنی یا باریان هست شراب
 میخورد و من سوا نه صفت بیست سال بوده و در خانه او رفتم مر طلبید و یک چای داد و مجلس
 بود و مرا گفت سرور در خانه رفتم تا نماز و بخور و نهی و بی مضطرب و بی تنهایی است بسیار شد و رانید
 و در راست اند یعنی بدون بعضی بیرون مانده شوری بی تنهایی بی مضطرب می شدن در خانه غایب
 باز رفتم حال مراد و درون طلبید و اند شراب پر بود و گفت ایشان باز خواهند خورد و در بودند
 خواهند شد تو بخور و درون کودک ادعوت مرا آن شراب تمام نموده اند و نه درون من همان
 بود و به پوش شدن من همان در کاش کرده و در خانه آورده و در من شوری بود تمام شب جزئی و مضطرب بود
 چون آمداد شدن و ایدم الصلوة بودم و بخور و در من تمام نموده اند و در من و در نماز و در نماز و در نماز
 و بجزم بوده اند تمام میزانی شدند با خود و من تمام این آفرینانی پیغام برآست این چنین حال روا باشد که بگویم
 در منده خویش شد سر می خورد و در من تمام نموده اند و در من شوری در من و در نماز و در نماز و در نماز
 از برآید از حوصله خویش رفتم چنانچه از آن شوری در من و در نماز و در نماز و در نماز و در نماز
 نبود و دیگر گفته که چون عارف بر قدم رسول الله قدم نهید و پیروی او نموده و از تعالی او را
 نیامد و در وی گفته است و یم و در وی می باید که تا سرین ساق پا بود پس بیدم گفت مقدم با تبار و بی
 نه نیاید و خدا می برآید که پای ما برید و روزی در وی می باید که تا سرین ساق پا بود پس بیدم گفت مقدم با تبار و بی
 حال او بی بی برین بگوئی آن در وی رفت و رفت و در کتب و در غایت بزرگی و عظمت است بکلی
 بسیار بی بزرگی و در گوارا و هست آن در وی رفت و رفت و در کتب و در غایت بزرگی و عظمت است بکلی
 از و در گوارا و هست آن در وی رفت و رفت و در کتب و در غایت بزرگی و عظمت است بکلی
 جزای آن با ما این را رسد صاحب کرده اند تا با ما میروین گویان با ما باشد سبحان الله باریان
 سعادت و حق تق و مراتب و قرب این بلا منضم تعالی و تقدس و در بخور و در نماز و در نماز و در نماز
 که باید که در بکمال خطایات قرآن خود را مطالب فائز این معنی محمول بر واقع و انحراف و منضم
 خویش بود اگر از روی شمع و در سلک کفار چه گونه خود را مسلک گردانند و خطای ایشان غافل
 باشد بیکبار می مولانا زین الدین و شاد و بی طبعه مولانا بر بان الدین غریب پیش بندگی خود جبار شد
 داشت کرد که برای صحت دل مرصع این تبار را فاخته بخواند بندگی خود را بگشت بدست

و آخر که شیخ نطق صمدین است گفتند علیه چه بود تمام گفتیم چشم پر آب کرد و گفت آری چه علیه
 شیخ است چمن کیمیت چون در شهر آمد من میبران علیه که دیده بودم دیدم و بندگی خود را میفرمود
 کیمین کوک بوده ام و در همه چیزم تران بنوازم و در آن سجده رخت آزاد بود و زانی آمدن
 نشسته بر آن نایق خوش میگفت منم کوک که میگفت فرمودند که خدمت شیخ نظام الدین رحمت الله علیه
 علیه السلام که است جز در انشاد ان باد شیخ فرید الدین و بگریه و بی ندرستی و جز بندگی خداکاری دیگر
 علیه السلام بود و بوی در بجز داشت و خدمت شیخ فرید الدین قدس سره العزیز پسر قاضی بیلان که بوی
 او شیخ را در آن قصبه قاضی بود و در آن میگفتند از پس آن غسل با خدا داشت و با کسی سخن نمیگفتی و
 بیشتر می در قبه محرابی بسته توجه نمیداد گوش نشسته بودی و با آنچه پیش خصل شیخ را چهار برادران
 بودند و زمین کبوتران آن ایشان بود و خواستند باور آن محبت زمین کبوتران بکنند شیخ با
 ایشان جمع نمیشد تا قسمت بکنند بکروشیخ را حکم گرفته یا حصه خویش بآن و خط ترک به قسمت
 بکنیم بنایم خط ترک و او فرمودند امروز بیک از آن دیها که بر خط شیخ رفت است کبوتران
 است که شیخ حصه زمین او ترک کرده بود و بندگی محمدم میفرمودند که خواجها میفرمودند خدمت
 شیخ لاسلام قطب بلبلین چهار سال و چهار ماه به شده بود و در شیخ آنکس را با برادرده با چیزی شیرینی
 و بسم فرستاد و بطلعت که تعلیم کند و در انشاده مودی ملاقات شد او آنکس کینز که نال را پرسید
 این کوک را بجای میبری گفت پیش من علمت ببرم تا در سجده بیندازم گفت ای عورت در علمت دوم
 نیکو معلمی است اگر این کوک بین جایی بیانی من پیش تو بروم برم کینز که گفت هر جا که بایستد
 به آنجا ببرد علمت دوم بر ببرد آنکه معلوم و او بدنی الحال و در پیش در راه دست بسته ایستاد گفت ای ملان
 با این کوک مرا که است این را نیکو تعلیم کنی گفت باز علمت دوم و در علمت شیخ پرسید که این کوک
 تو را بجای میبری گفت میان ماه بر علمت علمت خویش میفرم ما را بر شما آورد و شما سپرد و باز رفت
 گفت شامی شناسید آن مرد که بود گفت نمی شناسیم گفت او خود جز خضر و دوزیر بندگی شیخ میگفت
 که خدمت شیخ قطب الدین از او ش بوده اند از آنجست خواج قطب الدین بقیار او ش گویند و
 او ش نام دبی است از آن مرغینان و مرغینان قصبه است و شیخ به مرغینان نامی میرفتند
 بود نیک بزرگ تر موت زنده شده دبی تا این چنین با طبعیت و مرغ خود رفت غلبه و جایگاههای

زیب بود بر کسی نمی توانست رفت آنجای گفتند مقام خود را بفرمودند است خواجها شنیده سال
 بوده اند و شب همه آنجا رفتند نول شده برای ملاقات خواجها خضر تمام شب آنجا بنویسند
 اند شیخ کسی ملاقاتی نشد باز نشستی اند و در انشاده مودی ملاقات شد گفت ای کوک که بجای
 خدمت شیخ گفت و در آن انشاده گفت آنجا مقام محبب و خراب برای چه رفته بودی گفت
 شنیده ام هر که شب همه شغل آنجای شود خواجها خضر او ملاقات میشود گفت که ملاقات شد
 گفت اگر ملاقات شدی چه کردی گفت محبت خدا از و شیخ استم گفت برابر من بیامم در آباد
 آورده در خانه حاجی بود و این را در اول طبع بیرون آمد گفت ای خواجها این کوک که شب
 مقام ما بود و چیزی غلطی می خواهد این چنین کسی را محمدم نکند گفت چه میخواهد گفت محبت
 خدا می خواهد آن حاجی که شنیدن طلب محبت خدا چشم پر آب کرد گفت این را میانه کنیم
 محبت خدا برای این را بخواهیم شیخ را سبانه کرد تا بستاند محبت خدا برای شیخ خواستند

رو چشمنه دو از دهم ماه مذکور

وقت نماز شب ذکر سه در باب مرید و بگری بود فرمودند شیخ البته مرید دیگر را داشت
 انداده اند و در بزرگرفته اند و در محبت خویش نیامده اند با خود گفتیم چه معنی داند و هر چه برای خدا
 است چه از آن و بگری هر که را قابل بینی تربیتی بکن و اگر مرید شیخی دیگر را تربیتی غنی مرید بندگی
 خواجها را بکن که ایشان هم فرقه تواند از آن تواند کس را اندر بدان شیخ تربیتی کردم یکی مولانا
 علاء الدین او قاضی مولانا نصیر الدین سالار پوری گفت کفایان کس کوک که از قراتبان ملک حاجی است
 نیک قابل است اگر در محبت تو باشد ازین کار خطی گیر و وادی شود تا آنجا البته ملاقات شد
 و دیدم کوک که خای است اما قابل است چند روزی بطریق باران بود آخر هفته آنجا عاشقی شتافتی
 یک ساعت بی من قرارند امشته است چمنین بودی کمن بعد بجا آوردن دوری تعلیم مود
 او و در تعلیم بودی ساکن آن آدمی بود و شیخ خوش برکت پانی من بنادوی غلبه می طوس محبت
 البته آفتان شد که مردمان گویند همچون او و بگری نبود و از خدمت شیخ مجال پرسیدن سخن
 ازین کار داشت بجای بی نیست من سخنی پرسید خدمت شیخ بفرمودند ساکت اند

مونا علی بن ابی طالب گفت ای خداوند منی در این میان که من پرسیدم چنانچه
 از پیش من است و این گفت و بجا بی و دیگر گفت من پرسیدم که جانب او دید و فرمود
 اصلاح بنام زور و حق هر سودانی - آخر الامر بین من و تو که تو گویی که من نه ام و دم خضر
 خیال طاری عانی فقیر و ناتوانه امیر خضر و شاعر بود از من التماس تلقین کرد و تمسکین است
 نقیض است خیال است نیست چه کنم و او ایضا روئید ز آن دیوان و پریان بود و برادر
 آتش بود گفت که گفت و تلقین خود را در خواب گفت که این کار را برین خواری کردی که تلقین
 آوارگان را تلقین میکنی و من از خدمت خود آموخته بودم آن روزی که مرا تلقین و اقرار کرد
 اینها است از مولانا زین الدین چنان کند او را در کاری فرستاد و فرمود بگو زین الدین امروز
 با او آئینه و بکشت فرمایش علوار گفت این کار خود کرد و بجا بی با من این معاد بود چنانکه کرد
 گفت که می برد و برادرش را تا علوار کند بکشت فرمایش علوار گفت من بخندم خضر را تلقین کرد
 بگوید آنچه ندکی شهبازی و غرق و نامی در میان شهباز از من بکشی ششم ماد و خواند و در
 زال و صاحب بود و یونیه برنج داشت از نیز تلقین کرد و خود گفتی با من آنگاه که در مجلس و مجلس جنین
 شایخ منع کرده اند که کودک باغ با تلقین کنند و عورت با تلقین کنند و زن خود را بچینند
 پس برادر تلقین کردم او بجا رسید که آنچه او گفتی از واقعات خویش من آهبا میزوم و فرمود بر
 بی آوردم و می گفتم کجانی ای بنیاد کجانی ای شبلیه بیا بنشین و بگو این کودک از عالم ما چه شنید
 سید ناگه ای اندکی ریاضانی از او به چنان از او طلب کردند که گویا که وقتی بود و بجا بیست که
 حکایتی که با شما گذران نکایت او را یاد مانی و روشی بد مندی سوخته بودی حکایت
 عورت و تلقین با رفت اما بپوزدن ز برادر زن هر چند که رعایت شوهر کند اما آن نسبتی
 که مرید را به چربا به برگزیدن ما با شوهر دست و دانی نیست آن نیز کرد و بپایان شد و من آن
 و استم که پیرانند هر چه می کرد و اندکی سری و حکمتی نیست بر آئینه که خلاف ایشان کند
 ایشان شود و من در سبب احوال بعثت نبی و سبب هجرت نبوی مدینه بود و فرمودند رسول خدا
 صلوات الله علیه که او از خود بخود چه خدای میفرمود او همان می کرد و فرمان شد و عورت که عورت
 را اس شده که بودن در مکه بود چون فرمان شد که بگذارد و بگذرد و مدینه بروی و بکشت و مدینه را

حاضری گفت پیغام بر قوت آن بود که تنها به کفار مکه ایستاد و نمودند هیچ کار او از خود نمود
 به چه خدای او را میفرمود او همان می نمود و همان بگوید او خود دید و این قوت نه داشت ابو طالب
 رئیس مکه بود و جلد معلق مکه به ست او بود و حکم او بوقت او نمی توانست که کسی بجانب رسول باشد
 است اندر از آنکه چون ابو طالب دوست اندر کفار و راز شد با خود گفتند که اگر کشیم نبی را
 عداوت کنند ایشان قوی اند عداوت ایشان بر سر بدن تو اندیم و اگر ساکت شویم خود بر سر بدن
 از این است زیادت میشود بهترین باشد که بخویم از مقام ما بروی و شتر و شتر و شتر و شتر
 ما از تو خلاص یا بیم تو را از ما خلاص یابی ایس و یسین بر صورت آدمی شد و جمیع ایشان آینه
 گیتی و گفت شمر مردی از شهاب و تبار از قبایل رسول الله است در صفت رسول الله می
 نویسد مکی در تشریفاتی که می باشد ششمی پرسید و چه کار بوده ای گفتند و فرمودند که شتر
 همه بودیم گفت بچه اتفاق کردید و درین کار گفتند برین اتفاق کردیم که از مقام خویش برین
 کشیم گفت این را نه شما بر صواب نیست زیرا چه در هر مقامیکه بود و من گفتند و شتر و شتر و شتر
 روزی قوت گیرد و بیاید شما را هم در مقام شما بگیرد و بجا بیست که البته او را بکشید ترس از
 عداوت نبی با شما بکشید گفتند آری گفت از بر قبیل از قبایل عرب میفری با خود با بکشید نبی با هم
 با چندین جهان عداوت چگونه بر سر برنده میبرین اتفاق شد و بچه خواستند که شب آن کار کنند
 جبریل آورد که برای تلقین اتفاق شده است گفت بکنم گفت بگریزد و مدینه بروی و بجا بیست
 و امیر المؤمنین بود و علی رضی الله عنهما به شورش شستند پیغام بر فرمود اگر مقام عالی گذشت
 بگریزم خود را ایشان تعاقب کنند ما را فرصت رفتن نباشد علی تعقیب کرد و کس در مقام
 برختن تو غلط آنجا بمانی بکشت من تحت جریان ایشان شب تا یک بیایند مرا بکشد
 مرا بکشیم چون روز شود بداند محمد بنو علی بود تا آن زمان تا خود رفت باشد و ابو بکر را بر مرافقت
 کرد از مکه بیرون شدند و امیر المؤمنین علی را بجا ی رسول الله علیه و آله تعاقب جان شب میان
 و یکسایل بر روی داد و گفت شما از یک نور آفریده ام میان شما نسبت بر روی است
 گفت یکی را علی تلقین میفرمود از روی او میفرمود بر عمر و نوا میان شما هر دو یکی که کوتا و نسبت
 به بغیر مقرر شده است - ۱۱

ما بخوانیم همه سلامت رسد کسی زبان زده نمرد و بار ایشان بر ماست نه ای بران بنده جنت کند
 که اگر را عاقبتی کند باری هم نه اندر ادا افسوس که در وقت پیشتر در هر توبه بختی و عیب
 می کند کمتر آن را بر سر بر سر سلوک درین زمانه نیک شکل است زیرا که تا نب و دین زاده کمتر
 باشد غلیظت ملک باز اریان زمانه پیشین بر رفتی بوده اند افشارانند غالی مشایخ این ایام بران
 صفت باشند و رقت می نویسد که بر سیه و قیاسی و سر سیران و آنچه طعام نهاد ریت عورتان و کرم
 خور و ساله و فقر و خستند زیرا که مردمان که طبایف اند پیش از صبح که در صبح رفته اند مشغول به طاعت
 و عبادت خدا شده اند چاشت فراخ باید تا از صبح چون آینه پیش آن فرمودند که محمد دین
 توبه است حق سبحانه تعالی سنتی اجرا کرد که اگر شخصی ده هزار سال سجده نکرد و زیاده باشد بجز آنکه
 از آن باز آید و او حکم کند لا اله الا الله محمد رسول الله بخواند و سجده کند و ده
 هزار سال او در یک ساعت محو گردد و گویا که درش امروز زاده است بچنین اگر فاسق و شقی باشد
 عمر خویش را که باشد چون در ساعت عبادت از کار است بدو بکنه بگذرانان او محو شود دل و جان
 و تن و جان پاک از ناپاکی گناهان گردد و چنانچه بصوابون جامه بپوشد باشد سواد و تقوا و انبیا و اولیا
 همین توبه است زیرا که انسانست از صفاتی و از صفاتی غالی نباشد دست محو و ایشان همین توبه است
 بخود بخواند آن حالت بنده باز زنده هیچ از که درست آن بدیشان باز بخورد و اگر توبه نه بودی
 هیچ بیکه مغرب فدا شدی ولی که بفهم و دایت رسیده توبه رسیدنی که در جنت بود بدقت و هم توبه
 بر رفت باقی مقامات هم برین توبه باشد

روز جمعه سیزدهم ماه شعبان

سجده ای بعد از رکعتی هم در باب نصیحت توبه و در باب اجابت توبه بود فرمود بنده می
 خواند قدس سره العزیز میگفتند و ایام هفت روزی که از سوره چهار صد سال است پاکستیده
 بود روزی او را تب شد گفت چهار صد سال پرستیده ام و بی توئی از وی حاجتی نخواهم آورد
 مرا تب شده است بریت بگویم از من دور کند بشه ایلی که بیان ایشان آمده است پیش مبت رفت
 و تب پاکستیده و گفت ده چهار صد سال ترا بچه تمیده ام هیچ حاجتی نخواهم آورد و زارت شده
 شد لغزش

است از حق من و در کین ملک چه اجابت کند هیچ تب از تن او نرفت بر ناست یک کله ای
 روی آن بت نزد تحقیق معلوم کرد که بتان بر باطل اند و بت تقدس آمد و در وقت ای
 خدای می ند از غیب بر آمد و یک ای بنده من گفت تب مرا دور کن او ز بر آمد و دور کرد
 در تن خویش بدین تب با وی بود و عورت موسی فاش شده بود گفت برو و از موسی بپوش
 او بت را چهار صد سال پرستیده باشد و خواهد که توبه کند بدار توبه او قبول باشد یا نباشد
 آمد بدوی و این سخن پرسید موسی صلوٰه الله علیه منیا میریزد و در افریت آمد و صا کست
 و خیال او دوید که چهار صد سال بت پرستیدی امروز بخواهی و بپشت بروی آن چهار
 گردین کن از پیش هفت روزی گفت که دولت میری می رود و او بدین صفت پیش آمد و بعد از شش
 جبرئیل بر هفت روزی آمد فرمود رسیده که خدای تعالی ترا سلام میرساند و بگوید که می نویسی
 من بعد از چهار صد سال با من بچشمی باز آمده است چرا من میرانی موسی نمرود انان الله
 و خیال او دوید و گفت ای مرد با ذکر و که خدای توبه مرا قبول کرد و انما چشم پاپ کرده فرمود که
 خدایا ما در حکایت گریم که بودی او درین حکایت آن مقدم میگرفت که بعضی سخن از هم میزد
 که چه میگفت بعد از نماز شام سخن در قافله توبه پیران و بنامیدن بدیشان بود و مودت قافله
 مسافران و در خرقان رسیدند پیشتره محض بود و شنیدند گفت پیش ابو الحسن خرقانی و هم در حد
 داریم و قلع خویش بگذرانیم پیش ابو الحسن که زانیده شیخ ابو الحسن فرمود که چون شما را راه را از این
 شود نام من بستانید مردی از ایشان گفت که ابو الحسن با ما از خدا و رسول خدا و کلام خدا نیست
 چه اما نام خدا و رسول خدا بخوانیم و فاتحه و آیت الکرسی را شش بار بخوانیم و بگویم هر چه شیخ
 گفت همان بگویم و بعد از آن بگویم چون آن صاحب پیش آمد که ای که آمد و رسول خدا را پسندید
 و آیت الکرسی خواند عادت و کشته شدند و زبان زده شد و آنرا که نام شیخ گفتند و با کاز
 چشمزدان ایشان را پنهان کردند ایشان را هیچ نیانی و آفتی نرسید بر ایشان این سخن
 منکر شد چون باز شدند از خرقان آمدند از شیخ پرسیدند که شما گفتند که من بگویم و بعضی
 گفتند که نام خدا و رسول خدا بهتر از نام شیخ ابو الحسن است و شیخ آوردن و آیت الکرسی بخواند
 سه بینی کار خویش را دور کنیم

بسیار معنی از اسم برهنه شمانده نام شیخ گفتند لغت اول ملاک شده و تا نخواست نام شیخ گرفته شد
یا گفته می آفتی و زبانی به ایشان نرسیده خدمت شیخ ابوالحسن خرقانی فرمود که من چه کنم گناهکار
ترین مذکبان خدا باشم و کمتر بن استان محمد رسول الله صلعم اما من خدای و رسول خدای را شناختم
ام و شما شناخته آید تا شناخته پناه فائده ندهد و اثری نبیند اما شما ان چون من نیاسید
و من خداوند تعالی را و رسول خدا را شناخته ام من خدا پشام نیاسیدن شناخته شناخته بشد
برای من فائده و اثری و چه بجهنم توجیه پیرا و خدا را شناخته است و درین راه سلوک کرده است
خیر و شر آن میداند و دیده است و برگشته است بر آئینه بد و دنیا بد و راه رهنمودی کند و خیر
شر از آن شناختم و در حضرت حق که شناخته اوست بیرون و بسبب خویش این مرید را شناخته است
که مردی از کوچ بکوچه و مجرای راه ندانده است اگر کمتر کند وقتی مدان ماه رفته نباشد
شناخته یکایک خواهد که برود و چگونگی مقصود و در من او محمول بود و در میان گویند
تا نماز میگردد و روزی میداریم و محاسنات و ریاضات میکنیم بر آن چه میکنند اگر چه محبت شما
میکنند اما می باید اندیشه که آدمی و کالایا و اسباب میان در یاد نگشتی میرود و این طایع چه میکنند
طایع نباشد و هم سلامتی و رخا که کسی نیاید که لک پیر بر چه مرید کند اما سلامتی از ممالک سلطان
بزرگ تعلیم بر می تو رفت

روز شنبه چهارم ماه شعبان

وقت چاشت ذکر می در باب ابدال و او تا و میرفت فرمودند که ابدال برای تصفیه
دل زعفران با شیر اش کنند بخورند و آنرا که زبان خویش در آنرا و را به بند این را انتری
ظاهر گویند و میان ایشان موازنه چند در میان چیزی لطیف بقایاب میباشد و آنرا چندی رنگ
است چیدمها شد منج و در دو سیاه هم اما میایی روشن خوش نظرات چیزی در لوی چنین کج
خوش بوی بود و رسد و در کام او را علاوتی که در چیزی که باشد دل را اتان خوش کانهی و ندانند
نیست از ایشان پرسیدند که این چیست و از کجا است گفتند در تبی بنی اسرائیل درختی مفتی
مفتی باشد این بار آن درخت است صفت آن درخت میکند که بر آن درخت تکیا چنین
و کثوفات چنین چیدمها این مقدار اشارت بانگشت با بخویش کردن و محمول پس چیزی در

ایشان بود و زکات به شنبه ندانند که آب بدون آنه نهند باران درخت نیست که این آب
و شیر و دوست و در طلق و اشارت بدین ضعیف کمتر بن خدا سنگا کتاب حروف کردند که بعد ولادت
بنان آب اول در طلق و چکانده ام چون تمام و آب چشانیده اند اول همان آب در طلق
کرده ام و دقتیکه در یک نشاند ام اول همان آب در وین نو که برین مفتی خلق خانه را گواه گرفته
ام و بعد از آنم داده ام فرمودند و در احادیث جائز تبخیر ذکر ابدال و او تا و دیدم و صفت اخیار
است بسیار است اما او مافیکه مخصوص بدیشان است چنانچه میر و غیره جز آن هیچ مذکوب نیست
در بعضی احادیث و صفت خلاصه است میکند و بگوید ختم ابدال هدیه الله و جمیع ابدال حکایتی میزنند
رسول الله و برین بود و طلق ابدال نجا جنگ بکره مفتی بخصمان پیرسانند و چون خصمان بدیشان
تکلیف میکردند ایشان غایب می شدند رسول الله این معنی احساس کرد و طلق را فرستاد که شخص کنیز که
ایشان کیا نند و ایشان را برین بیار بر ایشان رفت پرسید که شما کیا نند گفتند ما آن طایفه ایم
در شب معراج از خدا خواستی که از استان من کسانی را پیدا آرد که بعد از من مصلح است سر نشین
که است مرا تا قیامت بر پا دارند و مفتی ایشان را متاسل بخوراند و پهل و چند نفر هم که خدا استعانی
را برای مخالفت استان تو پیدا آورده است اما ایمان بوداریم و از است تو ایم امروز دیدیم
از خصمان قتال است برای یاری و بی تواده ایمن چیدمها بر سلی الله علیه و سلم فرمود علی بگو که شما
از میان دور شوید امروز میان کسی باشد که حق بخورد و بخوراند آنچه خوراند و خورد و او در میان ما نباشد
این حکایت هم در میان ایشان است اما جای در شنبه و نشد و نشد نیافتد و اما اجماع است طلق و
بر آنکه ابدال و او تا و موجودند و ایشان بزرگان را مکالت و لاقات و حکایت باشد و در وجود
ایشان مفتی شنبه و یکی نیست خواجه ابو عثمان مغربی بسیار از احوال ایشان نشان داده و از ایشان
حکایت کرده خدمت خواجه ادکایت میفرمود که روزی زیاده شیخ قطب الدین سیر نفردون
و در او را به اذن در آمد مردی پیری با من مصافحه کرد و دست من گرفت و بختور من در هوا شد
میدیدم که بر هوا میرفت تا آنکه به از نظر من غایب شد و قاضی شهر یال می حکایت میکرد و کوزی
لا فاشیخ نفردون شیخ ششم خدمت شیخ قبی کرده فرمودند که قاضی شهر بطلان زبان خضر بیرون آمده
عنه بی است که ابدال پس.

تو در آید و هم درین محل که نوشته نشسته بودی و دروی غرقه پوشی ملاقات شیخ آمد و منی گرفت باز
تا و با هم رفت خدمت خواجہ خواست که اورا چیزی بداند فرمود حامی بیامایان مرد از
پیش حاضر شد و بود حکایت کرد که خواجہ احمد خادم شیخ الاسلام میگفت که دروشی را استقامتی در
بودن کرد و بر من خوش شد آغاز کرد و تا راجیزی و او می اینتر راجیزی بدیم و خدمت کن و او گفت
این خدمت کنارتی بنی اسرائیل است مگر این را بخور دلی شب اورا پرسید و احمد خادم میگفت که مرا فرمود
نی شد یک خسته خور و یک پسر شد و دوم خسته خور و دوم پسر شد زانی سخن و حامی که پیران کن
سال میزند و در سودند و پیران سال موفیان را ضابطه تیر و کلا ایشان با خود نمی باشد از آن خود
دست مرا خوش کم خورده اند کم آشامیده اند کم خفت اند تا قوت طبع بود که استیتم میرفت بعضی از ایشان بعد
بیت روز یکماه چیزی خوردی و چندین سال برآمده باشد که پشت بر زمین نبرده باشند اکنون
در پیران سال ممبران حال باقی از سبب این اند که غفلت و نسیانی و طبیعت ایشان پیدا
می شود ایشان در مدت عمر کم در تناسی بوده اند تا کار بجائی رسید که تناسی بسیار کشید نسیان
طبیعت شو شیخ الاسلام نظام الدین برکشش او بود که ضابطه رفت بود و عمر شیخ هفتاد و پنج سال بود
در کشش او چیزی خوردی و نه استی که چیزی خورده ام چیزی غنمی و فراموش کردی اما چون در کار
نخیش شدی و بان بیان کشادی و در تعلیم و تحقیق آمده چنان هوشیار و ضابطه
بودی که در عالم تجراندی در بعض امور بشری غنمی و طبیعت طاری بود خدمت خواجہ اراتا آخر
مضابطه باقی بود مگر یک شبی در اثنا ترنج بودم و من از شیخ دوم محل می بودم در میان مولانا
برهان الدین بخوری بودی و دیدم در دوسه رکعت بچان سجده کرد و یک اندکین شدم گفتند
ضابطه رفت آن شب چهارشنبه بوده است شب پنجشنبه زحمت آغاز شد شب پنجشنبه دوم نعل
کرد و در میان زحمت ضابطه اصلا نبود و همین اشارت بود و می گفت بسیار بد وضو کن و
تحریری است و بلند می گفت الله اکبر تمام روز تمام شب همین حال بود و روز دوشنبه یک
آخری مجلس بود بعضی یاران حاضر بوده اند به ان ضابطه و بسیاری سخن میگفت که من و هم می ضابطه
می دانید و بعد بچ این حدیث خواند ان الله جل جلاله ان یكون لولیة حسنة و فعله
که بنجم اول میرسد باقی که ۱۲ بعد از آن که در هر یک که اسکی توبه و دست در افعال توبه و ۱۲

دو چیز را همیشه دشمن سید اشم کی که است و دو مناعه می ترسم که کامن نمودن در کوه مشغول
 بودم مردی در بهر آنکه گفت ای محمد گفتم کیستی تو گفت من جبریل فرستاده خدا هستم آمده ام تو پیشانی
 آفرزانه می ترسم که دیوی باشد خدیجه گفت ای محمد بن صفی که تو هستی خدا را تو پرستی و بزکی که پیش
 بیان کنند تو می خوری صلح رحمی آری دور باب خلق خدا شفقت کنی بچو تو می رانده هرگز به آن مبتلا
 نمکنی بی شب چیزی مبارکی است پیش آمده است که تو آنرا فیدانی خدیجه اطراف فراجم آورد
 و بر ورق نازل رفت او از اخبار رسول الله خبر داشت اخباریه بود و حکایت بردی او گفت
 سبحان الله القدوس جبریل ناموس اکبر است که بر سوس آمدی عجب نباشد که محمد زاده تو پیشانی
 زمانه شود باز در کوه خراب حسب عادت خویش رفت مشغول شد باز همان مرد آمد در بهر آنکه
 صفت جان سخنان گفت گفت اقرا یا منسیر ربك الذی خلقنا من نوره فیکفر
 رسول الله گفت انا بقاری جبریل انتم یسید چند بار بعد از آن این کلمات تعلیم کرد پیش آن باز
 رسول الله از دست رفت بجا نب غانه آمد چنان از دست شده بود که در خانه گم کرده بود خویش
 و بعد از آنکه در خانه گم کرده است گفت محمد در خانه شده است خانه خدیه از دیوار دور آمده دست رسول الله گرفت و آن
 را گرفت چنانکه گفت باز به آن گشت خدیجه که در کوه فرود میسرسم که شاعر گم و خدیجه باز اطراف
 فراجم آورد و بر ورق نازل رفت قصه پرو تمام گفت او گفت سبحان الله جبریل ناموس اکبر است
 که بر سوس آمدی او جز بر پیشانی بران نیاید اگر چه محمد تو راست بگوید خود چیزی مبارکی عظیم پیش
 آمده است و در کتب ایضا بهر آفرزانه نبشته اند هم از عرب باشد و نام محمد و احمد باشد و ایام
 خروج او آمده است عجب نباشد که بهر بود او را بگو که بیرون نزد محمد در خانه باشد اگر آمدنی است
 خود بیرون و چه خانه هم خود خواهد آمد و چون بیاید محمد را بگوید که ترا خبر کند تو دانی از سر و در کن
 اگر بود است بشرم است غایب نخواهد شد و اگر در شت است بشرم است فی الحال غایب
 آمد پیش رسول الله گفت که تو از خانه بیرون مرد اگر چیزی آمدنی است و خانه خواهد آمد هر مرد
 خانه اندازگاه بکروزی باز آمد رسول الله ازین گوشه خانه بران گوشه بخیزد و ازین کنج بیان کند
 در کجی که میرود جبریل می آید پیش می ایستد وی گوید که تو بی پیشانی آفرزانه و منم جبریل
 شده اخبار بفتح و باز سوره مبین و نایان و طهارا ۱۲

فرستاده خدا بود خدیجه دید پرسید که باز چه گفت باز همان مرد آمد گفت خانه است گفت آمد
 فی الحال و منی از سر و در کرد پرسید غایب شد رسول الله گفت آری غایب شد باز دانی پرسید باز
 آمد رسول الله گفت باز دانی فی الحال خدیجه گفت من ایمان آوردم که خدای یک است و تو محمد رسول خدا
 و این جبریل است فرستاده خدای بر تو جبریل بن نمان مبارک گفت و گفت ای محمد ایشان تو جو پیشین
 گرفت مبارک دهان ایام دو رکعت نماز فریضه شد رسول الله و خدیجه میگزارند و امیر المؤمنین علی آمد و در آن
 ایام ده سال بود و در دینی شش ساله در دینی شانزده ساله پرسید که ای محمد چو کیستی گفت این کایت
 که اسمعیل و اسحاق و ابراهیم کرده اند ما را خدا تعالی فرموده است سکنیم گفت ای محمد این کار را بریم
 و اسمعیل و اسحاق است گفت آری این کار بجا نشت و گفت ای فرزند وین دورانی که نیکو دینی
 است و گفت پدر را بریم گفت اگر در می آئی دورانی دیگر خدیجه را بگری از خانه بیرون شود و دل
 آید پیش در باز گشت و گفت ای محمد من دین تو اختیار کرده ام بگو چه گوید حاجت پرسیدن چه نیست گفت
 ای فرزند بگو لا اله الا الله محمد رسول الله که گفت پیشانی بر خدیجه و دل هر رخا بگری
 فرید بن عماره مولانا زاده رسول الله بود و به که هر کار است میکنند پرسید که این چه کار است گفتند
 بن دین است و دین بر ایم و اسمعیل و اسحاق است گفت من اختیار کردم گفت بگر لا اله الا
 الا الله محمد رسول الله و نیز مسلمان شد این سخن میان طلق افتاد که محمد سخن بگوید
 و دینی پیدا و در دهر کسی بدوی پیوند و او بگریزند آمد و گفت ای محمد شنیده ام بهینه دعوت میکنی گفت
 آری گفت که ام دینی است گفت این دینی است که خدای یکی و جهان بر پهل از دین محمد پیشانی
 آفرزانه گفت ایمان آورد و هر که راست بگوید جان باطل اند خدای یکی است و تو پیشانی
 گفت اند که دو نفر اند که ایشان بنیز نال ایمان آورده اند یکی ابو بکر و دوم ابوسری اشعری و در
 موسی ابوموسی اشعری با دو زده هزار مرد از فلفلان در مکه آمد همیشه از زبان محمد سخن بگوید
 گفتی لا اله الا الله سید کسی که خدای یک است این کثرت باطل است صواب نیست او
 پس قلیل فلفلان بود و گفت عوب خلق را در جمله بیقات نشاند و بداند که خبر کنند که شخصی عمر ز میان
 پیدا شده است جان باطل بگوید و دین تو پیدا آورده است شاهد و مقرر شود ابو مردی
 مرحض اعراض گفته اند که گفته ۱۶۰ طه سوره نسیب یافته ۲۰

و بدان است همین سبب شد برای آنکه خلق علی العموم خبر دعوت نبی و بعثت برسد به کس شنید و گفت
 باری چنین چو کسی است و چه میگوید ابو موسی شنید با دوازده هزار مرد آتش رسول الله بپایند
 گفت بچه میگوئی گفت باین که خدای یکی است بتان بر باطل اند من محمد پیا میر خدای اگر گفت
 راست می گوئی بتان باطل اند خدای یکی است توئی پیا میر آخر زمان فی الحال ابو موسی شری
 مسلمان شد و آن دوازده هزار مرد بپایند و نگفتند اگر بتان ما و بتان ایشان که ناپید و است
 بوده اند ترا قبول کنند و توبه فرار کنند ما نیز ترا قبول کنیم و بتو ایمان آریم رسول الله در ناله و اسکان
 آمد گفت ای بتان شما میدانید که خدا بر حق است و من پیا میر آخر زمانم ام اگر چنین است خدا
 سجده کند بپایان همه بر زمین افتادند و جانب قبله سجده کردند و دوازده هزار مرد و چون به معنی
 رسانند کردند سجده رسول الله را سجده کردند رسول الله گفت سجده خدا را است و من بنده از بندگان
 خدایم مرا فرستاده است تا خلق ما بدین او دعوت کنم هر دوازده هزار مرد آن روز بپایان
 کردند

ماست فرمود
 خبر رسول الله
 از سجده خلق

روز یکشنبه پانزدهم ماه شعبان

وقت چاشت تگزی و بیاب نوافل شب پانزدهم ماه برات بود و فرمودند و نوافل القلوب
 می نویسد که در حرمین یعنی حرم مکه و حرم مدینه پانصدگان چهار صدگان آدمی جمع شدند صد کس
 شبیهات بگذاشتند و نقل جماعت نزدیک صاحب نوت کرده نیت میگوید لا احکراه
 المنفل با لجماعت از نزدیک بعضی فقیهان کرده است و درین شب بعد بعضی روایت
 کرده سوره یسین هم آمده است اما در او روایتی شهاب الدین کمتر فرموده شده است بعد
 خفتن و در فضا که برابیم او هم سخن بود و فرمودند که میگوید اعوذ بنافه الکلام
 و الحمد لله فی الاعمال لیتمنا اعوذ بنافه الاعمال و الحمد لله فی الکلام و الحمد لله
 شکر و در اعمال ناقص آید و غلط کردیم ای کاشکی کامل در اعمال بشویم و ناقص در کلام و غلط
 سخن و عراب بر اعمال باعتبار کلام باشد و مراد از آن نقصان و کمال است چنانچه در
 کلام از دیده شده و سلطان برابیم و از انهم اعظم پسند گفت یجمع لطنک و آخری
 جسدک عن المحسد و کل نسیم سمیته و هو لا نسیم اعظم

شکر را کردند و ای متن از حد خانی کنی پس بر ما میگوید خوانی ام اعظم هم است و بندگی خواج فرمود
 که شبی در جماعتی از بندگی خواج یعنی شیخ نظام الدین بعد نوبت خفتن قدری شب گذشت بود و مواظبت
 نشت شب بود من سرور کشید و بودم میخواستم در راقبه شوم مردی آمد پرسید مولانا محمود و کجا
 است من هم در محبت خویش ماندم از سبب آنکه شامد کس باشد که مرا از هم شود شخصی نشان داد که
 فلان محل شسته است نزدیک من آمد ضرورت سر بالا کردم می میخ مولانا بربان الدین با موسی پدر
 شیخ لقب الدین نور است او مجاز از خدمت شیخ فریدین بود برین نشت من با او پیش نشستم گفت بربان
 بشارتی بر تو آمده ام این زمان پیش شیخ یعنی بندگی خواج بوده ام خیس من در باب سلطان او را
 ابراهیم ادم بیست فرمودند که ما هم ابراهیم و ریم من سخت لازم گزتم که میان یاران کیت که خواج
 و داد مقام سلطان ابراهیم میداد و بعد از آن گفت محمود و دوی گفتم پر دم این بشارت او را بگویم
 و دوازده وی و موسیقی در کار خود ابراهیم موک از دستار چه خویش کشا و پیش من نهاد و گفت مارا
 در خاطر دارم خدمت سیدی ابو العالی بخد مت حاضر بود عرض داشت که چه زمانه بود و چه صادق
 بوده اند که هم خرقه شیخ خام الدین دار و در مجاز از شیخ فرید الدین است بر مرید شیخ نظام الدین آمده
 و چندین توجده و عقاید کینه فرمودند آری زمانه صادقان بود و اینچنین زمانه نبود که خود خواه باشند
 و برای آن بشیر که مارا کسی نمی گیرد و چیزی در میان خلق با شیم ایشان را این بزرگی در خاطر نبود
 و دنبال روزگاری و مستقاسی و کار دین و قربات حق بوده اند و حکایت گفتند که در آنچه من
 نزد وی تمام کردم و دو صحنک حلوا بید چسب مانده بخد مت شیخ پر دم چند نفری مخصوص بخد مت حاضر
 بوده اند در میان نهادند یاران خورون کردند پرسید بابا سید از آن صفت این حلوه عرض داشت
 که صدقه خواج نزد وی تمام شده است خواج بکرمت فرمود کار بزرگ کردی کتابی بزرگ تمام کردی
 و لیکن حلوا اندک روی سید از آقاب ما بخد مت حاضر بود با آنکه اشت طسریه معنی کرد یعنی شیخ او را
 و کلب سخی خندنی گفت و بندگی خواج هم میدانستند که این سید با ما ندارد آغاز کردند این خرجیک
 تو کرده درین دو صحنک حلوا ایام سماعی بزرگ خوبی شدی مطبی مطربان شش حشیل بود و حسن پهنندی
 که بعد وقت ترین نوال بود از شانزده حشیل مطبی و زیادت نشد و آردش تپیل سی و سه تکه میری
 تمام تمام شب ۲ یعنی باره ساقه صفائی پس رختان به حشیل یک شبی بر بکاسه کجا

چه کردی که خدای تمام ملکوت بر تو غضب بوده اند گفت چه کردم گفت پای من چه بنده نعلین تو
موجود کرد او یکی از صدیقان حضرت است که تا در خدای آفریده است از ذکر زبان او نماند
است که مگر بان ساعت که پانی او بر دوش علی رسید یا رسول الله حال من چه باشد گفت ای
علی در نور بودی اگر بان مو چه غدر نو گشته مو چه گشت خداوند اتونیت و قهر را در احوال
اثر داده و علی را درین کار تصدی نبود تو بر سیدانی خدای غدر او قبول کرد و قول عزیز من خالی
لَمَنْ يَحْمِلْ مِنْكَ ذَنْبًا خَيْرًا لِّكَ وَتَنْ يَحْمِلْ مِنْكَ ذَنْبًا خَيْرًا لِّكَ وَتَنْ يَحْمِلْ مِنْكَ ذَنْبًا خَيْرًا لِّكَ
حقیقت کلام این تفاسیر کند که مجروح دل عدوت جزا باشد زیرا چه وجود جز مرتب بر وجود
شر است. حکما وجد الشرط وحد الجزاء احسان دختل انداز
قنانت طالق مجروح و دخول طلاق افتد انقیهان گویند چون تحقق و متیقن است کا وقوع
الکائن باشد و صوفیان هم بر حقیقت مجری در نیکویند که مجروح دل عدوت اثر است خیر
و تنه این صفت زنده دل است باز که بدوی که بل ایشان باز میکرد و دوری یا بنده اتان
تنبه شوند بنیان و سلوة عذوبت زیرا چه حالت سلوة مانده اگر است چنان بنیان
صوفیان و تنه ای فو نه است زیرا چه حالت مانده اگر است ایشان همیشه و مشهود حق و در نظر
تدبیر و ایمان احوال ایشان را حالت مانده اگر است در نماز غرق باشد و حق تجلیات او
اشاره ایشان و در نظر حکم طبیعت و عادت بر پنج صواب مصروف است چنانچه حق خرابی
باشد و در خانه و دست و دودره خانه گم نکنند که لک ایشان است در حال خدا باشد اما ارکان
کار و آداب او را غلط نکنند و چنانچه مست او اند شراب و پیاله از دست نیندازد و در تنه بلز
و از آند شراب چون پیاله بر کنه محاطی و اجتنابی کند قطره بر زمین نیفتد صورت حال صوفیان
نماز هم برین مانده اما سلوة بغیر حضور سلوة نیست یا سلوة است حق حلق بکرم خویش صورت نماز
حکم نماز و در شرح از عهد گفت لا صلوة الا بحضور القلب زیرا یک فقیهان نمی
بمال است از دیک صوفیان اصل جو است که من و حکم بندگی شیخ اسلام نصیر الدین بود
صوفیانی بنده این فو نه است و بنده ای که بر سر است که بگذرد بر بری یکی کرده و بگویند که
و بنده ای که بر سر است که بگذرد بر بری یکی کرده و بگویند که
بنده ای که بر سر است که بگذرد بر بری یکی کرده و بگویند که

فرمودند ترا بی دیوان بود و خلوت با بر شیخ بودی یکباری هم بر حکم ستاد تنها شیخ با او بود او برخواست
کار و قلم تراشیده شیخ را ندان گرفت حکایتیک شیخ خود میکردند و از دست تصور است کچک کار
از دست او میزد شیخ میگفت ترا بی ترا چه شد و دست پیش ترا چه شد و دست پیش ترا بی آورد او میزد
تا آنچه تمام انکشان شیخ بریده شده بود و در دنیا ندی تا آنچه در کتبت انکشان کشاده کردی
و در قاعده نماز انکشان ایستاده اندی تا آنچه خون از بارگاه شیخ موانده و مکر من بود که دست
از طرف تا و دان جانب سلخ حلقه که مولانا زین الدین و خا و مان نشسته بودند بران افتاد ایشان خرق
بر او ایستاده و دیده اول مولانا زین الدین آمد ترا بی و خیال مولانا زین الدین کرد و در دامن او پیش
پیش آورد و قدسی بر دست او هم زخم آمد چرمی بریده شد آخر خواجیه شیر او را پس گرفت کار
از دست او استند خدمت خواجیه میگفتند که خدایان بود که مراد ان ساعت بر پیش بود که
من سخن گفتنم که هر که این را چیزی گفت من از دنا خشنود ام اگر من این سخن گفته باشم خود خشنود
او را بر کار که بر کار کند و در شهر شود و فدا که بندگی شیخ را کار دزد و ندکی گفت مگر کسی چیزی
در بازار و در خانه این حکایت شنیده اند سر بر منده که دزد و در کچه گریستن میگفتند کار و قلم
حور بود و کاری نیست جز یک زخم نزدیک تریگاه کاری آمده بود و یک پرده تنگ نماز
بر و طیبیلان خلق و قاضی صدر جهان و لک تنه خاص حاجب هم بنده مست شیخ آمده لک تنه
گفت از جهت باد شاه مرا عهده ایست ترا بی را سلیم من کنی سلیم او کردند و بر صدر جهان
گفت که قاضی صدر جهان مجروح نم و او یا ایشان اند من حق خویش بخشیدم و او یا برور
از دکان و خواهر زادگان اند پیش ایستاده بودند ایشان بی جنبه پرسید شما هم بی جنبه گفتند
ما هم بنده ای که بر روی شمع بروی چیزی نمی آید صدر جهان گفت بروم پیش وانی بگویم خبر
او بگویند که دران ایام نائب غیبت ملک کبیر بود رفت صدر جهان پیش ملک کبیر گفت ز
شیخ بر او چیزی نمی آید با کنید در خانه لک تنه خاص حاجب بود و در روز یکم راجی شود
خلق در کوچه و بازار نیلگا بر دست گرفت ایستاده است که این زمان برودن آید ملک کبیر
خدمت شیخ ملک تنه و طیبیلان گفت خلق او را خواجیه شت پنجاه پایک برابر او بده و او گریست
نه یعنی پیاده سپاری

روز شنبه نهم ماه شعبان

وقت چاشت در بیان این حدیث فرمودند ایما عابد ذکر کن فی نفسیه
ذکر کنه فی نفسی و ایما عابد ذکر کن فی ملاء ذکر کنه فی ملاء
خبر ثبت کنه. هر چند که مر بخلوت یاد کنه یا ذکر کنه او را چنانکه کسی نداند و اگر در لار مردان
یاد کنه یا ذکر کنه در لاری که بهتر از لار او باشد شاعران می نویسند از لار خیر مراد طایفه است
فرمودند ط. باری منصرف بر طایفه نیست ارواح انبیاء و اولیاء و جد. بلکه آنجا ملک را محال است
نیست حصیر بر طایفه که در آن یکو نباشد و سوا یک بر تقریر شایع و اردی شود که ملی نه طایفه فضل از
اخر. پس بشرایفته که حدیث عام است ایما عابد ذکر کن فی ملاء ای من الخیر
او العوایر همین در و نشود و تخصیص شایع که طایفه خیر یافته اگر رفع این سوال نباشد و
و تقییدین عند نفسیه بود و خصم قبول کند و نیز لفظ مایک شمس بر انواع کثیر است ساهی را در
سلوک بجای بزند که آنجا سرانجامه نصب کرده جنبه آن سرانجامه از این شمس از حریر نه از جامه دیگر
باشد ولیکن چنین نماید بر در آن سرانجامه مردی خوب صورتی قوی جوئی پرست گرفت بر وضع در بان
ایستاده نماید نه آن شخص آدمی است و نه فرشته است ولیکن چنین نماید و کذ لک نه انجا دست
است و نه قبضه و نه ایستادن و نه در بان ولیکن چنین نماید و لذلک آن جواب نه از انجا
و حدید و زرد و نقره است ولیکن چنین نماید بهرین و صفت طناب و بهرین و صفت میخا و جز آن
و آن در لاکان است ولیکن مکانی در زمینی و زمانی نماید پیر مرید را اما آنجا بر دو درون آن
سرانجامه از پیشتر خدای دانند که با آن مرید چه بود سرانجامه با او چیزی گوید در بان چیزی گوید
طناب و بیخ و زمین و جایگاه جلد با او سرانجامه گویند بخند را اگر خنده نامی نبند جز فرشته چه باشد
نمیدانم که ایشان از آن فاضل و از آن مفضل می توان گفت و ایشان چه اند و حقیقت ایشان
بیت الله اعلم و کدام کس جای رسید که ایشان آنجا رسیده اند و فرشته و مجر است
که تقسیم بر ذوق کند و مکرر اجل تعین کند و از آسان در زمین بیاید خبری و قصه بر محل مخصوص
نه سرانجامه یعنی نه آنکه یک و نیم بر یک ۱۲ سه غاس سخی تا بنابر ۱۲

آن جا بر دو و شصت با سیصد و پنجاه و او باشد بجای آرد و شمر و شمر فاضل و من مفضل در نوح
خیر می توان گفت اما آنجا اول تقسیم ایشان از نهم به بیرون اندامی نه اندام پیر که گشتی باشد
بعضی در آن با هم فرشته خوانند فی طایفه خیر من بر اخلاق خویش درست نشیند هیچ اشکال نیاید و در
بیان حدیث قول عرض لا ینزال العبد یتقر ب الی بالنواخذ الی قوله
لکنک تمنعه الذی یسمع به و بصره الذی یرى به. این باشد
ما فوق تمام خوانند و فرمودند که نزدیک من منی کنت صمد الذی یسمع به نیست. و ربانی
چشمی و ارم به بر از صورت دوست با دیده مرا خوش است چون دوست دوست
از دیده و دوست فرقی کردن نه نخواست با دوست بجای دیده با دیده هموست
بعد نماز پیشین سخن در خواند طول عمر و فرمودند اگر چه در رازی عمر موجب سخن است
بسیار است اما آنجا بسیار دوست میدهم و در عارف و در معرفت کامل میگردد و در این زمین
علی کرم الله وجهه میفرماید. و دذکت ان لست اتمت طفاً لحديث عن فنت الله
بر دوست و اشم که کوکب نمیرم از آنچه بطول عمر خدا بر اشنا چشم و بعضی جزئیات او اطلاع
و این جز بطول عمر دوست نه بد. یعنی سخن در خواست از حق بود و فرمودند منی شاید که هیچ چیزی
از خدای اندک نخواهد که شانه وقت قبول دعا همان وقت باشد اندک و بسیار که در قدرت
او برابر است مستجاب شود هر چه خواهد فرمودند مطلبی خواست که جمله کو بهما زرشو و وقت
قبول دعا بود همه کو بهما زرشو چون دید که کو بهما زرشو بر عمر خویش دانست که اگر چیزی عظیم
خواستم بجای او مطلب و چشم او از کو بهما زرشو دیگر عظیم باشد گفت چشمهاست او تر قیده باد
که از خدای عزوجل اندک خواهی فی الحال چشم او تر قیده کوه زربجب قدرت باری عظمت
دارد و اندک خواست چشمم کم کرد.

شده در ک. او را که یعنی عقل دشوار ۱۲ - سه زخم - خیال ۱۲ -

سه ترجمه بنده همیشه در فکر که در نیست مدافعت حاصل کرتا رہتا ہے بیان نمک که خدا اس کے
کمان بن جاک ہے جن سے دوست ہے اور نہ ایسی کی آنکھ بن جاک ہے جس سے دوست و کجنا ہے ۱۲ -

روز چهارشنبه ششم ماه شعبان ۸۰۲

وقت داشت بیایان آیه ولو فی حیدر الله الذی یحکم سبیلنا
 مَا تَرَكَ عَلَىٰ ظَهْرِهِ مِن ذَاتِهِ وَلَكِنْ يَأْخُذُهَا بِلِيَابِكِ
 تَمْسِكُهَا فَإِنْ أَدْبَرَ أَصْفَرْتَنَا اللَّهُ كَانَ يَعْجَلُ بِهِ بَصِيرًا
 اگر خدا می مروازد غنایان شان بگیرد عانی بودی زمین زنده نگذارد و لیکن تا محبت معلوم جزای
 مردمان را نماند است چون این نسبت برسد خدی به بندان خویش بنیاست بیکان یا
 ایکی و جان ابدی به فرزند چون مقتدایان نیال و نیز بلیثقت بسیار و به هیچ سر برستی
 و اطاعت نیار و نه تنگ آمد از نه معانی خواست که مقت سال ابر باران پرست من به به
 و قیامت من بگویم بیار و فرمان آمد نه گان من اندر به پاک شد مقت سال نه هم گفت شش
 هم قبول نشد تا پنج بهار گذشت به سال آمد ابر باران در سال پرست او او نه باران
 از ایشان گرفت کمال گذشت هیچ جانی بر روی زمین زنده نماند موشی و حیوانات تا این بهار
 بوده اند به پاک شد و در سال به کرد الیاس بنیابرا نه که تو ایامی آرییم و بلیک
 ترک میدید که او بر ابل است اربابان به به هبه و بقت با ایشان کرد و ایمان آوردند با آن
 به ایشان با نیکم نیست که بماند باز بر الیاس آمد نه که نیکم نیست چه کاریم فرمان آمد که گوشه
 بکارند و زمین چون باران نشود شوره آورد و نه کاشتنه قدس خود بر آمد میان همه روز بخوان
 شد که قابل خوردن باشد و آن شورگی قدس هنوز به خود باقی است بحد و آخی فلد و شکم
 ایشان رفت به راحت ایشان و فکر و باز از الیاس بنیابرا شد باز جان بت بلیک
 پیش گرفتند هم به این قدیم باز گشتند چون بهتر الیاس این معنی معاند کرد از اصلاح کار ایشان حاجز
 آمد گفت خداوند اعلا بپیش بر اسی از غیب آمد بران سوار شد و هو اگر رفت یونس بن جانی برابر
 بود گفت تو میروی کاری بکمی سپاری گفت بر سپارم گفت نشانی چیزه باشد جا نه از هوا
 بجانب او فرستاد او زنده بودی آسمان رفت بعد از او یونس شد آنکه امر و زود باد و بیاد مقامها
 خانی بنیاد و در کاری امانتی کند و از داری خواسته جان الیاس بنیابراست گفت چه شنی

و لا تنزله و از سر آخری کترین بنده گان و کترین خدمتکاران عرضه داشت کرد که بعضی مخصوص
 با عزت گفت اند منی به بعد بر مومن نیست حق تعالی در دنیا مامور و عرض داشت که بعضی کتب می نویسند
 که چون دوزخ بر آویسان نشود خلق دیگر را آفریند و در دوزخ آملاند و این را چه منی است گفتند در بیان
 این حدیث بیایدی المجدیه و نه یوم القیمه و یقول یا رب انک عاهدت الی ان ملانی
 من الخلق و ما ملکت بعد فهل من مزید ثم یدخل الله فیه جماعه من الناس فیقول هل
 من مزید ثم یدخل اخر و اخر و هو یقول من مزید فیضع الرب قد مة فیزدی الیه فیقول
 قطنی قطنی یا رب روز قیامت دوزخ حضرت رب العالمین را نه کند و گوید ای رب تو عهد کرده بودی
 با من که تر بخلق بیکم حق تعالی همه را از مردمان و روی اندازد باز او گوید بل من مزید تاسه بار مردمان را و در
 سه اندازد و از تقابل من مزید تاسه بار مردمان را و روی اندازد و او از تقابل من مزید نماند بعد از آن
 چون حق تعالی در وی وضع قدم خویش کند دوزخ گردد آید و گوید پسند است هر اے خدا من به نه است
 مردمان خداوند در تفسیر زاهدی می نویسند که وضع قدم تشابه است بعضی تاویل کرده اند که خلق جدید را چه در
 زمان بنیافرنید و در اندازد این مقدار که او مالامال شود بگوید قطنی یا رب قطنی یا رب این جا پرسند که
 ایشان چه گناه کرده اند که دوزخ جواب گویم ایشان آنچنان باشند که لایق دوزخ باشند هم از بنیافرنید
 ایشان را و دوزخ شرافت باشد چون وضع آشی فی محله شود ظلم نماید بحتاکیت کردند که امیر المؤمنین حسین
 فاطمه و دیگر در گوشه خانه گرفته میگردید و حال آمد بنسایش پوشیده و کنارش گرفت و از موجب گریه پرسید گفت
 من فرزند من مگر گریه و یاد و خانه ترا کسی چیزه گفت و یا مظلونی داری که آن بکلام تو نیست گفت از اینها
 چیزه نیست من بر رسول الله و رسول الله با یک فرمود اگر خداوند تعالی قیامت آسمان را
 بر آورد عیسی را عذاب کند عدل باشد اما اعتقاد بر او است که او را شفاعت کند شفاعت او خلاص از
 دوزخ یا بجم و او عذاب خود را عدل گوید حال ما چه باشد و گفتند که خدا ترستی و خدا پرستی و ابل بیت به اندازد
 بود از ایشان گناه به صادر نشده است فکر و تنه صورت خلایق سازه الله بحد نه است افتادی خود از آن توبه
 و استغفار کردند تا آن توبه قبول نشدی باز نماندی روزی امیر المؤمنین علی و حسن کرم الله وجهه با هم
 آمد بگر طعام میخوردند استخوانی بود حسن مغز او کشید خورد علی بن گفت من فرزند من هر چه تو خوردی مرا بجان
 بستر باشد تو پسری و من پدرم در است و دل و سینه من باشد مغز که تو خوردی در دل من رفته افتاده تو

سنة تریه یعنی کسی را دیگر نه بماند ۱۱۱ یعنی بعضی مفسرین معنی این آیت را مخصوص با عزت کرده اند ۱۱۲
 که گناه عاصیه نهیست مولا شفاعت گناه به چه حکم الله اطار گناه است معصیانه من معصم نیست بهی

و پنجشنبه بکنه یه تاقی و تقدس اینجا بهال سخن نیست بدختر

روز جمعه بستم ماه شعبان

بعد نماز و ذکر غنچه انگشتری آورد و التماس پوشیدن کرد التماس او با حاجت مقرون شد و انگشتری دیگر که بدست
بود فرمودند این انگشتری از آن ملک ابراهیم اسحاق است بنیتی آورد پوشیدم جدا از آن انگشتری دیگر مقرب جان آورد
تجاس کرد این را پوشیده نطلب خاس گفت به عمت انگشتری که بدست است آن را بکنند این را پوشیده
انگشتر سبکینی بنیتی آورد و من بنیتی او پوشیده ام هرگز نشتم بدست دوم بنیت تو پوشیدم و انگشتر اندامم فانی
نیا حرم پیش او کشیدم بر زمین انداختم که از آن تو بدست من نمی آید بکنم او نیک نگین شد بجز پیش آه از بدست او
تجاس ساعت پوشیدم چون بدست من آمد کشیدم بکنه سپردم و گفتند که مردمان گویند پیش سونیا که ما باور وقت
خوشی را بکنند عجب تو بیستی و بیستی که یادانی علی الخصوص در آن وقت اما اگر بولست آن داری که تو خود را با دانی
ایته ازین دو چیز بکن یا شب و روز خود را در یاد او بدار یا در کردن تو او را حال اثر خواهد کرد که با در کردن او ترا و را
آگاهانه برساند او بدار که هم پیش او باشد وقت و وقت ترا یاد او انداختن تو حاصل شود چنانکه انگشتری البته درست
خواهد بود آرنده را یاد خواهد داشت و فرمودند ما را انگشتری از آباء اجداد مورث است بستم و یکم از رسول الله
ان شب من خیر سه جمعه انگشتری نمی پوشیدم انگشتری رسول الله از ولایت میزند هم از آن نموده بود بروایتی دیگر از
عقیق بود و انگشتر بدست راست تو ششم از سبب نشسته بر دافض و شنبه مگر آنکه بدست در مانده پوشیده شود
آرنده انگشتر بدست راست را فرمان شد که با او بیای ترا پیرین خواهم داد مگر بدست من از دولت آن مرد عجب
کرد او مردی انگشتر بدست من کرده و فارید فروش بودم زعل خویش پیش آورد بود این بیت خواندم بحیثیت
انچه فروش را چه بهتر که بخیر فروخته باشد برادره سه بجانب این خست کرد و فرمودند نیکو بگوئی و این حکایت گفتند
که در دگرزی و نیکو بقتض بادشاه بکنه شد تاگاه نظر بر دختر بادشاه افتاد و دروگر بکلیای او شد او دختر بادشاه
و این دروگر تدبیر به باشد که بدو رسیدنی پیدا آید در سه درین خیال متفکر و تامل شده گی گفت بهدین میان
مردی نزدیک او شده و بهین بیت گویا گذشت در دروگر با خود اندیشید که نیکو میگویی بهر بل خود را چه رفت
پیش و بجرم نشست و صورتها از چه ترا شنید گفت ای پسر پست و فانی آن صورتها را یک دعوی خوب است
کردنیز کان حرم آمدند درون بردند این قصه درون حرم رسید که مرده دروگر بدست در حرم نشست صورتها
خوبی ترا شنید کیباری و در داند بهر که در داند او دیگر ترا شنید ساکن کار بجای رسید که فرمودند او را درون حرم

ملک نماز و غنچه مصرع

بطلبید نشست صورتها ترا شنید او درون حرم رفت لازم حرم شد بهال جا ماند بقصد خویش رسید

روز شنبه بستم و یکم ماه شعبان

وقت چاشت ذکر کرد و باب کا ذبال و امان این زمانه که دین را پشت داده و غیری از دین
و از ابل دین نه اندازند و فکر و انداختن حقوق مسلمانان و مسکینان دین ساخته اند و این را زیرکی و دانی دانسته
نه بود فرمودند رسول الله تعالی در این امیر المؤمنین عمر بن خطاب بنیاده و الی دمشق و و از دمشق بر عمر که کفزی فرستاد
موازد گفت دست برین ستمون که من بخوانم بیعت ولایت بر شما نویسم کاندن حرام اشارت شود در سالی
یک تا و کافه از بیت المال و نه نیم پوست آهو بدیند امیر المؤمنین عمر بن خطاب که بایست ترا در بیت المال کافه
و نیم پوست آهو نیست دقق بقله و قصه بکلام عمر با یک کن دشمن که تا کن و غیوه از بنده پرسید جل غلظ
امیر المؤمنین شیخنا من سیرة رسول الله امیر المؤمنین بیع از سیرت خسته گردانیده است یا بنده
گفت آری گردانیده است اهل فی القلعة با جنتین و نام فی قواشین یک شب و مضیه خود یعنی سپیدی
بینه باز روی و در و فرش خواب کرد گفت استغفر الله مر او لایت عمر بنی باید با نطق بستم با مر و در طرقت
هر بنده و یکم و داغ بشما حاجت نیست با مر او شد اشتر پالان کرد و سوار شد بر امیر المؤمنین عمر بن خطاب
عمر بن خطاب و سغیری آید بخیر شد پرسید مالک یا مغیره چه زاده ای مغیره که ولایت گذشته مغیره ای
مغیره گفت غفرت سیرة رسول الله فقال عمر و الله صلیت بعدای گردانیده ام گفت اکلست جنتین
و غنعت فراشین و در مغیره خوروی و در و فرش خواب کردی غنعت یک شبی ز کام داشتم طیب فرمود
بینه بخور یک بینه سپیدی باز روی او فرمود و هر زال شب تب بود و در و فرش یکم بلال و دوم کلیم
فرمودند و غلطیده بودم بعد از آن فرمودند بیعت بر ما بالا ترا این نیست که کار دین که ما بدی بهانست
و از آن چاره نیست و هر یک را میباید کرد طریق فسانه بگویم و کس را دل بدین نیاید که البته این راه میباید
کرد و در بیان این حدیث که الشوم فی ثلثة فی الذاد والمرأة والحلیل فرمودند که در فرست می نویسد که
اگر بخواند بهاند که این زمین شوم است و یا مبارک یک گزی و انگلی و میان منم بجاوند باز بهیدال گل
چرا کند اگر آن کوکب بران گل برشته نیکوست نه زیان دارد و اگر نشه زیان دارد شوم است و اگر نپرسد
و چنینه گل باقی ماند آن زمین مبارک است در آن زمین بی باید ماند و الله اعلم وقت نماز و فرمودند فی القلعة
ابن عباس میگوید روا باشد ولی را علی باشد که نبی را آن علم نبود استلال بر است این معنی میسند تا نیکند که

لله توبه غنعت اگر بهستی است آن تین جزو من مکان حدیث کوفه و شکفت صحن

محبت است و اما اگر ضرورت باشد صمد بود و چنانکه در توحید مذکور است و اما از آن که در آن و بیا سببی بی داشتن و بچه آوردن از نوعی باشد این کار عاقلان با محبت و مردمان با عظمت و محبت نباشد هر چه از او بزرگ بود اعتقاد و نبودن و بزرگسال نشود و چنانکه باید و شاید نباشد بمحض مطلق و ملام بود اما عظمت و اعلی در هر مرتبه یکی و بی یکسان نیست و لیکن حکم بر غالب است و در مساوات سبب محبت و در با هم جمع شده است و نیز آنکه کینه نک باشد زیرا چه شریک با او ازین العالمین است و دشمن و جبر است که او کسی نمی آید و بود که بعد از او کسی نیست و بادشاه محرم بود و شخصی سخن در معنی و ذیلی اقتاد فرمودند بعضی گویند زلیق و در سبب و بعضی دیگر گویند شوی است و بعضی دیگر که با حق است ایشان گویند منسوب است بزرگ که کسی بود از ملک است و انقیاد و ان عامل روزی انوشیروان را پرسید که اگر همه جهان پادشاه گزیده گردد و در بعضی انوشیروان را باشد و بعضی نباشد تو حکم کنی که بر که بر او انوشیروان را باشد او را چه که بر او انوشیروان نباشد یا نه یعنی انوشیروان فرمود که من که انوشیروان چه و همه که او را نباشد بر او اگر گفت اشارت پادشاه شده است هر که در آن دایره از خود را از کسی که او را زن نیست منع کند این باب است بنیاد نهاد این قصه فاش شد خبر پادشاه رسید گفت این ملک بنیاد کرد که گفت مزدک اشارت رسانید و او نیک و مقرب بود کسی بسخت او را مل توالست کرد و او را انوشیروان طلبید و گفت من که گفتم گفت من پرسیدم که اگر همه جهان بر ما گردد و در بعضی انوشیروان باشد و در بعضی نباشد چه کنی فرمان شد بگویم آنکه او انوشیروان را چه کسی را که انوشیروان ندارد و گفت کدام را بالاتر از شوی باشد که کدام انوشیروان دفع بالاتر از زن انوشیروان هیچ نگفت آن مرد برب باقی بود تا آنکه انوشیروان مرد و پسر او قباد بجای او خد روزی مادر قباد را پیش قباد طلبید قباد را نیک و سخاوت آمد و روزی دیگر مزدک پس پشت قباد نشسته بود قبادی دید و نیکو داشت که او درین محبت قباد گفت چشبه کار میباید کرد بنزد کرد ام یی مزدک را می باید کشت مزدک اگر چه حکیم بود اما الحق بود فی الحال بر ماست پس آن گفت که مزدک را نتوانی کشت مزدک تنها نیست با مزدک بزرگ است گفت تو بای سخن من شنیدی گفت آری می شنیدم گفت تا آنکه بنابر اجماع شود تو حال تنهایی منی فی الحال تنگ کشید مزدک را کشت بعد از آن قتال با مزدکیان شد آخر الامر فتح قباد را بود و بعضی گویند زلیق سبب است عربی نیست ما خود از زندان که سببی درست نشیند اما فضائیک همید است و الله امر بعضی بیدین را گویند چنانکه بنید رمت الله علیه می فرماید یکی صریحاً در حدیث الله بیده ففوز ذوقه هر طریقه که آن را شریعت رو کند و بر وفق آس نباشد آن بے دینی است و در کشت محبوب می نویسد زنی قوم خدای را گویند و در عبادت یعنی زلیق عبادت گفته خدای اصل این بود بعد از آن در استقامت غالب شده هر قومی که عبادت بر وجه

له قد هکایت الامور من عبادته

شرع و نه بر اجتماع نمی کنند سبب سخن در وقایع و اسرار رقص صوفیان و رقص بود فرمود مولانا علاء الدین یار ما بر مولانا جمال الدین صوفی گفت اگر ما مع کنیم شمارا بطلبید بیا نیکو گفت بیا نیکو لیکن این رقص صوفیان دست با چنان نیدن صورت هذیان است او گفت که این صورت چه معنی دارد پیش من این را حقیقت نیست نعمه لا بدیجیه است که البته کارخوان کرد و بعضی صوفیان بنده او دیدم خوش سماع می شنودند از جایی نمی شنیدند الله میگویند و جرات از چشم روان میشود و هیچ این حرکات که صوفیان شما میکنند در ایشان ندیده گفتم بیان رقص زمانا بشنوید مادر سمع و م سرودن نیز دوم سر زد و او را نمودم چنانکه فتح صوفی گویند گفت اینی هذی الکاحوت گفتم مرد و انیت درین صورت خود میگویم گفت والله یلیک و هر دو دست کشاد هم بگردم و گرد آوردم و یکی بر دیگری زد و گفت این چه باشد گفت در جهان فرشته واحد و جودی ندارد و هر دو جهان را پیچیدیم و یک گوشه نموده ترک گفتیم طلب من جز این نیست باز هر دو دست را بر سر نیزم و هر یک یک را با هم دیگر بر سر گردانیدم با پیچیدیم یک با دیگری زد و میگویم چنانکه اگر آیدم در یک گوشه بنام طلب من خدای من نیست مولانا جمال الدین متوجه ماند گفت آری سماع تو باشد این مخصوص بر همت گفتم خدای حقیقه من اینست که جملة اصحاب ما از صوفیان برین معنی غایز و غافلانه

روز چهارشنبه بست و نیم ماه شعبان

وقت چاشت سخن در احوال عشق و آفات او بود فرمودند هر جنبه آفتی دارد عشق را دو آفت است یکی آفت ابتداء دوم آفت انتها آفت ابتداء اینست که چندان در عشق و غم غلبه مشوق بروی طری شوق که او را محیط گردد و مرتی برین برآید تا احوال لذت کامل دست و پیر و نیم و و همول محبوب بزرگی کشاید بر اند که از درد و غم تقدی دیگر نیست بمیراں ماند و هر قدر ایام می رود و غم طبیعت او شود و عادت گیرد ذوق او در نماند لذت وصال شود و ذوق الم حرقتم هم بچشمین ضالع شود و سرگرد و بر بار خود ماند و هیچ از وسع باقی نماند عاقبت او سرانجام و هر مان باز آید آفت انتها اینست که چون بوسان مشوق رسد مشغول جذبت وصال گردد و حرف فراق الم تجزای از وی برود و هر دو ایام وصال عادت و طبیعت او گردد و ذوق وصال هم برود و مطلوب از عالتین خرد ذوق و خوشی و راحت محبوب نیست چون از عالتین مقصود فوت شود وصال بگذرد و فراق بای لذت و الم او چه کار آید و هر دو مشوق برود و هر دو از ذوق وصال محبوب گردد و اگر چه حال او باشد ذوق کجا که حال راحت گیرد و هر دو وصال چه کار آید اما عاشق بر غرور دار آفت است که در حالت ابتداء مشغول به لذت فراق و ذوق الم و حرقه تجزای باشد و در انتهای هر دو وصال او زیادت گردد و ذوق او بر تر شود و طلب لذت او بر سر و عادت محبت مع مبر و معنی شک است و هر چه بچلی کی طبع یکا پیچیده که هر روز که در غایت من میفرماید و در

از یاد و ترس و درود و نذر و ذوق بر ذوق رو نماید این عاشق گویند که نسبت او به خورشید و ماه از عشق خود
 بر خورشید و ماه کامل گرفت و الا و الیه ذبح الله محوم و صاحب و خاسر ماند بهترین حالت عشق اینست که زانکه
 در دلی وصال هم بر سر برود و در لزل میماند اگر چه عارفان این را نقصان گویند ماذوق اینها است بلی آنکه نظر
 بر کمال یا بر نقصان کنی وقت نماز محقق معلی بپاوس آمد ذکر است هم در باب سلطان و در فرموده است
 عمر بنی عمر در مسجد عیسی کرد صدی و دوستی که پیش او خوانده شایه میان ایشان کسی دوستی از دوستان خدا باشد
 یا نه البته خانی بنده بولس آن علم را جان کافی است فردا قیامت چون آن ولی را دست گئی در حضرت
 حق باشد محض خویش را و شکر بی بکند اولیا خدا موصوفت بکلام اخلاق اندر هرگز از ایشان کسی محوم نماند علی الخصوص
 شخصی که از وی بنوعی نفعی وقتی بود باشد فرمودند معلی در محلت با بود مولانا محمودی گفتند نیک مرصع صلح و
 حافظ بود و تعلم به به ننگی خواجہ مامودی چیس بود هرگز از کسی سربازی و پیشبشی نطلبیدے سپاره بر لبه
 موقوف نه اشتی و هیچ وقتی که کسی که چیسے آوردی از آنکه نیاوردی قیزت کردی و قیسم هر دو یکسان داشتی
 که دکان خانه را بر لب برست هم پیش او نماند ام اگر چه خوانده اند جای دیگر آقا برست اول فقر از وی
 نی نویسانیم و اول هر پیش او آغاز میکنایند زن و دلان نامور را بران بود و نیک باری دختر زاد ناگاه از کاهوا
 ذیاد خوش خلق خانه شخصی که در منزلت دران را طواف و بر باز است و بیامرست و بر باز و سه ما و او نیز به
 شده و حضرت خواجہ این نقد گنمایند ننگی خواجہ او را تحوید و او بر باز و سه زن بست با او و دیه تحوید و بر باز
 نیست و حضرت شیخ آمد گفت خود چه تحوید را شب برود فرمودند به مولانا با نرودید مولانا در خانه آمد چه چینه ایک
 بری با دیگر آملی گردید و فریاد میکنند که آه بروید بر شیخ بگوید که حران تو که را باز درین خانه نیاید اما اگر خود آید
 بر من نماند کسی پس سپید چو میگوئی گفت ما را پیش ننگی خواجہ این قدر حال هست که قدسے برود و شدن
 می یام اموز فرموده که حران را دور مرا که با دامن است بروش ستن نه بنده من میرود باز در خانه نشامین
 شام بر وی پیش ننگی خواجہ بگذرانید مولانا به شیخ رفت وقت و دل خواست بر خیزد و اس مقدمه بگذرانید شیخ
 فرمود به مولانا با نرودید اصلا گفتند نه و فرمودند مولانا بران الدین ساوی دن یکروزه از غیاب پور
 باز گشته می آیم مولانا با من دو حکایت کرد که بری که جوانی در فیلیان مابود نیک تن درست توانا و بونه کاخیر
 او شده گنایه بر آنکه هیچ با آن زن فرام شد نمی تواند خلق خانه همه تیر که بنشین مرد جوان توانا و بهشت و دلی
 و پریشانی بر روان داشت چیسیت که البته مالک زنا شوئی نمیکند و بعد که خبر ناک و سه او زده شد می نماید
 بر سید نه گفت دلی است که کسی نمی تواند گفت بر بعضی نزد یکان خود گفت همین که شب می افتد و سه

ی آید بر دو دست مرا پس پشت میکند حکمی بنده و این زن را فرود میگردد هر چه خوش آید میکند و اگر میخیزد
 و قی بر زن را آید فی الحال از جانت پیدای شود کی سیکه که امیزد چنانکه چند روز سر من در میکند سر دو
 دست من پس میکند حکمی بنده و خود با این زن در کاری شود غیلیل را مایه بند بر شیخ بود این قصه پیش شیخ
 آوردیم فرمود میان شما دوی تواند کرد و در روز و شتر سپید مال کسی که چنین با گرفتار بود گفت من چشم
 نه شد برست او را و شنی عین کرد شب کیشنه و یا سر شنبه فرمودند تعین شب مزایا نماند و است و گفت اول
 آوازه میباید خوابی شنبه بعد از آن صورتها میباید مانده پس کس پید او را جسته که صد بچه میل شنبه باشد کند که
 بعضی بر صورت بوزنه و بعضی شیر و جز آن صلا ترسی بعد از آن مرصه سه پیر و سستی جامه سپید پوشیده و بر لبه
 و گرد او چند پاد سپید پوست با بر سپید پوشیده و بر صورت او میان پید اشونه توکا نیکشاید است نیکر با است بر نعلی
 جوان در شب که شیخ گفت بود برون ده از کتیر به بری حاق بی ولی مانده قدسے از شب گذشت همچنان آوازه
 بند میباید بر آمد داشت بهمانست که شیخ فرموده بود بعد از آن صورتها سه پیل و بوزنه چنانکه شیخ فرموده بود
 پید آه و افتاده بعد را و به بعد از آن جوان سپید پوست جامه سپید بر کرده بر اسب سوار و پیا دگان
 سپید پوست و جامه سپید در بر کرده بر اسب سوار و پیا دگان سپید پوست و جامه سپید پوشیده و پید اشونه
 چو ل دید از دور کا نیکشاید برست گرفت مقابل ایشان ایستاد که از میان پیا دگان دید که شخصی از آردی
 کا نیکه برست گرفته ایستاده است پیش آن سوار گفت شخصی است سوار با است و جوان را طلبید کا نیکه از دست
 او است و خود خواندن را اسب فرود آمد جانب فیاض پور و سه بر زمین آورد و گفت است جوان شناسی آن که
 بر توانی حرکت میکند گفت آسے بهمنه لب شناسم گفت آن مقدار که رفت اند بهمنه باز گردانند و بر عرض کردند خبر
 یک نفر کسے دیگر نماند همه را وید و کسے را نشناخت گفتند چاکسے را نمی شناسی گفت آن شخص باشد چنانکه
 شخص کردند کسے مانده است گفتند کی مانده است گفت بهمنه را بیا زنه شایه موباشه آوازه و بجای سپید و
 پید شد گفت رو بکشا بجهه آنکه رکتا چون گفت شناسم من شخص است او گفت بشنوا من خانه سنده
 بنده گان خدمت شیخ نظام الدین است تا زین کا با ننگی گفت بر گز بنیامین و شش آن حبه گفت اگر باز
 نیای ترا کردن هم گفت چاره بین است تا جان من در قلاب من است هرگز باز نیاید بیانی میل طلبید گفت
 یس را گردن زن او تیسے کشید سر زن او جدا کرد و گفت له جوان برود حضرت شیخ سلام ما بر سال کجودان
 شمارید کسی چغی که در خانه بنده گان شامی با و بی میکرد ما او را گردن زدیم و خانه آمد با زن چنانکه زن شوی باشد
 همچنان شد رفت پیش خواجہ عرض داشت که شنیدم خبر رفتن جواب آنرا کرد و باز کرد و صلا گفتن خدا و فرمود این وقت

حدث الحسن ولا ينكر احد فضل علي بعد عثمان وقال بعض السلف هو افضل من عثمان
والصالحين في هذا مذهب اهل البيت عليهم السلام على تقدم ابي بكر من جهة الصحابة وبقائه
على من جهة القرابة وقال قوم لا تقدم بعضهم على بعض وكان بعض المشايخ يقول
ان بكر خيرة علي افضل قال باب الخيرية غير باب الفضيلة وهذا كما يقول ان الحسن
المهاشمي افضل وقد يكون العبد المخلص خيرا من حقا لها غنى في معنى الطلعت
الله تعالى والمنفعة لنا من وباب الخيرية متعددة وباب الفضيلة لازمة
خطايي گفت معنی قوله لا تفاضل بينهم پیران و خداوندان عمر و ما از صاحب رسول الله مراد و علی از ایشان
نیست زیرا هم او همان بود وقت رسول الله ندگی خدمت فرمودند و دیگر این عمر میگویی هم شترک احصا
نمیشود الله او افضل در اصحاب نیست او افضل اهل بیت است با و مقتداست و سخن در فضل کیست از
یا امان دین که بشرف محبت رسول الله مشرف شده و بقرابتی دینی بدو نسبت یافته بود و گیس از ایشان است
او و پسر است او دادا است او پادوست او پادار است او شرف یاری تنها نماد او درین محبت و دوستی
نیست تا در هم از او را به حال او آید چنانکه اگر کسی از امراء و شاه و اعیان او فضل کیست از عثمان و یا امان
بر دیگری گوید اهل بیت با و شاه از پسر و پاداد و دادا و اهل جمل و اهل نباشد که نیک تر بر سر اگر دو کرایان
در میان چیز خویش کند و یکی را افضل بر دیگری گوید اهل بیت و اهل میان نباشد این قدر بخت محقق
معلوم است و هم خطای گوید که هیچ کیست فضل علی را بعد عثمان بر سایر صحابه و دیگران نیست بلکه بعضی از سلف
صلح او را بر عثمان فاضل کنند و در مشاغل را درین باب مذهب است بعضی گویند علی بکست قرابتی فاضل
بر عبد الوکر بکست محبت و بعضی گویند ابو بکر خیر اصحاب و علی افضل اصحاب و غیرت دیگر است و افضل دیگر
چنانکه گویند هر باطنی افضل است از بنده و بعضی و بسا باشد که در طاعت خدا و نفع مردم و اهل عید جنتی اکثر
خیر باشد از حراطنی باب فضیلت لازم و ذوات مراد است اما خیریت متعدی لازم چه باشد یعنی هر کس
باطنی شدن خود را بگویم از آن اصل بود اما خیریت متعدی است یعنی هر که هست بجهت و به خویش نیر تواند
شد و فرمودند در شیخ اصحابی نویسد که ابن عباس روزی از مسجد عمر گذشت و در خانه ای آمد عمر
گرفت و گفت پیش من بنیم گزین من نزدیک رسیده ابن عباس گفت اظلال الله عز و جل انور منین
و در از علمای مؤمنین عمر گفت سبب این کار یعنی خلافت نیک است تا علم کس پادامه ابن عباس گفت
نما تقول فی عثمان قال الله کلفت با قادیبه او گرفتار بدوستی قرابتان خود است باز ابن عباس

الله از او را بدین صفت و یکی الله مع من یفقه مدینه یارب

گفت ما تقول فی صاحبنا یعنی علیا چه میگوئی در صاحب ما یعنی علی عمر گفت هو لولا فیه
فکاهت اگر نبود در روایت طریقت و مزاج بمولای است هم این جاست در مزاج صحابه اقامه
فرمودند رسول الله مزاج بودی و لیکن برحق و صدق گفتی و میان صحابه هم بودی روزی ابن کثوم اعلی
خوفاً ان الضاری را گفت مرا حاجت بول است در گوشه بر که آن جا فایغ شوم در میان چهار سوکت
نشاند و رفت چو این کثوم پرسید بول نشست خلق فریاد کردند و همان ماز جمله نبود ازین فضیلت
چون بول فایغ شد سوگند خورد که خواط را یک روزی به جوب بر پشت او نه میباید این کثوم در
بود و عثمان نمائی می گذارد و خواط آمد بر این کثوم انمی اشارت بثمان کرد گفت اینک خواط
مازی گذارد این کثوم آمد بهر عصا حکم بر پشت ثمان خواط از پیش رفت ثمان حیران ماند این
کثوم شرمند شد روزی دیگر رسول الله را ابو بکر جلست در غزوة خواط را فرستاد و ابو بکر شخصه را از
صحابه محافظه و این کرده بود بر طعام اصحابه خواط آمد طلبیده او را نهاد سوگند خورده گفت آنکه می روم
ترا بغیر و شتم قافله سوداگران آمد رفت برایشان که غلامی دارم فصیح اللسان طبع الصورت نیک
مردود سگه نه اند که غلام است بدوست شامی فروغم ایشان قبول کردند گفت او فصیح اللسان
عریه بسیار خواهد کرد سوگند آن خواهد خورد که من غلام کسی نه ام من از تو چشم نشا استوار اندایا و دیگر
و بکشند و بهر ایشان قبول کردند بعد دینار فروخت کرد و گفت او عریه ناک است زبان نیک فصیح
و سلسل و رواں و دانه نوازم که شما او را استوار دارید و زلفه سخن او شود ایشان گفتند خواهیم شما را
را بر آرد و در روز دور صحابی را نمود رفت ایشان آهنگ یکا یک او را گرفتند که تو غلام مانی خواط خود کار
تو بدوست ما فروخت او هر چند که زبان می کند او بر غضب می شود ایشان میگویی خود کار تو بر ما گفته بود که
نیک زبان فصیح دارد و طوق در گلو کردند رواں داشتند این خبر بانی بکر رسید جبران ماند کسان و اندر ایشان
را باز آوردند مالی ایشان داد از ایشان بکشند و این خبر پیش رسول الله و در روز رسول الله تا یک سال
که خواط آمدی این قصه یاد کردی و خندیدی و در ایام جاویدت در میان بادی و حور و دو سنگ بر پیش نهاد
شدمی فروخت خواط آمد گفت مشک بکشتا بهم که خندیم مست کشاد قد ری چشیده و گفت دوم بکشتا
چشمیم دهن مشک را به دست خود گرفت مشک دوم کشاد دهن او از دیگرانید و بعد از او گفت ششمین سیده
باری دهن این مشک بکم گیر تا من او را عقیده کنم میایم شد تو بخرم او به دوم دست مشک دوم هم گرفت

طه نکایت بمزاول یعنی مزاج و خوشش میی الله خوشش میی الله خواط نام انصاری

الله خردم یعنی جنگ الله عریه و بدوستی غریب

هر دو دست او را معلق داشت و عورات ایشان را از ایندینست فوته برگرفت و با و کاسه بر کرد بعد
از آنکه فایز شد حضرت گفت لایحه‌ها که ترا این گویا نه با و بعد اسلام این قصه بر رسول الله رسید
رسول الله خندید و گفتی یا خواط ما فعلت خذلناک در خدایچه شعله خواط آل خندیده تو خواط
گفتی عقله که اسلام را رسول الله اسلام آورد خندید کرد و در قیاد آورد و از میدان باز داشت و در
مقداد و آنرا پیش رسول الله که در مسجد بایست از صحابه نشسته بود خوش فرامس با کرد فهم را پیش در داشت
درین مسجد آورد و هیچ گفت رسول الله دانستند مگر دید آورده است همه سیر خرد خنده خردون خشم را آورد
پیش ایشان و کرد که مال این خوش خردا به جید رسول الله خندید و فرمود مال به بند گفت من احدی مخالف
یا مقفدا این حرکت کی از گنابان تو است استعدا در رسول الله صلعم چون انس را که خادم بود نسبت
بنادانی کوی گفتی یا فالافین نقد معلق ما ز کوشش بود

روز شنبه بخت و ششم ماه شعبان

وقت چاشت به بنی بنی آرد بود و برین گفت چهل و هشت سال است که در طلب کسی میگردم
که او نفس خود را شناخته باشد و این معنی تحقیق کرده که خارج از وجودی نیست فرموده او آن شخص است
که دل را کسب کرده باشد و برای کسب دل علی مضمون است آنکه دل را کسب کرد و نفس خود را شناخت
او دانست که خارج از او چه چیز نیست برین گفت نزدی که میان ما بود چهل گان روز چیزی نخریده در
کسی ندیده که هم در کسب دل بود فرموده اگر چهل روز گذشت چهل سال نخریده یا یکی ترک آرد و چشم بکند و این کار
عمل جراح باشد مایه را با ابواب بر گویم این کسب دل نیست برین دل دست نیاید به کسب دل علی دیگر
خارج از این جلد اعمال است لکن کاتب این ضعیف و نه فرموده منتها سلوک ایشان را این جا است که گفته
طاعت یکسان شود و فرموده علی را ایشان چنین گویند که نتایج است البته سر که میرد باز خواهد آمد اما در شکم که
نیاید و حکام صفت بهایید سگ شود پوزنه شود و مار شود آدی شود پادشاه شود و گله شود اگر عمل نیک کرد باشد
در شکم زندگی فرود آید و الا میوب نرسد و آید و خردادی شود و هندی بود و پس سیدم که شما چاه گوشت نخرید گفت
آن زمان که این در شکم آدی فرود آید و من گوشت این را خورده باشم با من عداوت بند و تا سالکان ایشان
برین آیند که تا هست هست باشد و چهل برود آید بهر را خلی کند هیچ نماند و باز نشستن و آمدن معنی ندارد و خوشی
و بیخوشی و قیامت و مسلک که مای گویم ایشان با هم از آن شود و خبرت خازن چندین بار ملا و سالکان ایشان
با من به عرضی و محبت آمده و عهد برین کردند که سخن هر که مستقیم شود باید که دیگر استماع او کند عقد و وثیقت میبرم

قرار گرفت گفتم اول شما گویند گفتند و گویم کتاب سنکرت ایشان خوانده ام و افسانله ایشان ی
خاتم من اول ایشان گفتم ایشان هر یک را بدل و جان قبول کردند که آس از آن با من است بعد
از آن شروع در بیان دین خویش کردم و هر یکی را مقابل کردم بعد از آن تزیج دوم تخریدند که بخت برین
زنده افتاده چنانچه بت را می پرستند بچنان پیش من کردند گفتم این ضایع است میان ما و بود که سخن هر
سنتیم نشیند و بگس ابلع او کند و او گوید که گفت زن و فرزند و میلان ملامد که گفت حکیم آرد بر
آرد برنگان ما برین گفتند برین ایشان را ما را چنان دعوی داری از آن ایشان از ساقان مخصوصم هم بر سر ماست
برین آرد نیز با او پس شمره کردم قبول کرد ششم بخت بر گفتم از آن کرد که آنچه نوی گوئی بر لیل و در آن
کرد و آنچه من نمیتراست آید پس روسته که تکرار در کار تکرار نامد و با فاعله و علمه مخصوص و او کا فراز احوال
بدون چنان میسر نشود نامد باز گفتم البته یک سخن گویم بر آن دل بند دل او ترا من است صفا است البته چیزی
بند که بر وفیقت این دین کنی بختی تعلیمش کردم با حاد با آرد سوزد بروی بر زمین میساید و می آید گفت با
من تو که گفتی من گفتم دم بر آن طریق دل خادم و دم که من در چهره هستم و آن نیک و نیک و تنگ و خوش
چنانکه دست و پا بنیاید نمی توانم و گرد بر گردن ما و گردنم و گردش و نیز باید بسیار و دیم معاف و وسیع
صفت است معاف و منزه بسیار علمه تا فراد بر من فراد کرده تو آن جانشسته و عظمت و عزت ترا و لطافت
و لطافت این مقام ما ملت به نیست من گفتم مرا بر خود بهر ازین تنگ بختی شما گفتند آن چهری خود را بشکن
برین بیا گفتم اکنون چه میگوئی مسلمان شو تا من بپشتش گفت باز در ساقان بروم زنی تو کرده ام او را
بیارم گفتم قوی گزینی هرگز ایمان نیاری آن که رفت باز نیاید و فرموده که تدبیر الایم میان ایشان تلمه
نبود و خنجر چون این خنجر هر جا که خوش آمدی رفتی غرض خود حاصل کردی تیغ بر زمین دلو که اصول دین
ایشانند غنچه شش کل بیوت و از جوگن و سهند یو با او بود و حشر و نکل و صبحیم و صبحیم (۵) سده و
چشمی و سیر و باغ از یک چه نبوده اند و چه هیچ که معلوم نبود که کیمست مادر ایشان که تا نام داشت ششم
پسر هم زاد و از روسته پس از دیگر شمره مند و شد که خواسته گفت که این مادر هنوز ازین کار باز نیامده است
که نام مانده بود چه بد و جاد و کینه که رفت میان آب انداخت آمد آب اندام بود که در قصر پادشاهی
مستقل کرد پادشاه دید گفت این جامه سید و میرد آوردند و بهر است بر خود داشت بخت پسر پرور
چون بزرگ شد نیک قوی و توانا که هیچ کسی او را پس آمد نمی توانست گفتند برین قوس که تو هستی را و این
پادشاه را پس قوس که تو داری دلیل کند که تو از آن این پسر نیک و پسران دو انگشت گرفته بر سبوسه

و دست و خول بفضل شہر تعالیٰ است اعانت بس داد و یہ اعانت مجاہد است چنانکہ فقرہ و بیان قولہ
 علیہ السلام الشراب فی ثلثۃ انھامی امری واشفی و اشفی قایلاً آب خوردن در دم گوار تر است
 و شفا دہندہ تر و خوش آمدہ تر فرمودند بر من کوزہ از شیشہ بود موازنہ یک جرہ آب گندہ در ایام صوم
 دوام وقت انتظار بہاں آب بودی تا یک ہفتہ تمام شدی و بیشترے طے در ایام تہذیب بودی جملہ کار می
 کردیم و چندگان کردہ روزے براس زیارت شیخ قلب الدین و زیارت شیخ نظام الدین در ہفتہ چند بار
 ملاقات شیخ و سر روزی بلکہ تعلیم می رفتیم و شتی و محبتہ و تماشایہ و بگری کردیم و بیج وقتے گفتات بطور
 آب نمی کردیم و کسے براس انتظار صبر نہ شدہ ایم بیستہ ماہی آمدہ است انتظار کردہ شدہ است۔

روز دوشنبہ سی ام ماہ شعبان

وقت پاشت طے از فتوحات خدمت شیخ نظام الدین قدس الشرفہ و درخت و بیل شیخ و
 شیفیہ کردیاب عدم بندگان خدا و خاص ایشان داشتہ بود بندگی خدمت شیخ انتہا مسلمین بطول بقائہ
 فرمودند ضرر و حال را مدتی تعلق سلطان تعلق شد در خانقاہ شیخ یک ملک تنگ براس شیخ فرستادہ بجاہ
 ہزار ہا سید حسین و براس خانہ دیگر سی ہزار و براس خانہ دیگر سی ہزار کمر بر نظام بندگی شیخ را
 ہزار ہا کردہ و روزے خانہ خواہ اقبال پسر آمدہ بود سماعیکہ پیش بندگی شیخ کردہ بود بجاہ ہزار تنگہ در اس سماع
 خراج بود و یک سماع دیگر و خانہ کردہ راں ہر بجاہ ہزار تنگہ خراج بود و وقت طلوع آن قدر مال خراج سماع
 نمودہ آن مقدار کہ خراج کنندہ توان کردہ اگر شیخ کسے را چہرہ دادے و دہانیدے فرمودی اقبال بدہ دست
 کبیر بردی تا از منصب او بر چہ بیاید از تنگہ زر و نقرہ دہ و بیج و دو و چارہ دادے شیفیہ را شیخ براسے
 بیضے یاران دو بہت خرافتین کردہ خواہ اقبال و چہرہ شیوہ فرستاد و گفت ہمکہ توانی بستان
 دہ بہت آنجا بہی باقی از آن تو باشد رفت و رون ہجرہ دیدہ انبار خرا از یک سر ہجرہ تا سبے دیگر
 رود اندہ خرفتنے بزدگ زودہ اندہ آن مقدار کہ توانست است دہ بہت آنجا داد باقی خود سستہ و خدمت
 شیخ ہر بارے کہ زیارت شیخ الاسلام قلب الدین آمدی میان ماہ فو ایش کہ خمدہ زودہ نشستہ بودند و جہی

چند روز پیش شریف من مریض و در حقیقت کے متعلق ہے جو مریض کے پاس بہت کے واسطے آئے تھے مریض نے ان سے فرمایا
 بہت ہی اورت ارشاد فرمایا کہ تا ابینک فارسی یعنی مریض قدرتی بہت خراب ہے اب اپنے گھر جاؤ
 ملا تہذیب میں روزی میں شمس رت کو کھتے ہیں میں میں آفتاب بھی سلطان میں رہتا ہے در تہذیب میں روزی میں بہت
 خدمت کی گئی مریض نے اندہ فارسی میں تہذیب کے سنی بجا شدت گری کے لئے ہلتے ہیں۔ (فیاض اللغات)

فرمودی کسے برایشان فرستادی رفتی کہ گم نہ شد کہ شیخ می فرماید کہ قصہ ہر وہ ہر ماہ ہشتینہ تا آنکہ
 ہمد فو ایش آں روز بروں می آمدہ شیخ ما انتظار داشتہ می بودند و ہر بار سلام می کردہ و در میان راہ
 بیشتری ایستادند شیخ و جہی معین فرمودی تا آنکہ آں مقدار ہلے ایشان و خیفہ شکل شدہ بود و در غرہما
 ابت بلے ایشان زدہ و چہرے و جہ فرستادی براسے بیضے دوزلہ و دو تنگہ نقرہ و براسے بیضے یک
 خواہ ابو شیفیہ بود کہ از چشویان خواہ اقبال قبول بودی گفت کہ روزے مرا خواہ اقبال یک زلہ و یک
 تنگہ نقرہ داد کہ فلان فاحشہ ما کہ نلال محل پردہ زودہ نشستہ است بہی رفتہ اورا رسانیدم دہن گرفت
 ایسا کہ و خلیفہ من دوزلہ و دو تنگہ نقرہ مست کیے از میانہ تو پردہ من سوگند می خورم کہ خواہ اقبال کے داد
 اشتہار نمی دارد آخر الامر ہزار دشواری غلام جستم بر خواہ اقبال آدمہ قصہ ہر ہر ہر آدمہ تا کہ شیخ از بالا شنید
 گفت لا الہ الا جہی گوید خواہ اقبال گفت می گوید نلال فاحشہ پیش می گوید کہ وظیفہ من دوزلہ و دو
 تنگہ نقرہ است کیے از میانہ پردی شیخ فرمود بجاہ ما سست می گوید از آن او دوزلہ و دو تنگہ نقرہ و خلیفہ
 است کیے دیگر براسے او ہر ہر ہر فرمودند کہ روزے بندگی شیخ و کنارہ تجلی چاہے بود عورتے را دیدہ آب
 می کشیدہ فست بر سر او ایستاد گفت اسے عورت و کنارہ جون و شفت کشیدہ آب از اہاجہ جہی
 بنی آن عورت گفت چکنم شوہرے فقیرے دارم براسے خوردن طعام بر ما نیست و آب جون گری گری برد
 ہلے آنکہ گری گری زود بگریو آب چاہی برم آب جون نمی خورم شیخ ایں سخن شنیدہ ایستاد و چشم
 بر آب کرد گفت لا الہ در غیثات پور ما خانہ عورتے بریں فقر باشد کہ آب جون نمی خورد خوف گری گری زود
 باش ایں را بر سرس کہ در خانہ تو ہر روز چہ بس می کند آں مقدار بے نامہ نہ بیچتے برساندہ ازوے
 پر سید نہ بر آور و کردہ در خانہ آمدہ خود فرستادند و شیخ فرمود گئے آں قدر روزیہ از ما بستان و آب
 جون بخورہ فرمودند روزے در غیثات ہر آتش گرفت ایام تہذیب بالا باہام میان آفتاب ایستادہ پائے
 برینہ طاقت ہر ماہ آں زمان بود کہ آتش فرود داشت خواہ اقبال خلیفہ فرمودہ و خانہ را بشمار پس ہر خانہ
 دو گان تنگہ نقرہ و دو گان زلطام و یک سببے آب سرد ہر خانہ آتش سوختہ و خلق خانہ بجاہ و
 مضطر حیران ہمیں میلان نگاہہ خواہ طعام و سببے آب سرد فرستادہ شیخ رسیدہ و خند نقرہ و زلہ
 از جہیز نیم می گشتند لیکہ چہرے فاض ماندی دوزلہ براسے طعام تمام روز باہم خلق خانہ کفایت کند و آب
 سببے سرد در آں چنان وقت نیک خریز باشد و فرمودند شیخ می گفت وقتی ملے نیک عزیز مقدار پسر

ملک استوار می دارد یعنی پیش نہیں کرتی ہے۔ نہ دیکھتا ہوں کہ ہم سے کچھ مختلف ماہ بہ ماہ ۱۲۷۱ھ ایام تہذیب ہر ہر ہر
 شے یعنی دو تنگہ میں تمام فروری سالان سے بیگڑ جواتے تھے۔

حکایت خواجه ابوتراب بخشی

خواجه ابوتراب بخشی مدینه در راهی می گذشت شخصی گاومیش خود را گم کرده بود و تنهاییان راه شیخ را یافت گفت گاومیش مرا تو بردی و مردم صوفی را اعتباری و تاملی و فطری در حوادث برضلع تعالی و تماشا و متع باشد هیچ جوایش نمی دهد رویش می بیند و تامل می کند که چون آن مرد شیخ را متامل دید دانست پس در دواست و دوا که کشید بر پشت مبارک زدن گرفت و شیخ می خندید هیچ جواب نمی گفت او زیاد تر در گمان می افتاد که اگر در دوا نیست منجر و سال چو می نماید تا آنکه بقا و دوا را بر پشت مبارک زد و بهرین میان مردی که گذشت دید خواجه ابوتراب است دوا را آمد بر او و گفت ای عزیز من ای حق این خواجه ابوتراب بخشی است چه نیکنی چون آن مرد نام شیخ تنبیه ایشان شد بعد از این آمد شیخ فرمود آنچه تو کردی از تو تراستیم از خدا دانستیم از تو خوشنودم تو هیچ از آن من کردی آن مرد گفت اگر شیخ در خانه من میاید و طعام من بخورد من چه کنم که شیخ از من خوشتر دواست قبول کرد بخانه رفت نان سپید و بیند پیش آورد نفس خدمت خواجه ابوتراب بخشی دوازده سال و یک ماه و چهار روز نان سپید و بیند داشت با نفس خود گفت ای نفس نان سپید و بیند را آنز کردی تا بقصد دوا را پشت بخوردی تو خداوند باز اندیش هر یک که آنز و سه دیگر کنی این مقدار ملاکشی آن گاه ترا آنز و سه تو پند

حکایت خواجه سلطان ابراهیم بن ادم

خواجه فرمود که سلطان ابراهیم بن ادم با قاطع در شهر می آمد امیر قاطع با قاطع شهر گفت که با سلطان ابراهیم بن ادم است او هر طریقی که از فرستاد شخص سلطان مگر میخورد پانه پوس کند سلطان بزرگم زنده در بر کرده و سر گرد آورده و فراموشه سوگرد آورده می آمد ترک بچه هم از کسان او که بطلب او بر او آمده است از شیخ پرسید که سلطان ابراهیم بن ادم کی باست سلطان الا و لیا فرمود چه جوابی کرد آن حکم بکار ترین بندگان خدا ما دوا بترین ایشان محمد را این مرد غضب کرد گفت همچو توئی سلطان ابراهیم را که او این چنین و چنین می گوئی چایک بر آورد آن قدر که توانست بر پشتش می زد شخصی آشنا آمد و گفت ای غلام این سلطان ابراهیم است مرد با اعتماد و استغفار استاد سلطان فرمود مرا چایک بده زدی ترکیه باشد اکنون با سلطان که کز این فرید و ترقی شود او را دعا چه کنیم و از تو بفرم و سرودند سبحان الله چه ایام بود خواجه ابوتراب بخشی را چهره بر دوش و چهره در بر و سبزه بر کتف هر روز

نه متعین حق منت که بر می نه ضابطه حاکم تسلیم نه خدا بر منی من بماند

نه مزه با منی نه با منی نه با منی

می رود در دجله آب می آرد اینک ایام سلوک آقا در زمان ما هیچ وقتی میر نشود روزی در خلیج فارس خواستم که سودا گران چند پیشانی بر دوش گرفته بنشینم در خانه بنشینم فرودش گفتم بنشینم به او چنان ماند و روزه من می بیند که این مرد چه می کند بعد بعد بسیار بنشینم داد او را در پیش کردم و بنشینم در لباخ دو پیشانی دادم و گفتم شور باده خلع گرد آید من بطریق تماشایی در پیش شد خلق و عجب سبحان الله این چه پیشانی است مقصود هجوم دانی گری نیست باز گردان کار ششم و دیگر فرمودند بعد بعد در مسجد بودیم با بان باریه من تا قریب نماز دیگر هم در مسجد بودیم بیکان بروں آمدیم دیدم که در جنت در ویشی شبیهان نام شکوه در ده و طاقیه بر سر میباشی بایک کلاه در بر دوش است آفتاب نشست است جو آن چندین از او گذشته اند این نشست می خندم و گفت ایشان که می روند به پیشانی دیدم که اینک چهره نیست چه چهره است اکنون تو چه نیکی من گفتم کجاست و کجا حدیث عشق زدن می آمد و این بیت با خود لقمه جلیت

بے معنی شبیه خواجه کور غم خود گویم

من گریم و او خنده و تناس و تناس او

تعارف من او را بخشش آمد گفت بیانش با او زمانه بنشینم آن سحر کار قاضی بین القضاات به محمد خالی ببارت گفت اند و بدل می گذارند می نسوزانند بلباس عبادت اینک می گفت فرمودند استادن خواهر در بیان رفت بودم از بیانه می آیم سلطان فرمود و در تلبس بنگار رفت است خلق از جبر جنس غلام می کند از دور دیدم جویسته چند اند سوار و جان شبیهان بر دوش میباشی این جوانان شبیهان را بچایک سخت می زدند من نزدیک شدم شناختم بمان شبیهان است آن سواران را دیدم که آشفته بودند بعد از اسب فرود آمدند با ملاقات کردند پرسیدم که این مرد ویش را چرا می زند گفتند مندم از شما بفرموده آن چه اومی گوید شما شکم او را بیده خواستم تا از آن باز دارم طرف من تیز دید بنشین اگر تو مرا تقریبی کردی من ندانم تو دانی من هم با خود گفتم بعد از آن باز نزد رفتم و در ایستادم تظاره می کرد ایشان می زدند تا آنکه دیدم مرا بیکدی می نمودند من که ششم نمی دانم تا چه قدر دگر زدند و الله اعلم

بعد از آن سخن ذکر کرد در باب رعایت کسان و ملازمان و متعلقان پیر افتاد فرمودند رعایت ایشان و در لقمه غلیم و نری تمام دارد که ماکر این دولت دست نادانستان بر کار بر خوراد و نقد می باشد کرد

و علم دولت او بر آید و میان یاران شیخ نظام الدین رعایت که خواهد ما از آن متعلقان شیخ میکرو یاری دهم
 میکرو و جفا و تضار یاران آنچه او کشید و یاری توانست و میان همه یاران جز علم دولت خواجها بر نیامد جز علم
 او ثابت گشت و میان خلق غرور و نسل او جنت نشد روزی خود حکایت میفرمود روزی در او ده سن
 میزدی مطلب شیخ نظام الدین در هوا کوئی نیک گشت و مشوق او برنگی را نه او ده تا پنجاه پخته دیدم روزی
 با پنجاه روز حسن گفت ایس با پنجاه جزو لانا محمود او می نیاید دست نمیدخواه میگویی بر من آمد و گفت ایس با پنجاه
 پراست من بهان من تیران مانده که با پنجاه می گویند بهان من کنای بود هر بار من مدی طلبیده او
 همان کتاب بدست کردم در خانه او رفتم پیش و را و نشستم آن مرد شنید که مولانا محمود آمده است حیران گشت
 مانده پیش و من او چگونه آمده است دوا آمد ملاقات کرد آن کتاب بدست او دادم حیران تر شد گفت
 بچندین آند و طلبیدم ندانم از هر چه بدست خود بدست خویش آورد و غفتم لبایچه که تو بپخته بودی پیرو
 رفته بودی مرا به و بر کتاب لیسان فی الحال با پنجاه آید مرا داد در خانه آورد من هم میزدی آهراز
 من بر فرمودند و بعد از علم و عصر چند کیان کیاں بوده اند هیچ چیز بلکه بالاتر از و اما علم دولت کسی بر
 نیاید نیز از آن صید و حکایت کرد که روزی نفس خواجها بر بنده مقدار وقت گفتن کلمه سبحان الله و
 خاست بر آید تجد کمالی کرد خواجها بنمود باز آمد ایشان عجیب قوی اند شب و روز در گرد کار خوش باشد
 هر چه ایشان را پیش آید تا کل در قول و فعل و لبش گندیم از خود دانند در ماکل و شاربش
 تصفیه کردیم از خود دانست که یک قدر آب بر سه روز یادش خورده شده است سوخته خورده
 شش ماه و در بعضی کتب سلوک می نویسد یک سال نفس خود را آب نهیم آن روز رسید
 که نفس ما آب و در رفت و در گورستان گشتم شسته بود در خاطرش آمد زبانه کار که نه امر التوفیق
 و او بر آید یک قدر آب که بهیچ آن وقت خاستن مقدار که سبحان الله که بی کرد چندین
 گاه آب ترک آوردم اعزانی اعوری شتر سوار پیدا شد بآزید بنور باطن دانست که ایس مرد
 یک مقابله حق است بر زمین اشارت کرد پانچای شتر او بگیر و زمین پانچای شتر گرفت آن مرد
 عربی بازید را گفت است طیفور و مرا که است خود میمانی یک چشمه که بسته ام بخوابم کساد تر ابطا
 فرود خواهم برد ایس گفت و شتر از و وال و گفت ایس دم بر مفصل کرده بودم مرا خدای گفت
 با نیزید را نظر بر خود افتاده است او را در یاب فرمودند خواجها ابو سعید ابو الحیر و شتر در آمد
 بر دروازه آن شهر و چون او را دید بنور باطن شناخت که ایس شهر و ولایت ایس و پوزان است پیش او

سکه با پنجاه اسکوتن من با هم کجا بود بالا پیش او قیام می نمودن آنجا که ایس که در دمی مانده گفته بود که کجا نام حضرت
 بنده کار دین به

او آمد و گفت خواجها اگر اشارت شود در شهر شما در آیم دیوانه گفت با ابو سعید در آئی بشرط آنکه خیانت نکنی
 شیخ در دل رفت ناگاه ظالمی مسکین ظلمی میکرو خواجها ابو سعید خاطر داشت تا ظلم از و دفع شود بعد آن
 یاد آورد که من گفته بودم که خیانت نکنم و در ولایت او خیانت افتاد بروم هم از و عذر خواهم باز بر
 دیوانه آمد دیوانه گفت ابو سعید او ایچ در ولایت ما خیانت کردی گفت آری بخت شده باشد گفت
 بختشم اختیار بدست تست بر حیات زلم یا بر ایات ابو سعید بلزید گفت بر ایان زمار و جازا کرد ای گفت
 سر روز صلت یا گم گفت صلت دائم آمد سر روز مرا تبه بود سیوم روز جال بخت سپرد

روز سه شنبه غره ما و مبارک رمضان

ذکر می در بیان ایس حدیث بود چون رسول الله و سفر رفتی ایس دعا خواندی الله فم ائت القاضی
 فی الشقیه و الخلیفه فی الامم و الا لکین تو یاری در سفر رفتی ربیع و خلیفه و اهل دوله منی باقی بعد مای ما را
 شودی خانی است ترا شود و بر دوام است هم با مای در سفر و هم با اهل یقی بعد ما بر که بعد کسی باقی مانده اطلاق لفظ
 میخیز بروی دست آید فرمودند ما بعضی مردان بر سیده بودند که در اجازت نامه فتح الاسلام نظام الدین که برای
 مولانا محی الدین کاشانه بنشسته بودند و آن شرانکه ذکر می بود آن حضرت خدا فم ائت القاضی خلیفه
 علی المسلمین خدا را خلیفه گفتن چه منی دارد یعنی که در حدیث است که تو دانی و باقی بعد مای با مانت و بدایت
 خلق اگر تو بر شتر است که بنشسته ام با منی از جنت من بهجای من با منی بر آید و بدایت خلق
 خلق و الا فو ثابت و محقق است که خدای باقی بعد من برای بدایت و دعوت ایشان موی خویش است بعد از بدایت
 یاری به بدایت و بدایت از شتر و از بدایت که در و در مانع است و اگر نه پارس آمده شدی کمتر من بنده گان مرده است
 بدایت و در هر گاهی هزار بند از بدایت پس زبیر گرم روی بند شکر میباید بدایت بدایت گفت آری و لیکن ایس تعلیم
 کسی نیست امر و خدا را طلبیده راضی آمدن او با علم و اما اگر مردی دل باز مرده و او میباید سر چیده که او باندیدند
 و هیچ کسی از دی راضی نمی باشد او بکنند باز و دل خویش همان بلای یا بد و فرمودند و البته او والد و چون بدیش
 کرده بود و اصل معلوم دوام دلی من و بدایت شدن من یک ساعت دانی بود تا آنکه گدیش خواجها که فرمودند والد و
 مولانا محی الدین مازی برای مولانا دختر برادر خود گفته بودند بعد از آن که مولانا پیوند کرد مولانا بوقتی و کاری شغل شد
 از طرف دختر تجد کردن گرفت بنشسته آمد که ایس کار بکنید یا ما را اجازت باشد بجای دیگر دیم و آمده مولانا گفت اگر
 ایس کار کنی من از تو راضی نیستم مولانا در مانده شد و گفت پیش نیست شیخ بروم تو از جنت من عذر داری شغل
 بدایت یعنی با منی طاف با خود فرود و علت آن شغل بر دوام بود و بر تو را بر سه شنبه و در هر روز و ملا می

روز شنبه سوم ماه رمضان مبارک

روز شنبه سوم ماه مذکور وقت داشت و گری و در بیان مراتب حدث طاعت کوکال بود فرمودند و آنچه ابوعلی سینا
 چهار سال و چهار ماه شد چو در میان مسلم آورد که در اول روز و در سحر آید مسلم نزدیک کند بنشیند و در آن سحر چای
 نخورد بوده است ششست پیش استاده چهارصد نخه شنبه دوم روز دهم که در میان چهارصد نفر در کنگه خطائی انداختی
 و در گفتی مسلم و در جریان ماند گفت نوکی خواندی و کی یاد کردی گفت وینه روز بخودت شما بوده ام ایشان خواندن
 شنیدم تمام تختها را یاد شد مسلم بخاست و برضا برفت که اینچنین گفته را دوست منابذ گفت که او را و شمر من
 عطلی کسی کند حکایت بهیمن گفتند ابوعلی باید گفت حکایت برین حدیث میکنند ما در میان بر حکایتان ایشان چنین
 کسی را دوست دارند بهیمن تعلیم خوانند که در میان این معنی شنید بوعلی را بر حکایتان و در میان سیر و نزدیک شهر ایشان
 رسیدند بدو ملاقات راه فرود رفتی غلبه خواب رفت و بوعلی در میان وقت نشست بود و بگویی از شهر بیرون
 آمدند بگویی بسیار است دوم کبیا میان خویش خوانند که بگویی در علم خویش گویند کی گفت ایشان نشستند
 دومی گفت بکی در خواب و دومی کوک است از که نهان میکنی با خود نشست علم بسیار کبیا بیان کردند ابوعلی
 یاد گرفت چو در بیدار شد گفت ای در باز کرد که مطلب خویش با منم گفت ای بسیار که با منی گفت و دومی
 اینجا حکایت میکردند از کبیا و بسیار هم بیان در با منم گفت برین سر صحبت چگونه باشد گفت اگر استوار میشدی
 استیمن من گیرم استیمن بر این گرفت ابوعلی غایب شد باز آمد گفت ای بسیار است گفت کبیا بیست گفت
 بیشتر شو گنجایی بهیمن ترا کبیا هم می نمایم نخه سخن در رعایت مریدان یک پسر در میان خویش افتاده بود فرمودند
 سلطان طاهر الدین روزی بر ملک کمال الدین گرگ که مقلع جانور بود و از جهت او متصرف کار میکرد و فرمود ما بخوابیم
 چشما می متصرف جانور کشیم گفت ای پسر بادشاه است بر چه فرمود کسی را بطلب تا بفرستم ششخته را طبع
 فرزانی بدینش را و چند ستری تو قیچ هم فرست که چشم فلاں بکشند آن مرد در جالور آمد متصرف بر آن آمد و طبع کزوان
 بادشاه را آمد است که در طعام و آب و خزان خورد و کار داد که در آن فرمان مسطور بود و نهادند و رسانید این مرد خواست
 که بر آنچه برده است بکند ناگاه نظر بر سر او افتاد که طایفه پوشیده است و نه بر اهل ملی را عادت بودی که طایفه
 تا آنکه هر یک می نشوند بر سر نهند و کار خراسانیان این سبب را از شهر بارند تا نمایا بر سر و سر مخلوق در پشانی باشد
 خویش روز و شب باشند خلق بر طایفه در بر شد چو این طایفه دید متامل شد که این طایفه از آن کیست نمایا که از آن شیخ
 نظام الدین باشد و او هم بودند بر شیخ داشت که من آن را که طایفه شیخ بر سر او باشد مطلقا و این کار که منم متصرف
 طایفه این خلعت و دیگر جفته است نزد من مدینه بخا و علی را بگویم برود دست و منی داده و در ده نام نظام است

آن مرد را و خانه خویش و در دهانی بسیار داده بودی اگر در بر برانی و بکنند آن مرد بیک مقامی نماید متصرف بر سید
 که تو بر شامی گفت بر تر طایفه کیست گفت آن شیخ است تو قیچ کشید و فرمود که صورت حال بر یکدست است و شکی نیست
 میران ماند گفت بیرون آتی جای بیست آنچه فراموش کنم باز گفت اگر بر سر تو طایفه شیخ است من این کار کرد و نه
 نام گفت جای رعایت نیست بر خضر بر آنچه فرمود بادشاه است بکن با ما بجا میری و دیوان بادشاه و فرزان طائی
 را آنچه من بود که یک خطه تامل باشد بر با چه خان و مان را قاریت حاصل بنیاد آن مرد خواب شود گفت هر چه شود
 گوشت و من بر تو چنین کنم یا ترا هم در حضرت بر من بنی دینی از انظار دال شدند دید میان سلطان طاهر الدین
 روزی بر ملک کمال الدین گفت که در خاطر من می آید چه عجب کاری باشد که اگر بشنویم بجا چه کشیده باشد زیرا چه
 آید پی به یکدیگر هیچ خطا نکرده است چه آن کار شده باشد ملک کمال الدین گفت احتمال دارد که در فرزان بادشاه
 آمده رود آن کابنی شبیه شده باشد آن مرد امر و را فرمود ابی شیهه یا ما آن مرد و آن متصرف اول شیخ آمد گفت
 شش شیخ گفتند شیخ اینما است شبیه یک شش شد فرمود بهیمن ششها را تو خواند شیخ فخر خواند و دگر ایشان نشان
 ن کرد ملک کمال الدین پیش بادشاه بیرون آمد متصرف ای آمدن آن مرد نشست است ناگاه دید بر او پدید آمدند ملک
 مان الدین دکان بر بادشاه رفت گفت که است بادشاه ظاهر شد آن مرد را سلامت آورد بادشاه طبعید کفایت نام
 گفتند بادشاه خوش شد متصرف را جامه و او هم به بنال آن کار فرستاد و آن آن شکری زیادت کرد و دگر دگر و در باب
 تعین و تعلیم بر بود فرمودند تا بهر تیر آنچه شیخ تعین و تعلیم کند اندک داند و بدان اتفاقات کند زیرا چه شاید چیزی
 غلبه باشد و در هم او خبر نماید بدین ملائکه کند آن دوی بر دینی عظیم شود و خسرانی تمام پیدا شود روزی بنده خود
 مرا تیر خوش تعین کرده بود من کوک بوده ام من نعم نکردم و هیچ اتفاقی نکردم از پلوس شیخ بازگشته در خانه می نماز
 ناگاه خوابم و در خواب از زبان مولانا بران الدین غریب بود مر احاطات شد بر من گفت خود مولانا محمود الدین مولانا
 بران الدین غریب بنگلی خوابم و در خواب از زبان مولانا محمود بگفتند و در باب لطیفه محرابی و مسائل عظیم کرده است گفتند
 بیست گفت آنچه بر من گفته بود چه می دانم آنست من گفته شد گفت سمان اشترایس و با چندین جزو تعلیم
 کرده و ملا از آن خبری نیست رفتم و خانه آمدم آنرا در مل آوردم سمان اشترایس بیان کنم غفلت مرا تیر او را هر چه دیدم
 در انتم نام و در هم بدلت مرا تیر شیخ بود تو سخن و بیان اهل خلفا هاسی افتاد فرمودند بهیمن متصرف علی سجاد پسر
 عبد اشترین هاس و او را بر امیر المومنین علی آورد امیر المومنین علی او را بوالا ملک گفت که در او را بیعت پسر
 بوده اند خلق را بختی بیست بر یک پسر خویش کنایندی سه پسر او بدرین عاونه تلف شده و در بیم نام پسر ی و خلق
 در کوه بر او بیست کرده بودند چو بیست او فاش شد او را گفتند بر ابو العباس مقلع و جعفر و العقی آوردند و در کوه

اگر کسی در فرستادن بدین عبارت پرسیدند که اگر مردی بیسر و سر است او برادر یک زاده بدست بدو دهند یا برادر یک
زاده مادر او بگویند بر برادر که زاده مادر است او را بدینند بر سطح بیعت شد و علی سجاد را با بیانی بود برادر و دست
مخل داشت بر شش بر سر بر دختی یک دو گانه از دی سجاد او را از آن گویند و او را معلوم بود که غلامی باشد بفرستادن
امین و علی شخص ملک مادر او باز کرد و گام از بر آید خلق در موسم کینه آمد صفت او مسلم بسیار شنید و خون کلاواز
شیده ایشان بود یعنی اگر زنده زاده آن خون کلاواست و یعنی گویند کیزیک باشم که با خبرید و بدو گفت ای غلام مراد
چون از خیمه ایشان بود او مسلم را علی سجاد بخشید چون علی سجاد او را دید بفرست معلوم کرد که کجا بر دست کرد و کجا
تا بر آید او را و حال اینکار فرستاد و در جای بام خود در جایی بام دیگر یکشت خیمه بیعت برانیدیم میکانید چون بیعت
برایم فاش شد برایم را کشتند شنید و بیعت بر سطح شد برادر که از مادر زاده برایم مقتول بود و از مصیبت
او مسلم جاسه سیاه پوشید و مروانیان خواستند آن کسانی را که بیعت بر برابریم کرده بودند بگیرند بکشند و دیگران
گفتند جانی از هر قبیل و هر دوی بیایدی از آن او مسلم بیرون آمد کار از منقلب گذشت مروانیان همه کشته شدند و در
بسطح با آن قدر گرفت سفاح را که کتاف گویند از آن است کثرت منج و داسه بنی آسید چنین گویند که در آن روز
سران بنی اسیر در ریخ او آمده پس با خلق سیاه از آن روز شد ایشان جاسه مصیبت پوشیدند و آن برایشان سرک
آید جاسه خلافت بهمین ملک سیاه کرده بدیند و در پیشین فکری در تائیر سحر بخورند و در رسول شد میگوید استخمش ای
اشرف ثابت کائنات برای مراد آن خانه یعنی در بی کشته نزدیک و زاده بر او یکبار کرده دیدم که او کجا به جاده نقش
بیشتر از بر روی آن کشیده بود و بعد از آن از بر روی بی نصیبت باز اندم و یکبار در دخیله و شیرخان کرده بودند
برای خدمت شیخ نظام الدین هم کرده بودند از خدمت شیخ خواب و غور بکلی رفته بودند آنکه روزی داند و این
آه و روی شیخ دید شناخت که شیخ را سحر کرده اند بیرون آمد بر او اقبال گفت که سخن است منی تو نام گفت گفت
گویند گفت شیخ را سحر کرده اند گفت اگر کرده اند بکشید گفت نیکو اند رفت کرد و فاقه گفت محله سنا و زمین را
بودی که گفت اینجا بجا دیکه گفت که کرده بروی آمد بنی اجریشم و بر پیلو و بدست و بر بار تمام مفاصل او سوزن فلانید
بودند خدمت خواهد را بر دزدان چون استاده کرده اند تا سحر شوی نماند و بر سر سوزنی که از محل جدا میکنند چیزی
می خواند و آن گره را کشاد و سوزن را بری آورده بعد از آن شیخ بر زنج خویش باز آمد آن مرد گفت اگر زبان شود
سکه بسته بود ۳۰ سکه یعنی از او است ۱۰ سکه یعنی رنگ کوسا و باشد ۱۰ سکه کرده یعنی نماند فغان آن نخل سرود که در
بار جلبد با بند و بر کافه که در آن هفته عشاء و عصر برات سوزن شده باشند مانند آن سوزن با طبع نقش بر کافه دیگر نشیند
آن کافه سوزن رده ریزه و گویند از بیفت الفت
و نیز احتمال دارد که این نقش مثل آخو گره باشد که یعنی دست و پا یعنی مقدر است ۵۰

[illegible]

که بدین توره نهای دشمن تر نیاید که بتو کنی سانه گفتن آمده رادف کند یا نه آمده را گفت نه آمده را گفت نه آمده را نه
 آمده است برای این چیزها بخود گیرم مرا چه گفت کند آن روز که اجل رسد سرود و با شکم و درمیرم پس فاده
 من ازین صیت گفت من آمده شمرنده بشوم ازین چیزی بشناس گفت سرودم از آنجا چشم کشی و از نظر فای
 شوی ترا اعتقاد بسیار نه اگر آن سرود چشم کشی میان ایشان برای ایشان ترانه بیند و تو عذر بکایت ایشان
 بشنوی به ایشان بگوی ایشان ترا سخت معقه شوند کار تو بیشتر شود و هر سلوک گردد گفت بگو میگویی ما این چنین کسی
 باند و نایم اما میان ما قانونی است که اگر بخوایم بر بکایت کسی اطلاع یابیم بدل خویش باز نایم هر چه دل مانگوید
 همان کنیم و همان باشد که دل گفته باشد گفت بله این قبول کن و اگر نه من خجل باز میروم بر شما جاری و فریادند
 اگر چیزی برای اسبابستانی ایشان را حلی باشد گفت آنکه چندین سال تن خویش کسب کرد و داد و دهان کرد و زنگ
 داد و اینقدر دوست که او را بر اندام خود نشد آنچه خود را بداد آنچه خود را بگذرد و درین مانده دوم بار و باز آواز کرد
 نمی گفتن که دوست از اینچ قبول نخواهد کرد و باز گفت شمشب نهامی باشد و گفت خود درون می برید و زود
 بیرون می آری و از بیرون درون می برید اینقدر باشد که کشت خود باید خود قرار شود و خود درون رود گفتن
 در کشت و قطع قابل دل را بجوم زبان کار است یا سودمند گفت زبانه کار گفتن دیدی چیزی که بر در است
 دیدم بسیار خلق پیش در شسته اند گفت ایشان این نه دیده اند که کشت خودی آید و خود میروند و این هم این هم است
 و اگر بداند این سینه را مرا نفس زدن و شوار شود آنکه چرا آن که آنجا زبان کارین باشد زیارت شود شکسته
 دل شده آواز کرد و بشنود و در آمده ام خجل شده میروم از آن باقی قبول نکردی گفتن چرا خجل میشوی هر چه کنی همه
 بگو گفتی اما آنچه کار نیاید برای آن دست فرزند که کم و زیادتی چه کار آید بر دست او چیزی خورده و دم گفت مارا
 برین چیزی اخیلاج نیست گفتن میدانم اما از آن ما است بشناس اند و این در گره بست بعد از آن یک اندک است
 او و دم به جرک است و گفت این را من تمام خواهم خورد و بر چشم و دشت و آواز و بل فکر گرفت پیشانی بر آفتاب
 در نهاد آن کجی شکسته بود به با اگر است و دوا کرد و در رفت باز گفت استاد برین آمد گفت من میروم خجل
 شده میروم ایشان را قبول نکردی از دور آمده بودم مخصوص بر تو آمده ام گفتن سلامت بر تو آنچه مرا بدان امتیاج باشد بخور
 به هم رفت باز آمد گفت بکاسه هم بر تو خواهم آمد گفتن بیانی بار قدیست باز آمد گفت نام ما را دواست گفتن نام چیست
 گفت یار کنده ای اگر کسی نام من بشنوی بدانی آن نام از آن وقت باز نیاید حاضر بود گفت آری میان جو حیان
 نام ما را کنده ای هست نیک او را اعتبار می کنند و میان ایشان منظم است فرموده آری در زمین کشتنی باشد
 بادشاه گفتن روزی او را گرفت گردن زوناگاه و بدند جامه سبید پوشیده و در بازار میگرد و باز گرفته بودند

له کات فلک

این بار در میان جاسی انداخت پر سنگ کرد و باز زین هوا کرد و باز بدند با چند جوی که یک کمان در بازار میگرد و باز
 گرفته شد بزرگ و گوی او بستند در آب لکنتی غرق کردند باز بدند که پیش در بادشاه بروی مرا قبه
 شسته بر هر دوسری بر دو پاشمش است باز بدند این بار جامه داد او را و انظیم کرد و مذرت فرمود نیک کرد و باز
 داشت اما برین که آمده بود جوان سوزانی ساله و دو فرمودند که یک دوی دیگر هم در خانه دبی کنند نزدیک دروازه
 آن آمده بودند یکی جوان سبزه رنگ سر و بارینه انداز رنگی آمد شمش و گفت بار شما عبد الفقار کی شست
 ان گویا دو چیز می داشت یعنی سیمیا و نیزه بسیار جد کرد که چیزی ازین دو چیز بشناس گفتن مرا بکار نیاید برگزینا
 لر گفتار او را باز گردانم هاجر گفتن ام از آن آن بوی مکر شود و این نیزه را می در صحن خانه می گشت و میگفت
 راجه از خود و میرانی جانی سرگردان ماست گفتن در امان خدا چیزیکه مرا بکار نیاید برای چیست نام او هم گریست
 در آنجا نهاد پیشانی سود باز گشت

روز شنبه پنجم ماه رمضان المبارک

ز شنبه پنجم ماه مذکور وقت داشت زکری در باب تعین یا شتر و اهب دستور و شرب و روی مبارک بجانب
 بن صیفت آورده و فرمودند و در نقی باری مین و در نظر آمده است پیشانی بزمی ادب سودم عرضه داشتم گفتن
 پس زمان و نظر نیاده فرمودند و مرا نیزه یاد می آید لایم این معنی حکایت کرده سله الله تعالی که روزی با یزید
 و خوشتر بری کرده بود خلق گفت زبی ظالم که بار و دشمن بر کجی کرده است با یزید گفت یک نظری بجانب
 آن شتر گنبد دیدند بار و دو است شتر خالی میروند و همان مردان دو بدند با افتادند شیخ فرمود و همان شد و مردم
 اند همان ساعت مرا ظالم و جا بر میگوند جان ساعت پائی می گفتند و قبله میسازند نخی نخی و زیارت نگاه است
 و ملی بود فرمودند قدیم الایام بود ملی زیارت نگاه باب بسیار بود بعد از ملی که سلطان محمد خلق کرد و آن زیارتها
 بطی معنی شد چیز زیارت شیخ الاسلام قطب الدین و خدمت شیخ الاسلام نظام الدین و چند سیری که در پیش است
 ناگاه دیگر شیخ زیارت گاسه بکلی نماند هم از بنیاد باب عظمت حظه شیخ الاسلام بر آن چشمتان شیخ قطب الدین
 بود فرمودند بهیچ که خداوند تعالی و آن گورخانه است جای دیگر در نظر نیاده است و آن حظه و شیخ و دخی خالی از
 کسی نباشد چندین سال قصد کردم که اول زیارت من کنم برای این معنی شب هم در در حظه اندام آخر شب آمدم
 می بهیچ گلی تازه کسی انداخته زنده است شیخ و دخی آن تربت را خالی نیافتم و اگر این زمان که سر بر خواب است البته
 آفتاب که باشد اگر کسی اعتبار کند آنچه بنشیند آن مقداری از شب او را بدند که روزگار او بگذرد و فرمودند
 زیارت شیخ صلاح الدین قدیم الایام بود و حظه او گفتند و عمارتی بود و خواهم سراسر می برید او بود و خواهد یعقوب

بود گفت کنان و هر که رسید و طالب دار مساک بود نگاه آن ولد و یافت برای امتحان از بصورتی تقرب کرد و
آن کار یافت و او کبیرا داشت هجای شسته کبیرا که در کینرکان با خیریه با ایشان بجمع مشغول شده و آنجا بلای خیا
نهاد شهری زنگی شد رای شهر جان جوی شد و آن مرد در طلب او گشت کنان و آن شهر رسید و که آنجا همای
و جنگ بود و بنوقت آبادانی از کجا شد بهر کسی میسر رسید گفتند چند گاه است اینجا آبادانی شده است بر سیدای
ای مقام گشت گفتند رای این مقام این چنین مرصه است و این طبع دارد و هم بر طبع دارد و آن جوی گیلان بود
گر و آنجا مساک دست آمد که طالب آن بود برای امتحان از بصورتی تقرب کرد و لذت این کار و ادایای گریز
و کبیرا خود داشت برای راخن برست خود کینرکان با خیریه داد و لذت آن گرفت هم آنجا ماند ساکن شد شهر سکه
کرد و نوبی او را به این جوی جوی که پیش او بود و میگوید که پیش او رفتی بکنند ایشان ساعت گفت هم بر این جوی
ناشای چنین ایشان گفتند از آنچه بود بر گشت میان مشغله و از آن کینه برید و چنان کردند و پیشین و برود و چنان
روی او بد شناخت که بواسطه آنجا نام قصه و در پیشتر شد یک جلد زبان خوش خواند بران سخن و بیست جای
مروی را که هر دو جان بیکبار هر یک گذارد و مقصود خود یافت و بران قرار گرفت و از شناخت که این همان باروست
تمام ملک گذاشت و او بیرون آمد هم برسم تقدیر خویش باز آمد یک پسر زاده بود آن پسر را برادر برادران یافت
این پسر هم در میان نباشد طبع غم خویش تعلقی بای گریه نباشد و رفتند در جنگ شمشیر آن جوی در آنجا خویش شد
آن پسر گفت مرا قضای حاجت است آن دوم را بخود گفت این را بهر دو گوشه رفت اگر تو در قضای حاجت شستی
من گردن دهره ترا می شکم و از خوف و شست باز آمد بعد ساخته بر پدر گفت که مرا قضای حاجت است باز آن
را گفت که ای را بهر او بردهاں نوع ترساید و بغیر قضای حاجت آورد باز گفت مرا قضای حاجت است پدر گفت
میگویم ای را بهر برترقان باز رفت برتر قاید آمد بعد ساخته از آنجا روان شو آن جوی گفت پسر من کجا
گفت تو گفتی که برترقان من تر قاید گفت تو خواستی که یک تعلق از آن من برو آن هم برود خوب کردی بیا اکنون
بیا غم شده و کجا خویش بشم بر حالت قدیم باز آنم و فرمودند بلا و عظیم برابر آنم شمشیر نبود که پسر است و بیکن ملا عظیم
آن بود که از دست خطاب می آمد که فرمودند دست گرفتی اگر چه دوست گرفتی بره یافت کن و دزدانی را گردان رسان
این شسته فرمودند که ردی و مجلس من و باری چند عزیز کجا بودیم چنانکه مرلا ما را الله بن و سید شرف الدین کینه طبع
این بیت خواند بیت اتفاقم پسر کوی کس افتاده است که در آن کوی چمن گشته بنه افتاده است و سید
شرف الدین گفت میگویم که تجلیات که نیست فرمودند اخلاص کرده اند که فریج الله شمشیر بود و اسحاق فرمودند
و شمس الدین العرب است مولود از آنجا است و فشا او و ما نخواست و بود او و ما نخواست و پس برین سینه که
شمس الدین است و در تاریخ می نویسد که در آغاز جوانی بود و یک خواصورت بود و غل کرده و موهاش و دراز داشت و

و گوشت داشت که پسر من باری میگوید بر سیدی تنگ سوار پیش بر اینم گشت دل اید اینم سوی او میل کرد و
ایم که کار شد و آن بنده آمد و قول رسول شد تا این بنده پیشین و بل برین گشت که شمشیر است زیرا چه رسول الله
از فرزندان شمشیر است از فرزندان اسحاق و فریج دوم و والد رسول شد است عبد الله شمس الدین که در آنجا خانه کعبه
مرتب کردند و ذکر کرده بود که خوب تر پس این خویش پیش در کعبه خرم سوره و بنی عبادت کرد و در میان انداخت
جانب کعبه بر دو گاه دست انداخت و فریج کند فریج کرد و از آن کس سنت می انداخت که است پسر خود و فریج خواهد کرد و گفت
که که در راه ام یکم گفتند بر دویم بر کاس هر چه او میگوید بکنیم کاس گفت قدیم بهر سید گفتند چه درم فریج آورد و بر یک
کاغذی نام عبد الله شمس الدین و بر کاغذ دوم نام شمس الدین نام عبد الله شمس الدین می دید یک شتری جلوس
تا آنکه بعد از این چنین نام عبد الله شمس الدین می آمد و بعد از این نام عبد الله شمس الدین
کرد و شمس الدین شمس الدین که شد که شمس الدین خود و تاریخ می نویسد که کینرکان بود که هیچ برنده بر و در است نه شمس
و به و شمس الدین شمس الدین که شد که شمس الدین خود و تاریخ می نویسد که کینرکان بود که هیچ برنده بر و در است نه شمس
در باب بیوفائی است اینجا بهر خویش شمس الدین شمس الدین که شد که شمس الدین خود و تاریخ می نویسد که کینرکان بود که هیچ برنده بر و در است نه شمس
بعد از آنکه از فرزندان او خواند که در وقت کار طلب بر بایستند غله کرده باشد خواهد او مد که مانع شمس بود و مصلحت
با مردان کرده است بر یک را دگری کرده است و آنچه گفته بهر بجزیه خویش گفت است همان است که او گفته است
و بنده شتری خواهد او مد و در خواند نیست شمس
از خلق جان که گریه در کعبه فقیر خانه گیر
و ستاره زنگ بر پیش خورشید انگاه همه مدبناهند
کنون ز پله قبول ایشان کو کرد بکار دست نوزان
در راه اگر ند جوی قد خواهد تو سمج و پیسیر
زنجیرش ز اهل اگر میبرد منگر شود و دقت گیرد
کار تو کرده و ند چه منگر شود او بر طعنه
گویی شد و کینرکان خربنده خد که شمس الدین
لطف شد کینرکان عیاش شد کاس فریج
بانی چه کاس کینرکان ساحر و خویش کینرکان
بر کردن خلق خود و دشمنی گویند که خواست شمس
فرزند علی و میر شمس لایحه هیچ خلق پیشیم
هم نام ز جنگ آرند نقد سوره بهر زده دارند
گویند که سوسپید باید گر باشد دل سیاه شاید
و انگو تر افتاد باشد آنم ز پله مراد باشد
خواه که کوام او گداری مالش بهر غما جوی
فهرار کند خاقان و باطل مانده خاقان تو
و خود تو حکیم خرب شمس گویند بهر شمس و ندنه
از رخت آتش باحت کافیت مقام صبح حیات
قد کرده و کاس نکات بود که ترش کینرکان
پایه گندم مراد سس گویند که خواست شمس
گویی و زان نگنده بردن از کینرکان شمس
بردار شد و باکم تذکره خود را می را شمس و خفسیر

نصاب شده که در نماز است هر روزی که کار سالیست
بروز ششمین کس و در است در نماز که این و در است
و حال شده که با و شام
سلطان و ساید خدایم

روز یکشنبه ششمین رمضان

روز یکشنبه ششمین ماه که وقت پاشت کتاب عزرات دست کمترین در حکایان او بود و فرمودند که ام کتاب است
بر دست قوم خدا ششمین عزرات است فرمودند و سید بیکار و ایتما است در این کتاب این کتاب کان روایات است و
او مولانا جمال الدین بر آن در سجده و قار و جاذب که آنجا آمد و در حکم بود و بنی گفتی و در پس کردی مرشد فیه بود
کتاب را با همانا تصنیف کرده است فرمودند و در با چه کتاب است که سید هجر العاق پر سید محمد باقر امام اعظم
گفت شنیده ام که تو احادیث جذباتی میکنی و مثل بر آن بودی میکنی ابوحنیفه گفت ای فرزند رسول الله که کتاب
را شنیده اند و شما چه میفرمایید تا بهتر است و باروزه سید گفت تا زمانه گفت ما را عیالش عفا صوم یکنونم و عفا
معلوه حدیث اگر عمل را می خود کنیم مگر آن گوئیم دوم سنی بخیر است یا برل سید گفت بول ما گفت اگر قول
بر آن خود بودی مخالف اصول میگفتم فصل در بول لازم تر بودی از سنی و سوم زن ضعیف یا و سید گفت
زن نام گفت مرد را و حصصی و بیم از میراث زن را یکی اگر برای خویش میگفتی ترینه فکس سید و بگویم این
فرمودند البته میان صوفیان منافره باشد تا آنکه گفته اند ما زالت الصوفیه بینه یا شرف و افاد اصطلاحا بلکه متا
صوفیان برای است تا بر یکی شخص و تحسین و مطلع از حال دیگری باشد و اگر حکم به بیت از کسی خلاف زن
در معاطی و در روشی او را تنبیه کنند تا از سر آن باز آید مقصود منافره ایشان معاذ الله مدی و عذرتی و کند
و در این قوم باشد ایشان را فیه آینه باشد هر چه در و سید و عیب می باشد بیداری آنکه کند ملک موث
آینه صوفی است هر چه در وی باشد پیدا آید چنانکه رسول الله سلم فرموده اند المؤمن مرآة المؤمن و لا تخفی
دین منی حکایت کرد که بنده خواجه حکایت میفرمودند روزی در امام جات شیخ شهاب الدین دجله شوی
بود خلق غرق شدن گرفت خانها خراب گشتن گرفت خلق فریاد گرفت پیش شیخ شهاب الدین آمدند شیخ خادم
را طلبید گفت در بستان بر در کناره دجله بر سر او در زن و بگو عید عمر سرور دس که باز کرد و با و رفت
و عالمی بر بر بود که امی آشکارا بر روی عالم پیدای آید و دم بگذرد آنکه بر دجله در زد و این سخن گفت چنانکه تیراز
شست با شوه دجله بنیان پلنه پس باز گشت و محل خود رفت گرفت این حکایت بخواجه ابوالطیث یانی رسید
و او در سر فرمود گفتونی برین معنون بخواب شیخ شنیده که مردان کرامت را بنیان کرده اند این آشکارا کردن
تا یقینی دادم ۱۳ ده مرتب تیره حسن است ۱۲

چه بود شیخ این کتاب خواند و کاغذ ابرو را نداشت و گفت ای سخن را آن عامی چه فهم کند سختی و کوری و فیض
شیخ او در روز و فرمود شیخ او در روز گوی بود و مردان داشت و از بر طایفه نشانی داده است و بیشتر سخن را با می
است و بعضی معنی هم دارد و در سخن بنده خواجه را می او بدو حق تمام میخواند و در با می او حد و است را در خوش
بر کن گردانید این سخت بهر سوی میکنی کرد و روز عمری چو گل بیاد و ای صدمه چون غنچه فراموش شود و من گردان
و این را با می خواند و گفته این از قبیل انقاس است یا آن مولانا بر بان اندین که خلفا او بودند و در چنانکه
ما زین الدین دوان با و سید نصیر الدین و یا سید چند دیگر خدمت حاضر بودند چون بیرون آمدند گفتند
اینا است این سخن را که بنده مولانا محمود و محمد که این از قبیل انقاس است و سچس و زیانست و فهم
نزد بودند که بنده کی خواجه میگفت که این را با می عوا از زبان خسر شنیده ام آن هم با و در حق میخواند آن با می
نیست و با می اگر حاضر میرشد تو که کنی و دانگه ده گفتی مگر کنی و دل سوخته چند فراموش کنی و چه
نمیزد و نام کنی و فرمودند بغض مصلحت را و با می بایست مسیح او مد میان خلق مثل شده است چنانچه
با می است با و است مرا خلق مجازی بود و جهان بازی من ترا عشق بازی نبود و از من سخن را نفس
در حق پیوسته سخن در بازی نبود و آخر این بیت از آن خسر و هم مثل شده است بیت در مجلس
است و یا گفته ستان و چون در خرد آید می و سید و نماند و یک مغرض از آن او مثل شده است
و بیت محمد صید اجل که خواند کافر و چار کذب را بفرمودنی و مسلمان خواند مش بهر مکافات
و این را چه آید جز در حق بی یک مغرض از آن را با می حسن هم مثل شده است را با می بهنگام جوانی که خفالت
و معشوق و با و را از کس تنبیه نمیکردیم و نود و نیم بهیسه رفائی و چون قامت ناخنده و نودست گفتیم
بیم آن حسن است بیت غمت بر که می آید با گوشت و در پیش را در بان باشد و وقت افطار
نانی چند خشک از مطبخ بجهت افطار آورده بر کانه شکستند و دهن مبارک کردند و چند نفران را برست خویش
قسمت کردند شیخ عمر حاضر بود و پرسید میخفت که افطار نیک میکنند چه معنی است فرمودند سندی از آن این
معلوم نیست بنده خواجه ما و شیخ نظام الدین اول آن در این می از فقه بعد از آن آب میخوردند من
ما نسبت نگاه میدادم و در فقه می نویسد که سخن است که بر آنچه آتش ز میید باشد افطار کنند چنانکه در
باب

روز و شنبه هفتم رمضان مبارک شده

روز و شنبه هفتم ماه که وقت پاشت ذکر می و باب صلح صوفیان و هم سر و بود و فرمودند اطلال شد غمر
که و در صوفی منصرف بر ادانی نه باب موسیقار نیست زیرا چه ایشان را نظری درین چیز نباشد کسب معاش

باندای خویش و از یک نطفه و یک آتشکشان اسوانی از مال قدر مهربان و دوما اند و خوشما کنند و
 بسا باشد که در و نمره و شور و نا و جامه پار و کنند و در خوش گردند چنانکه در آنچه خدمت شیخ الاسلام نظام الدین
 قریب الایام بریت حق بیست یاران در خطبه کشیخ الاسلام سماع کردند تمام وقت هیچ ذوق نبود تا آنکه گفتند
 که بخیرند من نهندی آمدن و در سر بر زمین پیش تربت شیخ نهاد و گفت بربان بندوی سوسله مانی سوسله
 همه را اگر بکشاد ذوقی با فراط بود منتهی نیست ای مادر من شادی و سرور و خوشی او است یک نطفه را با تنگ
 گرفته بگفتند آن مقدار ذوقی بود که با دگر ماند حکایتی دیگر گفتند که خدمت شیخ نظام الدین ودا سبب
 میگذاشت میان راه چایبالی آنها را تب کشیدن دوم با خود را که ستور میر اند گفت باهری هو باهری ملوگر
 باز که شیخ را بهادرین سخن ذوق روی و او را چه اقبال و خواجہ بشیر برابر بوده اند و ایشان سرور و خلق میدادند
 آنکه گفتند پس لفظ گویان پیش شیخ می آمدند و شیخ تمام راه و در ذوق این سخن بود و هم از بنجا فرمودند
 او ب موفی که بنشین تواند ایست باید که گوشه گرفته بر دو میان طلقه در نیاید تا ذوق دیگر از غارت
 روزی در دیشی و رملق قاضی تمید الدین ناگوری بیلین میرفت خادم و شش گرفت بیرون کرد و چور
 فرود داشت شد آن در پیش پیش قاضی آمد گله از خادم کرد که ای سرور را یک بان و پشت نهاد
 میخواستم دوم با هم از مجلس بیرون کشید قاضی پرسید که بیا چای بیرون کردی خادم گفت اشارت
 شده بود که بی ساز بر که باشد او را از مجلس بیرون کنی قاضی جتنی کرد و فرمود و بیج بی سانس و در پشت
 تر و زانی ذکری و باب بوش بیابا علیه السلام بود فرمود و بوش بیزال رقی بود و در بلبک و آن شهر
 است آنجا بلبک که بت ایشان بودی پرستند ندو آن شهر را نام او کرده بودند و بهوش بر ایشان ببار
 بود شبی از خوف ایشان در آن شهر بلبک ایاس در آمد و در خانه زان زنی خزی که مادر بوش بود و ایاکان
 آورده بودند و ناگاه پسر او پیش بوش مرده است و عاگرد زنده شد با خود بر دوم در صحبت او بود چو ایاس
 در سو اشید بجا خود او را کرد بعد از نماز تراویح فرمودند بندگی خواجہ صبح و نفعی و رطامی و شریعت و شیرین
 با هم روشش پیش آمده آوردندی شریک نشدی مگر خربزه البته یک پر کاله و در پر کاله کشیدی خوردی
 و این حکایت فرمودند روزی متعلق چند مولانا احمد غلامی بخدمت حاضر بوده اند خربزه در پیش آورده
 بوده اند دست انداخت یک پر کاله خورد و پوست و صمغ خالی انداخت بیست فایده فرود و در باز شیخ
 پوسته و دیگر انداخت متعلق دیگر خورد و صمغ بر باری انداخت هر یک به نوبت میخوردند تا آنکه همی سرور

صله سر بیلای سوسله یا سوسله سنی شاعر خوب که لایق نیست اشعار
 گفته یعنی خنده

احمد و دین بار او ساخته شده که من بخورم بندگی خواجہ پر کاله خربزه خورد و در بچ کشتا و پوست بیرون انداخت
 به خلق حیران ماندند و بسته هر یک که در آن مجلس بود همه را شرف بودند مایل شد جز مولانا احمد و رحمت
 احساس کرد فرمودند انشاء الله صبح شوم بهم هم هان مرض موت بود و از بنجا فرمودند که مشایخ در رحمت
 دست خدمت و رحمتی را دست خدمت و محبوس را دست خدمت و بندگی را دست خدمت تا از رحمت و حسین
 بند خلاص نیابند مید احمد برادر زاده بندگی محرم سلمه الله تعالی پرسید که چه سراست که خود رحمتی باشد دست
 فرمودند دل ایشان خلق رحمت است و این کار دل است نه این چنین که امروز شنوند که بعضی مردان
 بند توبه کنانیدن مسلمانی را چه بد است و دین دست دادن کاری عظیم است که این کارکنان و اندام دوم
 از زمانه از این خبری بنیاد شریعت سخن در بنیادین انگشت سجد در قاعده بود فرمودند و امیکند و خواجگان
 بیکر و انداختار بود و توحید است فاما شافعی عقد سین میکند انگشتان می بندد و یک انگشت
 را ایستاده میگذازد و می بندد بالا میبندد و میبندد او دست کشاده انگشتان کشاده میداریم
 سپاه برای بنیادیم که خواجگان ماکر ده اند

روز سه شنبه ششم رمضان ششم

شششنبه ششم ماه مذکور وقت چاشت نماز دیگر فرمودند خدمت شیخ الاسلام فرید الدین را چار جفت چای آورد
 در این کم نشدی گفتی کی را به شریکی و چای گانه باشد و شسته و خانه باید ناکی اگر گوی و یا سستی چای در حق صدق
 تا باشد خلق شستن نیاشد و کی موجود برای داون کسی باشد و قوت انقلاب تسک برین آیت میکند حق نیاس
 یکم و انتحور بایش لفتش عورت را لباس داشت و ایشان را چار کرد و پس دلیل برین کند که با هم چار جفت
 باید نیز چه لباس مرتب و چهار جفت جامه است نه و جامه تنها بعد از آن ذکری در باب باران قدیم حسن فقا
 ایشان میرفت خدمت سید است ایام سال حکایت کرد که مولانا معین الدین بانوی پسر زاده محرم پرسیدند
 مولانا چیم کردی گفت بنده محرم با پرسیدند چه نام کردی گفت بنده محرم باز پرسیدند چه نام کردی گفت
 محمد الله و مولانا قوام الدین وکیل پسر خوش را محمد الله خواندی بندگی محرم فرمودند چای که عبد المطلب مطلب محرم
 بود از مدینه عبد المطلب را پرورده بود و ولادت او هم و مدینه است از بنجا بزرگ شده و در که آمده است و خدمت
 بر او سید محمد صخر که در صفات غلیظ گانه و مر است حکایت مولانا قوام الدین کردی روز عرس خدمت شیخ الاسلام
 فیروز الدین او را سال دشمنان بندگی محرم را طاعت بود اظهار کرده بودند آب طلبیدند و خوردند بقیه آب مولانا
 قوام الدین را و او در مدی فی ضبط بود فی الحال پیش اشاره و بیان منصفه شد آدمی بجز بندگی محرم بدین معنی

فی الحال خورشید شست و آنکه گفت که روزی که قبل از مردن پیش بود این نه برزنج محرم بود و ملازم این سینه فرمودند
که روزی بنی شیخ الاسلام فخر الدین مولی بوده اند و ماه رمضان بود و افطار کرده بودند و خبر روز میخوردند یک شانی اول
بخدمت شیخ الاسلام فخر الدین روانه شد و شیخ میگفت که خود را در حال محرم میباشید که کفالت دود و شواهد روز
خواهم داشت باز بندگی کی خواهم یافت خدمت شیخ داشت که میخواست به بخور فرمودند نظام الدین را رعایت
الشرع واجب است بدو وقت افطار بخور

روز چهارشنبه نهم ماه رمضان کشته

روز چهارشنبه که در وقت چاشت و کرمی در میان آیت بود و وصایای آن مقام مظلوم فرموده من تعالی
باینکه رازی و ستری و صالطی و رکه باو بگری نیست با هر چه سالت باشد که آن پیر نیست فرمودند سوری و شانی
فرمودند که پیر برساند هر چه را تا سینه عرض کنیم که سرانجامه نصیب کرده چنانکه آن از جمله ویرایشم باشد و لیکن چنان
نماید و در او دانه چوبه بر دست کرده و بساده نماید آن در بان آدمی و نه فرشته و نه جیته و نه حتی دار
و نه کسبی دارد و نه قبضه و نه بطنه و نه بانی و نه قیامی و نه قودی و نه ملک آن چوبه از روز و نقره و نه از آن بخارش
و نه آهین و نه چوب و نه است و لیکن چنین نماید پیر تا آنهار سازد مردی شود بیشتر خدای داد و مردی که با او
بود و چنان ازان بآید پیر از وی پرسد مردی که چو تواند گفت و آنچه و تقریر نماید بگویند که و شاید صفت کند
بسیار هم گوید و شاید خوف از غیرت پیر کند و سبب پرسیدن پیر به باشد اطلاعی شود زیرا که جز نیات او میات
را انحصاری قابل نیست با بر سرری ستری دیگر است بفرودت پرسنا و ازان ملی باشد سید احمد که اندر رسید
مگر پیر آنجا نرسیده است فرمودند رسیده است اما جز نیات را نمائی نیست هیچ کسی بمیان آید شدن تواند بعد اوانی
تر او بی آری در باب سماع و سرود و در حق موفیان بود فرمودند حالت مدح و سماع نیست که از خود نشود و احو
باشد هر چه کند و بگوید و باند و لیکن مالتی او را گرفته باشد که ازان حرکات و سکنات که در آن وقت از وی صادر
میشود اقلع نتواند و اگر چه در شیخ و با عزت و عظمت است و لیکن در آن وقت هیچ این عزت او را مانع نمیشد
باجود و که آنچه کند بداند و لیکن قدرت بر باز بودن ازان نباشد چنانکه مرد و مغلوب و مالتی نصیب آنچه کند و بگوید
بداند تا آنکه زن را طلاق گوید و آن زن معشوقه است ثانی مال پشیمان شود و سماع رفتی بیوشی هم آرد و لیکن
عالت مدح نماید چنانکه میان خراب خوانان آید به دوست بهوش شود و در اعتبار کند و مرد استوار میان
ایشان است که بخور آن مقدار که خواهد و هیچ ازال خویش شغیر نکرد و مقصود و سماع شیخ هم و توجیه ال

نقد و کجک و بزرگ و سینه منی که بپندید تا بگویند که سینه منی فرمودند و در سماع که هم منی خلی آید

بر یک چیز است و فانی که آن دل از هر چه آن یک چیز است پس حالت بخودی برسان و مغرت این باشد هر وقت
مدح نمود و نشاندی هر چه خواج باشد و مصونی گشته بود و بعد از این مولا ازین طریق سینه هم ساخته بود و روزی
بگفت به سید ما در سماع چیزی نیست نه باشد گفته این مرد از ذوق سماع خبری ندارد و روی ذوق سماع قوی نمیدانست
نشد اندک سماع چه باشد و یکی از طرق وصول محبوب سماع است چنانکه بنابر ذرات و روز به بخور کند که سماع
هم برسد بلکه در سماع جمع هم و توجیه که سماع به جمع سماع است بیشتر است هم ازان میگوید شیخ ابوعلی و فانی سماع
از طریق الهی اند و مناسب این سینه فرمودند روزی و آله من و سجدی که سماع ندیدم گوشه گرفته اشراق میگردد
معلم با و فرمودند و دیگر که خود را از شغلان غمزدی در سماع بخت میکردند و آله من از فانی که گفت مولا از شغلان و فانی
برده ام هر چه شاگفته معلوم کردم اگر گویند باز که آله من و فانی و سماع می بخشم بجز یک چیز که آن مطلوب است
شیخ و فانی باشد و از تو در مقابل تو پنج چیزی و شوری می باشد فرمودند آن سماع را حرام که میگوید و آله گفت سماع
داشت بجز آن خود سماع نیست و فرمودند که احوال این سماع تفاوت اند چنانکه می باشد که بدین یکی اول بار بخورد
بهوش گردد و چون بار دوم بخورد چو چشم بهمانند و آشنی تواند بار دیگر بنده تمام رواند و بار دیگر قوت مصیبت
و القیام شود تا کار بجائی رسد که میان ایشان گفت و شنید و جنگ و خصومت شود و آن مرد دشمن باشد این را بیشتر
گفت که هر چه سطر علی الحال لا محال صیطر علیه او غالب بر دارد و است و در غالب بر آری هم از این
گفته اند لیکن از ذوق سماع که تر باشد و گریه و اضطراب اندک تر بر آید و مشروط فرمودند در اهل سماع تفاوت
باشد شاید که در جمعی چند نفری باشند ظاهر یکی از عالمی دیگر و ذوق هر یکی از آن یکی دیگر باشد روزی بهشت نفر
مصونی که از میان ایشان و آله با بود و خانه مولا را بر بان الدین برده اند بهشت میت خوانند هر یکی را در سینه ذوق
بود هر یکی بهشت میت خود میطلبند و ذوق میگردند و بر قصدند آن بهشت میت نیست بیت همانند و هر که
همان بهشت نیست بچنگ بهشت است هر که بهشت نیست با هر کایا بهشتی سر خوش است با و دولتی دارد که پایا
بیش نیست و هر که راهبوت نه بند و سر عشق و مالتی دارد ملی چایش نیست و بگری و آله بهشتی بهشت
ضالع آن کشور که سلطانیش نیست عارفان در پیش صاحب دود را با پادشاهانند گزانش نیست
خانه زندان است تمنای ملال و هر که حوس سدی گشتایش نیست چشش میت خوانند فرمودند که در
بیت مراد مراد است و حکایت فرمودند که خواجی گفتند که شخصی بر پادشاهی درآمد اعتماد پادشاه و بفرستاد
فارس کرد پادشاه فرمود که ایشان طائف اند که ما را با ایشان کاری نه و پادشاه با آنها گفتند که بگویند که از شهر ما برین خوانند
و زمان پادشاه رسانند موفیان قبول کردند گفتند ما را سه روز مهلت بدید که خوش و غریب شود و در میان پادشاه
راشده و ولایت و خانه خویش را و آله گفتند و با اسامع بدید که یک سماع بشنوم از شهر شما برین شهر پادشاه

سوال کرد و می گفت و بحدث حق و اای بر تو بد من و دیگر قسمت گفت انت العلی العظیم چه درین
ایمان و تو فر شافعی ز مذهب طاغوت آمدند فرمودند اگر کتاب شافعی و کتاب کهنی تعاد کند شاید مرگان رود و اگر یک
شریعت پیغامبر است دیگر دین از آن دیگر از غایت اختلاف فرمودند شافعی را که شافعی گویند بعضی نقیها
چنین میگویند روزی نقل امام اعظم دار امام شافعی را از حدود دولت ایام بیشتر گذشته بود و پنج تولد می شد
پس از آنکه امام اعظم میگذاشت متبع آورد امام شافعی تولد شد و مادر کتب نسب و تاریخ آسای همچنین
میگویند که شافعی مشرب است به نوش فنی و بنو شافعی قوی اند از فرزندان عبد المطلب شافعی از فرزندان
ایشان است نام او محمد و نام پدر او ادریس نسب او اینست امام محمد بن ادریس بن شافعی المطلبی

روز پنجشنبه دهم ماه رمضان مبارک

روز پنجشنبه دهم ماه ذر که بعد گذشتن تاریخ ماه سخن در سجده و وقت و دو غلبه ایشان فرمودند اثر سخن
ولی دخی را اثر کند تا آنکه رسول الله را تاثیر فرموده بود و گفته برین جداست که رسول الله با چند سی خوب
خود و قرار و آرام خاصت مرضی بلاماده پیدا آمد ضابطه رفت تبلیغ شرائع و احکام مانند اصحاب بعد حیران ماند
اینچو بلاماده تا آنکه رسول الله فیلور کرده بود و فرشته آمدند یکی و بر آن شست دوم و برپایان یکے باو گرمی بکایه
گفت که ای سرور اجمعت است دومی گفت بحر کرده اند گفت که کرده است گفت و فرزند بن اعظم یهودی
گفت در چه چیز کرده است گفت دشانه و خوشه غرا و با پوست برگ بسته است پرسید که کهاست آن
گفت در پناه ذی ادراس که آنجا درخت فراگرد بر گرد او بسیار است و بر بادش در بقاقت بسیار
شیا طین مانند صحرای رقتند کشیدند آمدند آن گریه بکاشانند تا به شستند و آب روان افشانند و در هر گرمی سخن
در سخن اندکشانند رسول الله صحت یافت حکم سخن در فضا شمع جلال تبریزی افغان فرمودند و ندانند خالی و رقتند
همه اهل و دوستی تمام و قدتی کامل داده بود که هیچ حری و دشمنی بروی نرنگردی و هیچ دیو و پری را بروی دست
نرود خدمت شیخ و مقام او چهار رقت شست نظراس او آمدند شیخ را دیده اند که آنجا شسته است گفتند و دوشی
مسافری آمد داشت شسته است چگونگی رقتند خبر بر لونا کردند که در روشی آمده است گفت بروید گوئید که تو مسافر
ما را چیزی نیگوئیم اما مقام ما بر شیخ گفت نخواهم رفت رقتند باز رو تا گفتند که غیر دو گفت بروید چیزی نگارید
هم خود خواهد رفت رقتند چیزی نگاشند هیچ بر سه اثر نکرد و نیکنند و جانب او نبرد و حیران ماندند بلاماده آن
مکر تر از اس نامزد کرده هم اثری نکرد تا آنکه با بعضی اغیبت از اس ایشان آنچه برود صرف کرد و هیچ بروی اثر نکرد

نقند بر او گفتند او خود آمد آنجا که روح طاقت او بود مثل که در هیچ روی اثر نکرد حاجز اندکس فرستاد بر او بگویند تو اینجا
چه میروی ای گفت: میروا به مسجد بنام که نازی گندام بروم گفتند هر چه میروای بکن بجز از ایشان اسباب عمارت
آرا نیندویم ایشان مسجد را آوردند و خود آنجا با یک نمازگزار در وصال شدند و کایت مولانا عطار الله علیه و آله
بود نیز بر خیزد بگویند و از اینجا شیخ بجانب دیو محل آمد و در خانه گل فروشی فرو داده دید خانه او شوروی دیگر بهیست پرسید
سبب گریم چیست گفتند رسم شهر است هر روزی یک جوانی بعمر ساله ای پیش دیو بر میزد او بخورد
از وقت پیرین است شیخ گفت: امشب بچکن پسر خویش مرا بغیرت گفت چگونه بفرستم نگاه او قبول کند
دشوار بکنند او پسر خویش را سرش بایند و جانم تو بوشانید و در آن خانه به شیخ هم برابر رفت شیخ درون خانه آمد آن
جوان گفت تو برو دیو بر مقدار خویش بپاش و شیخ او را به غم مصاکشت با او آس رانست با شکر خود بر آنست پرسیدند
ت آمد و دید بالا آن خانه در حلقه پیر این سیاه پوشیده و کلهی سیاه بر سر داشته ایشان است و خلق برای طلبه خلق
آن ماند رانست خود آمد شیخ گفت: شما بیایید من این دیو را کشته دیدم همه خلق ایمان آوردند سلمان شدند
بر سر شیخ کردند و ایس زبان بر منی مردم آنجا به حال لباس با نیست پیر این سیاه و آستین فرار و طایفه
نماند با جمعه از میان بر میزد بر سر نهاد و باشند ولایت به آن شیخ سپردند یکی را از میان ایشان حاکم گردانید و ولایت
را به عهده کرد یکی بماند فقر آدم بر آنست ششم سوم بر آنست باو شادانامه روز جمعه آن قسمت میرود و شیخ همانجا است
پس آن فرزند پاپوس آمد خواهر مسلمة الله تعالی فرمودند ای مادر از کار بجا بر سرند گفت: بنده از شهر دلی
منم فرمودند نه پیر قوت شما اینجا چیست گفت: قزاقی بر دوشم بر اینم گفتند بیا خطی من فرستاد و بود آن
کتابم که مخطوطه نشود و در نقدی نویسد که اگر مردی سر کند خوراک دختر خود یا غسل مسائیلین چه بد گفتند اند
بحاسب بد هر آری پس آید مال اغل بشمار و آنکه روز و شب در شمار و حساب نگذاشت آن باشد فرزند
اغل الناس بود و فرمودند چندی نویسد که ندانند خدای و قدرش نفس را بیا فرید و گفت: منت فحال لقا
انا و انت انت و کیستی گفت: منم تو تو در دفع انداخت مقدار جزایال سوخت کشید پرسیدند انت گفت
انا انسان و انت انت هال جواب داد و باز در دفع فرستاد مقدار جزایال و دیگر سوخت باز کشید هال سوال کرد نفس
هال جواب داد و اگر گشت خدای بر تو گناشت حاجز گشت خدای بر سرید من انت گفتم خدای ندانند منم ندانند تو تو
تو می خدای من گرسندم چیزی بد تو با بنجم فرمودند عجیب بلا نیست ایس گر گشتی هر بلایی که هست آنرا تحمل کنی
باشد تا که گشتی را چاره نیست و بود و با بنجم اگر مردم بر نفس طعام اندک اندک عاقبت کند خدای بکلی ترک دهد و در حق
و خود باشد ما خوف تحمل مزاج بود فرمودند احمد مبارک و ده سال تمام بخورده بود اما آخر نفس شد کمال است

نماید و دیندی بر سرند که گوید بهر دوخته نانی پخته یا فقم خدمت خود کار خود کرد و فرمان آید بیک آدمی ای
 بنده من سبکبار می خوش آمدی فرمان شود مکنای بهشت بیارند و او را چو شامند با عزت و اکرام در
 بهشت برند و بجان آس خواب کتد خواب چه گوید حساب هزاره ای که در هر طرف با حقیقت نظر میکند و غایبی
 کسی بیاید شفاعت کند این خواب نظر در چپ و راست می کند فطر که این زمان فرشتگان و فرشتی آتند
 کش و کشان بجانب دوزخ می کشند آنکس بیاید اندیشید که این خوابی خواب بهتر یا غلامی آن غلام و فرزند
 پنج کسی که مولا است و نه راه فدائی نیست و قاطع سلوک نیست و اگر نه شروع و ملامت نبودی و بایام شیخ
 الاسلام نظام الدین خواب چه عین الدین نام نویسنده بود و کس ملک عاقل الملک آن اقام بود بر شیخ نظام الدین
 پیوند داشت و در پند تعلق مغل شد با شاه علاء الدین خود مصاف کرده بود و بر خواب چه عینه داشت فرستاد که خواب
 چنین عاقله زادوست فاطمی بارند خواب بهر صوفیا را فرمودند که بهشت این کار مغفول شوند فتح مسلک
 از خدا بخواهند همه مشغول بودند اند صوفی باطی بام بر شیخ آمد گفت خواب چه جان را دیدم در لشکر مسلمانان و در
 اسب سوار ایستاده است مرا گفتند که ای مسکرم را بهرین جوان بکشیدیم و از برکت این جوان همه را خلا
 داد و بیک فرمودند اگر آن جوان بایستی بشناسی گفت آری بشناسم بهرین میان میان عین الدین
 برای خبر کردن فتح مسلمانان قبیل اسب دوا بر شیخ آمد شیخ ازال صوفی پرسیدیم جوان باشد صوفی
 گفت آری پس جوان است پیش شیخ رفت غیرت گفت فرمودند چه میگوئی عین الدین مردی نویسنده
 است نویسنده می باشد راه فدائیست این شیوه دنیا نیست که بران قوت کند و دلی متوجه بخدائی و غشس
 پاک می باید بعد از آن و هر کاریکه باشی باش ترا نیانی ندارد و فرمودند که جماعت خانه در خانه شیخ در
 کنار جوان بود همیشه آنجا چه بود سه صفت حرام شد که البته عمارت شود شیخ عمارت کرد آن عین الدین
 عینه داشت کرد خدمت شیخ منع کردند البته کمال بسیار کردن گرفت و خوابه اقبال و سید حسین
 میان کرد خدمت شیخ را و باب اول طبع بسیار بود فرمودند عین الدین بیک میدانی که چرا عمارت نمیدهم
 بواسطه بر آوردن این جماعت خانه عین الدین گفت نمی دانم گفت منع شیب آن است که در بر آوردن این
 مقدم شوقی بست هر که ای را بر آرد و او نماند عین الدین عینه داشت که من اقیه را کرد و شیخ فرمودند چه
 و اختیار کردی تو دانی بایه که میان یک ماه مرتب شود قبول کرد و رفت فی الحال از ازال و فرموده را و
 کند باز ساخته کرد و قبیل تری میان یک ماه عماره و حج و صحن و جز آن هر چه بود مرتب کرد بعد از آن
 خروار موانه شمس و چهار صد سکه آورده پیش شیخ عینه داشت که آن مقام تمام شده است بختی خود
 سلمه الحاج اعمار ده در این پیش عظمی برای عیون بویع بجزیره

ببیند بنشیند حمام پیش خواب خرج شود و از آن سمع بشنوند روزی عین الدین کرد نماز استقامت آن شد همه جمع
 آمدند عین الدین تب افتاده بود و در آن جمع حاضر نبود بعد چند روزی عین الدین بر رحمت حق پیوست بندگان
 قدوم فرمودند سبحان الله کسی که کند برای برآمدن و پیش کند و آنکه بدی افتاد کند مرده و دیگر باشد آری
 این از تقصایا و کمال اعتقاد است این پیش مقتدر را یا یا شیخ نظام الدین بودند و در این باب گفته میوه میوه
 روزی بر خواب چه در جاذب خلق مخصوص بکس رسیدن و فقم که آنچه شایسته این سید شریف بود و زنده است خواب
 ما و از آن زمان معتمد چنانکه مولا تا بر دهن الدین غریب و مولا تا شمس الدین بکمی و امثال ایشان شنید و دید
 بر من بگویند و از شفا تربیت و توفیق بهر بخوبی بر مطلوب من مجرب و سداست شامعه می رسد و قید هر چه بگویند را
 بر من رسوخ کلی است البته چیزی بگویند از شیخ بشنوم آغاز کرد که خواند سیه بی راه را و سخن از زبان شیخ
 شنیدم چو نسبت مجرب می شرف پیوند که دست بردوست و خوانده ام و دیگر تیغ بوسه پیش و ما را بود پیوند و در بهشت
 سزاده احمد بود که گیت ملک سزاده احمد کرد و او مرده بود و پیوند به خواب چه داشت عینه پیوند بود بیک عین
 حقاقت آن ندانم که دست بردوست شیخ نمک بستانی عینی سوخته خوبی شانی از آن شیخ بود و در تیره
 باید بدانید پیش او آوردند سخی جانب آن طعم دیر و دست فینداشته و غمزدی پرسیدند گفت غمزدی
 آنکه شیخ را شنیدم چو شیخ را دیدی جوان طعم و حمت اندختی نگاه بکنور شیخ خردی آب بهرین قوت بودی
 آنکه او را حمت رعایت شد بر غمزدی که از عینی او بیرون می رود بدست میکند باز و در عینی آن اندک گفتند
 بهر سبکی گفت بکنور از من شیخ میوه و چگونه رفتن و هم گفت اگر استوار نمیداری قطره بر زمین انداخت و دست
 تمام شیخ بر زمین بر آمد عینه پیش شیخ بر آمد گفت بچه چه احمد سوخت چرا پیشتر خبر نمیداد این زمان چه سود
 کند بهرین صفت بود آنکه میان چند روزی بر رحمت حق پیوست بعد از پیشین ذکر کردی و بهر رسیدن
 مردم بمقتضای خود بود برایت سبب مختلف فرمودند خواب بواستن نوری سی سال در سجده مشغول بود و
 بهر غنمی سافر می آید آن سافر خواست قدری بخلط سبب ملاحت که گفته اند است از شرف شیخ غلطید
 شیخ دید که از شرم نمی گفتند شیخ از حمت و بخلطید همان شب خدای خواب دید که با او همین امید باشد
 بود خواب حسن نوری میگوید که امیدوار ترین شبها همان شب بود و فرمودند و دیگر نکایت که شاه شیخ
 برانی سال آن روزی ملاقات ابدال داشت روزی ملاقات شد سخت و صورت کردی ملاقات شد دید خدمت
 ابدال این چنین قوم می باشند آن ابدال آب را سدر بر و بی شاه زد و گفت ای صوفی را بخلط حقارت
 ای بیقی شاه را خواب آمد بهر آن خواب خدای را وید خاست حیران فاست و مشق و مبتدا و دیگر چیز

مهران سابق بعضی سلم از مطالب برای کرده چنانکه از غایب صاحب دین نه و در خواب کرده و مشق علیه

بهیند کجاوید و میشود بهرین خیال عزات شیخ سبک شد با شسته در خیال کرده گشتی در هر محلی که رفتی با شسته بهر زیر
 سرگردی و غنیدنی مگر یکدیگر همان خوب بیند و آن ها را یکبار نمودنی را بودنی پیش نبود بعد از ترانجی و کندی
 و باب آثار لب بود فرمودند و خواب و اسحاق گذاردنی پس چو لا بود روزی استاده شسته میگردانی که برای
 شسته گزینی آید آن دو مان را در حق نداده شسته میگرد و سه نفر و شسته میگرد برای ایشان از آن استاده
 دوینا ز عصب و از داد و مال رفت پیش ایشان بر سر دوست نان نهاد و سر فرود کرد و با ادب استادانها را
 ایشان آورد و ایشان را این حرکت نیک خوش آمد کی گفت که این کوک نیک مؤدب است و خنثی کس را
 منافع ندارد و نیکو گفت سن دین دادم و گفت سن بنیاد دادم سیتوم را گفتند تو بهر چیزی بگو گفت دین و دین
 شهادت دیدی بقی چه مانده من چه دهم گفتند از آن تو بهر چیزی باشد گفت سن استقامت هر دو دادم استقامت
 دین بکد است که آن در تقریر و تحریر یافت و اما کار و دنیا بجای است که تا امروز علم و برات شیخ در شهر
 دیگر و ولایت هر آن که در آن برات بهیند نداری که کرده باشد و هزاری چه هزاری یک هزاری یا صدی
 و در خطبه شیخ امر و عزت است که شاید چند هزاران که آنجا جمع شده است آنچه خرج میشود بری هزاران
 دینی بهانگرمی آید

روز جمعه یازدهم ماه رمضان

روز جمعه یازدهم ماه مذکور وقت چاشت سخن در تأخیر سحر و تمیز افطار بود فرمودند و خوابه ما سحر نیک و تأخیر
 و افطار نیک تمیز نیک و تأخیر نماز شام شد و خواب کرد شیخ فی الحال پر کالان در دین مبارک انداختی و تأخیر
 سحر کردی بودی که سحر کردی و وضو کردی و صنت نماز با دعا و گنار دی و سحر که خردی از صحن کجری یا پخت
 نماز نه تنگ فقر بودی و داشتی عرصه داشتیم سیرت رسول الله در شیخ اصمیه می نویسد که رسول الله چنان سحر
 کردی که جدا از آن وضو کردی و صنت نماز با دعا و گنار دی کاری دیگر در میان نبود و بسنی یاران سبب
 تأخیر حرکت و شنیدیم میگردند اما شیخ قبیل بصری چنانکه رسول الله کردی همچنان کردی و این معنی جز بهیچ
 و یا که است و یا به است در وقت شب دست نه بد و دیگری را تا این وقت تأخیر نشاید کرد و مگر آن خدایان
 از آن روز بزرگ شنیده بود که شیخ فرموده را با شیخ او حد که در مجلس یکشنبه ششم ماه مذکور حال وقت
 چاشت گذشته است را با شیخ

او حد دل را از خوش بر کن گرد آر
 عمرت چو گل به باد واری یک دم

سه شنبه معنی نیکه - سه بهت صفت بهات معنی پادشاه - این سخن بر صوفی است

که این از قبیل افلاس است بنده در نخست این بود که چهل مجلس شود معنی آن سخن به رسم گریه بهر دایره
 شنیده شده بود اما باز متعین روز بهنجم بهر آن تاریخ بنشسته شود و در جمعه وقت چاشت نحوه بود
 پرسیدم فرمودند در اصطلاح صوفیا یک لفظ نفس است معنی این است که ترویج القلوب است هذله
 القلوب نفس و ثابا النفس شاد گردانیدن دل بشود غایبی مقرون به معنی شمع می باشد و محبوب بهر
 نیاید این را نفس گویند شیخ میفرماید که در مدتی که عمری چو گل باد وادی یکدم یعنی عمر خود را بخت کردی
 و بخت کردی مقصود ندیدی و در حال غفلت روزگار بسر بردستی اکنون یکدم چو غنچه فراهم شود امن گرد آر
 بخت کردی دوست و همزن دینی شود و یک ساعت مباحث و بیست او از این قبیل است تمام می از این
 قبیل افلاس است این رخت یعنی افلاس خطرات دل پریشان گذارد و بر یکس چیز پادشاهان بخواد
 و بهر پاش و بغیر آن نفس و فطره بخورد و اعدا رختی سخن در میان قوت دیو قوت آدمی آفده بود فرمودند
 شل و لایا می خدای که محض حق است دیو را جمال است و در نیست حمزه روزی در محله رسید آنجا سلیمان
 با مبر دیو را بسته بود دست و در وین آن مقام بنشیند داشته که هیچ کسی آنرا بر داشتن نتواند حمزه بزرگو خلیس
 ن سنگ را از دران بنده بجان دیو در کرد و در درون رفت و آن دیو را بنده سلیمان کشد و دیو و دیو با حمزه
 و راقا حمزه او را فرود انداخت گشت روان شد و چندین دیو را از این المومنین محلی گشته است و دیو یکی
 بالای حصار و محله کشته بود هر کسی را از حق می دادی او را از در و از بهایون محله کشته بروی کرد و میخواست
 بنشیند او حد کرد که بعد از این تاریخ درون محلی نباشد آنکه گذشت بعد نماز جمعه عسکری بهر باب شیخ او حد
 کردی که بیست فرمودند شیخ را به نظر نماز و دوست و در سماع اگر مردی پیش آمدی و بیست بر روی فتوی
 توانست ترسید هر کی مردی شوخی شمشیر چنانچه این حکایت شنیده گشته بود که بر بسته گفت چو سماع باشد و بر
 سن ملک کند من آن ملحد را بکشم سماعی بود شیخ آنجا در انشاء سماع بود آن جوان آمد کنار و بیست تقابل شیخ استاد و
 شیخ در انشائی سماع جانب او دید و این را با شیخ در زمان انشاء کرد و این سماع را با شیخ

سهل است مابین غنچه بودن
 تو آمدی که طبعی مابین غنچه
 از بهر صفا دوست بی سر بودن
 نازی چه توئی رحمت کافر بودن

حد کرد و دیو بروی افتاد آن جوان از غایت قهر شیخ بهوش و بیاب شد بر زمین افتاد و چنان گولاند که بهان
 زمانه و فرمودند بهر آن جوان پیش قد خدا که تواند ایستاد بهر نماز و ذکر و در باب مجبات صفت صانع
 بود فرمودند و خدا بهر احمد بام که فروش بود و جامی افان گولاند از دیانت نیک شراب بر لاشه بار کرده در شهر آوردی

سه شنبه معنی نیکه - سه بهت صفت بهات معنی پادشاه - این سخن بر صوفی است

خویش رکشت آب شکر ایشان کشید بخوان خود او قریش آب خوردند از پاکت جسته گردوی چند فتنه زشت
 شده قریب بالکت رسیدند عبدالمطلب بالای کوه برآمد و کار کرد از فتنه آب خواست خدای تعالی بر روی سنگ
 آب پیدا آورد و آب خوردند و بیا سوزند فتنه گردوی را آب و در که پیدا آوردی یعنی چاه و حرم که نشان آب
 بود پیدا کردی و کافری و این زمان از این جنس مملکت خلاص دادی آب بر دست سنگ پیدا کردی و شتران
 خود شترانی را مال جمل از آن تو باشد یا شکر سوزند و شکر که کافر و قبول ما گفتند نور رسول الله صلی الله علیه و آله
 است فیضی از او برسد البته غالی نباشد و جمله اجداد رسول الله فیضی مخصوص اند که در دیگری نبود فیضی را که
 تنی گویند لا تقصیر من انکارم علیه بنا بر عقد شدن مکارم و اطلاق برود و با شکر را که با شکر گویند زیرا چه
 بشیر کردی یعنی شکسته نان و آغوش کردی و شتر بدست حق بر می حایجان دادی و عبدالمطلب همان داشت که
 بر کردی داشت شدی چند سومی سپید جانب بنا گوش داشت همانی بود که بیجای احساس نشد ازین جهت
 و از شیشه آمد که گویند چاه است و شدی برابر سوار نمودی و اگر شستی با ایستاده برابر نمودی و پوست گاو میش
 ای آوردند و زیر پانی اویزانند غلطی غریب اندر زیر پانی اویزان است که بشنید کشیدن فی و استند تا آنکه
 گاو میش پر کایه شدی و از زیر پانی اویزان شستی و فرمودند و آنرا آنکه حالت کرد رسول الله را و کرد و شبی که
 رسول الله شده است بخوان در تمام کوه و درونی فتنه و فتنه میکند و در خانه کسی است که فتنه زده شده
 است یا تا آنکه بر عبدالمطلب آمد عبدالمطلب پس رسید نگفت آری پسری در خانه پس من آمده است
 فتنه چه نام کرده ای گفت مادر او نام کرده است محمد و احمد گفتند زود باشد و را که بشید که او پیغامبر آخر زمان
 است او دین شما را بطل کند و بتان را به گوی عبدالمطلب گفت اگر از نسل ما پیغامبر بخیزد چرا چه زیان کند و آن
 این بتان ما و دین ما بطل است که بطل کند این سخن گفت بازگشت و رسول الله چهار سال بود عبدالمطلب
 خواست در سودا برود و وفات با به گرفته بود پیغامبر گریستن گرفت تا آنکه عبدالمطلب بر او دست در آشتی
 آنکه میرفتند در میان راه آفتاب سخت بود و سایه نبود و راهی بهمین مکه رسید و بیا آمد از صومعه خویش دید
 که برین قله عرب است و کوه که میان ایشان است مقدس است و پیغامبری سپیدی سر و می طیفه بر سر او سایه کرده است
 و این علامت پیغامبر آخر زمان است آمدند در زیر درختی بنشینند و آن درخت برگ نبود و درخت جانب برگ
 بود و آنکه رسول الله نشست درخت را برگ شد و سایه بجانب رسول الله گشت با به از آنجا دیدگان بر
 حراس کوک پیغامبر آخر زمان باشد برای تحقیق کردن تمام قافله را همان خواند عبدالمطلب را به که تواند که آید و
 بر فرستند رسول الله عبدالمطلب بر خلی محالقت را عمل گذاشت همه رفتند و رسید که میان شما انداخت

گفتند کسی جز یک نفر کوک گفت همو را بطلبید طلبیدند آوردند بدین رسول الله دست حرمت داشت آورد
 نزدیک خود نشان گفت نام این کوک چیست گفت محمد و احمد مادر او نام نهاد است و باز گفت چشمه است
 این بسبب که ما شکر شده است یا بچنین مادر زاده است گفت بچنین مادر زاده است گفت اگر شما بگوئید
 بپایان این با شکر میان دو نشان ازین چیز به بهیم گفتند چه چیز پیران بر گرفتند هر نموت باید هر نموت را
 بوسید گفت آنکه بچشم پیران کوک و این پیغامبر آخر زمان شود و اگر من بیزم روزی که بدعت بیرون آید
 و من بپایان بعد از این پیش آمدن من پیش شوم جان خود فدای این بچنین مادر زاده و آن بچنین مادر که ایشان
 و نشان این باشد عبدالمطلب گفت توفیق که این پیغامبر آخر زمان است این را که تواند گشت چو کار است
 در پیش مادر کسی این را تفریق تو اندر ساند و فرمودند که عیسی عبدالمطلب شستی را بپایان فرمودند و سحر پیران
 بپایان نمودی که در آن مقام در آید اما رسول الله در آشتی بازی کرده آلوده پا در خاک برود و آن آمدی در کنار
 عبدالمطلب شستی و با همای من که او پوشید بود و سحر عیسی کردی روزی ابو طالب گفت ای پیغمبر خونی بگذر
 و وفات بد را خراب کن عبدالمطلب جانب ابو طالب دید و گفت این را بگذارد کسی این را ننگ است در میان
 خویش آید بنشیند و فرمودند درخت خرمائی بود که خرمائی که درخت شده بود رسول الله خواست خرمائی را
 شاخ درخت خود بخوان شد پیش رسول الله آمد عبدالمطلب غلیظه بود و درخواست که یک خرما بطلبید نشان
 بخورد غلیظه رسول الله خواست بدین حال درخت بالا گرفت و بچین خواند که از دست رسول الله گرفت
 ای بد بچشم از این بد بچشم و یکباردی دیگر عبدالمطلب گفت ای پسر ما بکنار گرفت ترا کنار بگیرم بسیار جد کرد گفت
 کنار بگیرم گفت حله ازین پشت تو کنار بگیرم گفت بگیر عبدالمطلب آمد پس پشت کند گرفت بر پند که خواست
 دست بر سینه رسول الله فرود آورد و خواند آورد و برال قوی و در آن که عبدالمطلب بود و بعد از آن رسول الله
 گفت ای بد و اتباع من فی و لیکن از پشت تو کسانى باشند که ایشان اتباع من بکنند بعد از پیش زکری در
 باب دوستان حق و در میان حضرت بود فرمودند دروس ایشان آتش عشق و درخت شتیاق بدی است که
 آنرا اندکی و اندک نیست که اگر درخت و درین ایشان آتش کشته شود آتش ابل شتی و درخت را بخورد و فرمودند
 بندی خوابه پیغمبر خود نمودی بر خواجها و در کمانی آمد و گفت بیا بجای یک چله داریم گفت چله مردان و بیا چله
 زنان گفت شیخ من نمیدانم چله مردان چیست و چله زنان چیست فرمودند چله زنان است که چسبند و زنان
 عبادت و طاعت کنند و شیخ خود ندانم و چله مردان است که هر دو از یک سلوخی و یک من نان طعام
 با نوزم و لاحق آن و شیرینی و طوافی بخورد و بعد از چله هم بدان و منوی که در آمده است بیرون آید هر دو یکجا

فی مینی پیش با مرغ نیست جمال بخندید گفت آری هر چه در چهار کن عالم است یک سخن است اما مرغ زیر
چند دانه روشن نیست فخر نفس جمال شست بود پس سخن شکست است و کشید و شکم همان نهاد پس مال
اول پیر و اول مرید است فرمودند این فقه در میان ایشان پنج شبهه دارد و چنانکه قصه است قرآن را که میان
با هیچ شبهه نذر و کذ نک این قصه پیش ایشان خدمت سیدی ابوالعالی رسید یعنی بر سر خط که جمال کرد
مطلوب این بود که الزام نخر شود فرمودند اما که مطلوب الزام او بود مطلوب شکست او بود و اگر نه چگونه هر چه در
دور چهار کن عالم بر سن خدای روشن کند روشن شود و اگر روشن کند اگر زیر یکدانه باشد از کار روشن گردد
چنانکه جمله کشفات غیوب هم برای جمله است و همین او و عوی خودی کرده است بعد تراویح و کوی در باب
در مشرب و معالمت نیک با خلق بود فرمودند که اول وقت آن یکتا الهاس ناد محمد صاحب اکاسامی
و علیهم السلام اگر بخوای تراجم دوست باشد بخوان هر یکی را به دست قرین نامیدی و وزی مولانا جمال الدین آن
و مولانا الدین یار من و مولانا ناصر الدین الطیب شسته بودیم هند و سه صیب بودیم بهیچ نام بند مست مولانا به
الدین آید که در شان حکایت مولانا ناصر الدین گفت ای بهیچ و مولانا جمال الدین گفت مولانا ایش ای به
باشد ای به گفتن مولانا ناصر الدین گفت هند و دست مولانا جمال الدین گفت او هند و مشد تو چنان زبان خوشتر
آواره میکنی و میبویب دیگر دانی و بد زبان میشوی اگر برادر بهیچ بگویی یا آن تو چه که شود و ترا چه زبان دارد و
سخن در میان خشن نقطه انداز روی فقه و معنی بود فرمودند ای محمد من کمتر چند نگاهان زبان آید بهیچ
معنی خدا چیست خدا بیدار است یا بیدار و منده داشتم که بار با از زبان او چه که شاربندی مقدم شنیده شد
است که خدا بیدار است یا بیدار معنی خود را یعنی خود را زاده محمول و مصنوع و مخلوق کسی نیست از خود بخود زاده است
یعنی وجود او قدیم است ذاتی است قایم بذات خود است محتاج دیگری نیست در او باشد که ببال اهل باشد
خود آئنده و خود آمده معنی کسین کی است فرمودند آری ای منی گفته من است که تو میبوی.

روز جمعه نوزدهم ماه رمضان مبارک ششم

روز جمعه نوزدهم ماه رمضان مبارک ششم به پاپوس آمده شعری در مدح نوشته آورده هم از بخا کوی و باب شعر
بود بدی محمد و محمد امیر المومنین حسین است الشهداء و مع رفیع و در مدح طویع
شعر خوانده هم در روزگار است و عزیز گفته بودی هند و کم باید و خوار است هیچ چیزی مرد بلند تر از خوار
کنده ترا گفتن شعر نیست اگر بفری خود را نسبت بشعر کند خدای او باشد و اگر خوار است کم باید بهتر شعر پیدا
آورد عزیز نماید حاضر است کرد چه سبب است که بهیچ ذوق صوفیان در چند معنی بیشتر باشد بهیچ
و غزل و قول آن چنان نیست فرمودند و هر یکی خاصه از آن دوست که در دیگری نیست اما هند و بی بیشتر

در مرق می باشد سخن کثاوه غنه میشود و آهنگ هم بر دق اوزم مرق می باشد که گریه کند و اشارت
بخانی و مجری او آکساری کند بغیر و در مدحی را با بیفته میلی می باشد اما سرود و بنر سرود ادائی ضربات
موسیقی و در پارسی است آنجا که می گویند و می گویند و عالمی دیگر است معنی باشد که جز بلفاسی ادا نتواند
کرد و همچنین معنی باشد جز بر می نرود می نرود و نازی و لطافت و اشارت به معانی دیگر باشد که جز بهیچ حقول
گفت و این تجربه معلوم گردد و بهر میان آئنده از پانصد کرده علی الخصوص بخت بهیچ آمده بود اشارت
بجمله امی مولانا شیر جمال سر ستوری شد که طایفه و مقراض بیار و از و پرسیدند که اختیار تو خلق است و بهتر
است هر چه خیر و شرف فرمودند درین باب معتبر اختیار است گفت خلق او را خلق فرمودند بعد خلق دستار دیگر
کرد و بعد خدمت آورده بشرف ادا و مشرف بعد از آن به دولت صدق بهیچ که آن سکین داشت و مشتقه که
انحوص برای این کار دیده بود بد و ن شایه غرض دیگر حق تعالی در باب او این دولت که است که که حایه
بسر مبارک بود بر سر او و شنید و طایفه که برای او خادم آورده بود و از خود پوشیدند و از نماز روز و فرمودند
از بخا کوی و در باب فرمایش پیرال بود فرمودند که چنانکه فرموده خداوند تعالی فریضا است بهیچان می باید که
در دهر پیر بلا و اول فریضه بخا کوی در طفیل آن فرموده پیر او کند چنانکه فریضه هیچ قدری و سببی فوت توکل کرد
شک فرموده پیر چنان باید حق تعالی که قادر است که خلق را خود و ملا و اسطری بدایت کند اما است او تعالی
بایدی است که بی مبعوث شود بر هر قومی یکی از ایشان تا دعوت کند ایشان را به آنچه فرمان او باشد که ملک
شیخ هم چنان او دعوت خلق سوئی او میکنند حاضر است گفت در سفر نیک و شمار میشود رعایت ادا فرمودند
پس حاضر و سفر بهیچ است مگر روزه که اگر در سفر روزه نماند داشت اظهار کند بعد از آن اگر چه نخل را قطع باشد
و لیکن قلی دیگر بجای آن بار و ناقص عادت بر ترک نگیرد و آسان گیر نشود و از آن مرید است که در موسم بود باز
ماند هم از بخا کوی در باب مرید و پیر افتاد فرمودند مرید از مریدان شیخ شهاب الدین سهروردی پرسید
که خواب حق مرید بهیچ است حق مرید بهیچ است شیخ فرمودند هم گفت باز و دیگر پرسید باز شیخ فرموده خواب هم
گفت سوم بار پرسید شیخ گفت سید خوش و سجاده داد و گفت که این کوشش و سجاده و غلیظ بر سال مرید باشد
پس چنانکه شمر مرید است از بهیچش پیر بر و ن تا مدخلین ادب و راست افتاده بود و خواست از سر مرید کرد
و خلین پیر شد و در غایتش آهای مقدار وقت که برای خلین راستا و چپا شوم در کابیر تقیر پیر و خلین همچنان
نمیشد جانب غلیظ رول شد و در غایتش آمد و در ابل و اول که کتم با خود گفت که تا در خانه بخت و دل ابل
و در دم کار مرید تقیر شود و آن ایشان هم ترک داد و همچنان رفت تا بگذرد رسید فرمان شیخ و سجاده و غلیظ
با عز و اگر بسیار که از شیخ آمده است مقامی و مملکت فرمود گفت مراد شیخ فرموده است که تو آنجا فرود آئی

من باشم چنانکه قتل حال را نظیر میگردانم و پدر ملک منصور و پدر ملک منصور را هم حرمت داشتی بسیار بر روی گفت
یعنی ملک منصور را بگو و در پیشانی و می چه کرده اند که ما تو را نمی گردانیم و ملک منصور گفت پیشانی پاکان بوده اند یعنی
تو پلیدی آنرا و بیگست داد و اگر ترس گفت ملک منصور شش شنبه و بیستی جواب داد و گفتش و او شایخ و علم
سادات و اهل وین را هم سبب بود که آنال که غلبت دین و در دل ایشان است بر گیرم همه بنود و اهل کلا
هم در معنی بنود اند گردانم تا هر چه برایشان گویم ایشان را بیا نماند و آل خود او را دوست خدا پیش این معنی پیدا
کنند و در و زخ رفت فرمودند و در آنچه وقت قبض روح او شد ملک الموت را فرمان شد که قبض روح بکن
از حضرت نباید گفت خداوند اجله که فرمودند به جمال زوفا سقا تر قبض ارواح گردم آل گندی که در و بن
این بر بخت است نمی توانم که نزدیک او شوم زبان شد یکی از اعراب خود را بغیرست گفت هیچ یک حقت نیار
فرمان شد ایس تو بر قبض روح بکن ایس جان از قلب او برود بنده عرض داشت که بجز ملک الموت
هم قدرت قبض ارواح نیست فرمودند ما دانیم که یعنی دوستان خدا می را جان ایشان ملک الموت قبض
چنانکه درین میت میگردد میت و در عشق تو عاشقان چنان بدینند که با شما ملک الموت بجنبه هرگز
موسی و بارون را جان را واسطه ملک الموت قبض شده است چنان گویند جبرئیل بر دست موسی سینه
صورتی دران سبب وید بران جهان و من که موسی را چاره نشد جز سپردن جان بدین صورت ملک الموت
آنجاد می نیست که ملک در باب اعلا هم روا باشد که ملک الموت جان ایشان را قبض احوال تسبیح کند
روز یکشنبه بیست و دوم ماه رمضان مبارک گشت

روز یکشنبه بیست و دوم ماه مذکور وقت چاشت شخصی پیش درک نیمه و گوش آن سو بود که وقت داشتند
فرمودند روزی مولانا برهان الدین غریب رحمت الله علیه در سما می پیش او که نیمه و غذا بهنگ او مولانا برهان
الدین را نیک خوش آمد و خرابی بنطانی از آن سو بود و آن ملک نیمه و غذا را در گوی خود بیست و اور گفت
که نیمه و غذا از بر طلق او میزد و خودی شنید و این حکایت فرمودند که منسور اهل میگفت که روزی بر در شمار
خانه میگذشتم در آن آن شمار خانه که نیمه و غذا میزد خوش آمد نزدیک رفتم ساحتی شنیدم مرد میگفت: آجا بوده اند
مرا گفتند در پیش برقص گفتیم: چشم هست رفته است یا نه دیدم قسمت رفته است و تعبدین رفتم ایشان پیش
با من در بانست شدند تا آنکه شخصی دست در لشکوه من زد و از من بر در برهنه شدم و دیدم از آن خود حکم
بستم از آن فعل روا شد مرا آواز دادند و در پیش باز گردیدم و بانیان من گویند که پانچده کرمه های ایشان
بمن کی تواند رسیدن در میان گشته می شکله فدا می آید و بانیان گرفت از آن فعل همه پانچده کرمه گشتند
نیم بر سما می خوشی بخاکیت گردم غنچه چندانستادی تا قماش آن باغبان هم میگرددی که با تو چه کردی

گفت می استادم و بکن دیدم قسمت رفته است پانچده کرمه از پنجاه فرودند سبحان الله چه عیش است که
حالت ابدال دارد با بجه جهان و خلوت باشد بقیه شخصی ایشان را فراموش باشد جمله جهان پیش ایشان صحر و
بجنگ و غرابت است سالها از روی مردم که در دولت را میسر شود نه شده و این بیت خوانند

هرگز حسد نه بر دم بر منجی دانی الا برو که دارد باد لبرم و صالی
و در میان این حدیث که قال جابر رایت النبی صلی الله علیه و آله و سلم بر می خط را حلقه یوم انور و زید الصغری سول اکثری حم
سوار کرده است فرمودند آری او علم است و مساک همه را تعلیم میاید که اگر پیاده باشد در میان و جوم
همه خلق نتواند دید و با خال او مطلع خوانند شده و نیز شفت و چند سال بود که اسن گشته بود سواری و را
اجوم ضرورت باشد و نیز سری و در روی او این اتفاق کند که میان است سوار باشد ایس یعنی مخصوص بود
فر سوار هم نباشد شاید که کسی به و اتفاق کند در جوم معلوم نکرد و شرف او دران نباشد و فرمودند ابو یزید
ست که هر چه بنام بر گردن آن کردم جز شش چیز کی توانم دوام دوام دوام دوام دوام دوام دوام دوام دوام دوام
نمی رسد است طهات سوار کرده است خواستم بکنم مکتبان با سخافات فرود آورده اند که نه استم خوردن
بیزه با پوست خرد و بانی پوست و با مغز و بانی مغز بقیه نه استم سبب آن خیزد و خورد و آنکه نیارم شش
روزی نماز با ما و ایدر امین علی کرم الله وجهه بجا است حاضر نشد رسول الله بعد نماز و خانه می شد و بدق طریقه علی
کی غلیظه بود و ندو چادر از اندام ایشان رسیده و رفته بود رسول الله چشم بسته نزدیک ایستاد و گفت الصلوة
الصلوة ایشان بیدار شدند خاستند نماز کردند زن ندانم و دختر از کجا شود و اما چگونه پیدا آید یعنی در حسن
و لطافت سخن شاعران بود فرمودند امیر حسن شاعر طافی در سخن دارد و این چند بیت او را انشا کردند بحیث
صل و آرام بخاک را مگاه جان دره کفر نه گیسوش پس سرمایه ایمان درو
خو کیست بیچاره حسن تا خون او بریزد کسی خاکست مشتق او بلی از یاد خوابان جان درو

غزل

ستم سلطان ملک حسن و ماور ملک درویش دلاد اسن فرا هم کن کجا ما و کجا ایشان
قب بر قد سلطانان چنان زیبائی آید که آن خرقان گرد آورده بر بالائی و ایشان
آرزو با عنسم لیل بر جنبت خویش داری چه مجنون و فرو باید شد از خویش و هم از خویشان
حسن در پای خواب سرفه کردی بجه الله نگو اندیشه کردی سلفه نه اند ایشان
و فرمودند که بنده گی خدمت قدس الله به العزیز بر خا فدا و شخصی سمات آورده بود و التماس نرود که یکسا معنی
بعد کند و می پیش خواجده سما گویند بر سر بیت آخرین و بر بیت که قبا بر قد سلطانان ای آخره ذوق بسیار

گرفته اینک خوش بود فرمودند که ای بیت نیز از آیین ادست بیت

ای در بوس رویت گل چاک زده و اماں
در یاد لبیت خلقی خون جگر آشاماں

درو چنگور و یان نه اندر نه برات تو
تا نام تو در ناپید در و فر به ناماں

نہرستہ ہی سہ ہر سامانے
سہرہ سرکاست شد فی سرشدہ فی سامان

نمودند و در آنجا امیر حسن آغاز غزای خویش را و در دیگری بردست نویسنده گان میداد می گشت امیر خسرو و دیگر
گفتند بهیست این بطریق تو نیز آید میگردی گفت آری امیر این تو نیز در و شکم است و فرمودند میر حسن
نشانند سخن دست تمام داشت و از لطیفه هر چه آمد می بچ اجمال نکردی چنین گویند امیر خسرو و امیر حسن
دیگر بلا حوض سلطان بگشت رفتند با سطر بان و عده بود و سطر بان نیامد میر حسن نشست یک ساعتی پس
خدا نیکد که به ششم گرفتند باز نشست چندان که باینکه که همه از گریان حیران شدند بعد نماز پیشین ذکر و دعا
مشاهد و دو ماخذ او بود و فرمودند چنین گویند که از حرکت فلک گرفته اند حکما تا آنجا میر کردند رفتند و بهند و شب
آمدند و وضع کردند و توانین بنیاد نهادند و مرا میر و آلات همه پیدا آوردند و حکما و تان را بایه زند که بول
آید و دو بول انگیزد و زبانی دیگر زند که بر آن خنده آید و زبانی دیگر که آید و زبانی دیگر زند میر حسن
میخواهند همه در باب بیکسند همچنان میشود که ایشان میخواهند فرمودند این نام جنگی و در شروابی بود و هستی
بهیست واره بر مولانا صدر الدین آمد و به دار و همان باب خود آورد و من و مولانا علانالدین و مولانا صدر الدین
نخستیم و یکبارگی گوشمالی دادیم بدین گوشمالی هم پرده میگفت هم راگ میگفت دنی دوستک زن که پر
استوان کار خویش بوده اند و لیکن کسی بد و نرسیدی و کودکی از آن مولانا صدر الدین بود و یوسف نام جنگ
دروغی اثر کرد بے خبر شدند و کشته کرده از مجلس او را بیرون آوردند و تا آن زمان که در آن مجلس بوده ایم
شعوری از خود نبود و آن چنان چنگی بار دیگر ندیدم چنین هم گویند که فی عراق از زود و مرده گرفته اند و فاخته
بوده و اداسیده و دهن فرا کرده ایستاده گشته بود و بادی زدا و زوی آوازی میخواست فی عراق ایاں گرفتند
روز دوشنبه بیست و سوم ماه رمضان مبارک **ششم**

روز دوشنبه بیست و سوم ماه رمضان مبارک ششم

روز و شب نیست و سوم ماه مذکور وقت چاشت آینه در کعبه پیوندد و باعث سعیت خوابی بود که آن مرد دیده بود گذرانید که دیدم روز جمعرتنگی مخدوم بنماز پیروان آمدند علی بزرگ پیش میرویدند آمده است شارت شد علم بن بگیری علم مخدوم گرفته پیش شده میرفتم وقت قیلوله بود ختم کلام الله کرده در خواب رفتم من بینم بندگی مخدوم در محله عظیم با در حقی رفع نشسته اند ملا برده اند بر پائی بندگی مخدوم انداختند بندگی مخدوم بدست چهارک خویش بر آید و چهاره گرفته اند و بر پائی خود انداخته اند التماس او بایست مقرون شد

[illegible]

زیادت خوانیم کرد اگر کسی بمیرد توبه که پیش ما کرد و آنچه ما فرمودیم بمیرد مقدار استقامت گرفت برای او
 کافیت است و از فراتر است بر ما باشد و سبک بار است که بار خود هم خود برگرفته است محتاج کسی نمائند
 است مردانند و علم بسیار بود و فرمودند تعلیم میان کوه کربست اکثری با وضو میباید بود و در مسجد باید بود و صحبت
 با طافه مشتتال و اکثر اشتغال بقدر آن شنیدن و نوشتن و حکیم کردن پس قرآن و لیکن و ناست جهت لازم
 حال سلاست و آن عظیم عجبی است که از کرده چند بوری و چند تلمیذ مولانا مسلم چنان متعلق و پریشان خاطر
 باشد که هیچ از خود چیزی ندانند تا این بد و غیر مدقراش نشود و کم هست بجای نرسد و هر که بجای رسید
 به جهت رسیدن غمی سخن در ما هست شیخ بود و فرمودند آنکه بر هر چه بود و آنچه میدید ما شود و با
 غیب ملاقات کند و آنچه میداد خدای تعالی بر او هر چه در دلش گذرد و همان شود و طعام خورد و آب سیر و طبع
 کند با اینهمه او شکر نیاشد الا لا شیخی بود شیخ او باشد که بر کشف ارواح شود و کشف قبور باشد و ملاقات روح
 بنیاد شود و غمی انسانی و صفات ظهور ذات بود و از عقبه فنا و بقا گذشته بود و فهم آن معانی نقد وقت او باشد
 او شیخ باشد آنرا که او غلیظ کند باید که بدین اوصاف متصف شده باشد اگر نشاید که او را غلیظ گیرد و نشاید
 بهیچ استاد باشد غلیظ خویش نکند و بجای خویش نکند و در کتب گذارد و اگر ندادی کاری نیاید و در
 بیان این آیت و نقد گفتا شنیدن و تحقیق علی که سیه جبهه ائمّه انبیا و ائمه اقطاب اقتان سلیمان و در تاریخ بر محمد بن
 که بر روی شب سلیمان اتفاق بر عروقی که خاتم سلیمان بود و از وی است و ملک سلیمان هم در خاتم او بود و
 و بر تخت رفت نشست همه خوش و طوبی و حسن و انس محمد پیش او کردند و سخن او شنیدند سلیمان را
 صورت خویش گردانیدند چون بیامد بهت استن خاتم او را باستخفاف بیرون کردند تا بر دها گریه میکرد
 کسی جواب نیامد و ظالم از معنی حکایت فرمودند که خاتم رسول الله در ایام خلافت عثمان از دست او در میان
 آیه افتاد و تمام آب آن چاه فرو ریخت و بالا کردند تا آنکه یگانگیان سنگریزه او را شمرند و تمام خلش و آب و
 آن کشیدند و نیافتند بعد نماز دیگر غمخواری بخدمت آمد غزل خواند و لیکن بر صواب بود و آبی در اشت
 خوانند آمد و در بعد از آن فرمودند خدای بر من شاهد است که این دوا مخصوص برای خوشی دل آن بیچاره
 زود بکار آمد کاری که دوا از آن من خوش آمد شکسته دل نشود و این غزل شیخ سعدی میخواندند همیشه
 زلفت تا تو بر فتنی حیالت از نظر مبرم برفت در همه عالم زبیدی شبیرم
 بیت فرمودند اگر زباید بجای در برتر باشد زیرا چه معنی این بود که از همه مرا خبر رفت لوح دل مرا نقش خیال تو
 فرو گرفت و از همه عالم مرا خبر رفت و اگر در باشد یعنی شهرت در پیله می شدم و این است ازین و در بیت
 اگر هر توبه بینی ز عجب رشتناسی که هر چه در نظر آید انان ضعیف ترم

مرا بگوئی که سعدی چرا پریشانی خیال رو تو هر روز میکند بترم
 این بیت را بسیار مکرر کردند و ذوق بسیار خوانند و فرمودند که بترم و ضعیف ترم تکرار فایده است و درین بیت
 نشان پیر خوشت کمی تواند گفت که در حال آن خبر می شود بهرم
 فرمودند دل صفت دل است و خبره شدن بصر با آن چه متعلق دارد اگر آن غلبه شد که نسبت به بدن بیشتر باشد
 خبره شده بصر مناسب آید و فرمودند که روزی خدمت شیخ نظام الدین در دین برای سماع کشید گفت کس
 است چیزی از جنس سرود بگو و خواجده اقبال و بعضی غلامان و بعضی یاران سرود گفتن میدادند ایشان پیش
 آن فتنه خواجده را بسیار ذوق بود شیخ ایشان را جامه داد و بعد از آنکه حسن میبندی آید ایشان حکایت بد کردند
 و این بمانند و دیگران مانند که تو بنودی و پیش شیخ سماع و سرود گفتن ما را جامه داد و ذوق بسیار بود او گفت
 و شیخ بنا برین بود که من بر سر است کین گرفتار شد که از ایشان خلاص یابم خدمت شیخ این گفتا ایشان شنیدند
 و ایشان چه بگویند قصه پیش شیخ گذرانید شیخ تبسم کرد و فرمود حسن راست بگوئی چیزی از آنکه تو میگوئی آن هم بود
روز سه شنبه بیست و چهارم ماه رمضان شمس
 در شب بیست و چهارم و در وقت داشت ذکر و در باب استقامت امر دین بود و فرمودند در هر چه تا بدیل
 است تا بعد دین مستقیم نگردد و گفته اند دل عین سلطان جاب و فضل من بهما سخن دل نزدیک سلطان جاب فاضله
 است زیرا چه در و بدل روح است و بصر حدت بخلاف جهاد که می آید با مقام اندوکی مرد دیگر بر اینها است
 و در بعضی نیز گفته اند که بصر است که تیغ برین افتد و بوشه گناه کبیره است میداید لیسان تا ببرد
 بر صد بیایب سلیمان شود و خود را خود خوش میمان بنود و رجب عظیم و مرتب بلند دارد و اما مسلمان
 مسلمانان شیخ است غمی در کرامات صوفیه گری بود فرمودند مولانا فقر الدین بجنوری میباید شیخ الاسلام نظام الدین
 داشت اما اعتقادی که بر خواجده داشت کم مریدی را باشد بر پیرو خود او و صاحب خواجده ما بسیار بود و ماطل او قال
 خواجده ما را اطلاع تمام داشت مولانا شهاب الدین کشمیری و میدادند و میگفت و یاد می آید شمار آن شب که
 تا غایب شدند از خرب لاغلی بست و تنی سپری بردست کرده پیدا شدند پسیدم گفتند و دریا چهارمی غرق می شد
 و فرمان شد بر وید چهار از غرق باز دادید و روزی دیگر مرا فرمودند مولانا بر از غمخانه بیای و شرب بیدریک
 بیدریک آوردم گفت مرا بید باز گفت بخورم شرب می در غی غایب که کجی شایسته چیزی درو نباشد و خلق من خود مولانا
 خود گفتندی چند گاهی پیش خواجده امامت میکردی او میگفت که من بالا عرض سلطان نزدیک درختان بر چاشته
 میگذاختم و دیدم شیخ پیدا شدند و دیدم که با بوس کم می بینم کس نیست پیش خواجده که را میدم خواجده فرمودند آنجا بسیار
 زنگان فتنه اند و زارت مولانا محمود علی بها بنماست در آنچه بندگی خواجده داشته بوده اند مرا زارت شیخ الاسلام

قطب الدین هر روز فرموده بودند روزی ایستاده زیارت میکردم ناگاه دیدم شیخ جاما سپیده پوشیده پیداشده قائم
 که شیخ از ته اندازی پندرس بر خاستم تا در یامی بزم کسی نیست یعنی بکوی در بختیوسف بجلج میرفت فرمودند
 یوسف بجلج در عرض موت از منی پرسید بگفت نام تو یوسف است این زمان گران بختی است که نام او قطب باشد
 او بعد ساعتی بیدار گشت آری نام من مادر قطب کرده بود اکنون تو مایاری بشارت برگردادی پیش از آنکه من بمیرم
 یقین می تو پیشتر رو آوراکشت بن زان خود مرد و بعد از پیشین بکاتب شیخ سیمان که کو تو ال قصبایرج بود در انچه
 زندگی مخدوم در ایرج نرود فرمودند تا که شد در ملک زندگان در آمد در جمره اولی تقنین ذکر و مراقبه کردند و از
 محبت مادر او که عورت زال بود در ضایفه او بخت سفر خانه کعبه در خانه باز گردانیدند و او بر ترک خود مستقیم مانده
 است گوشت گرفته نیک بر مزاج میباشند و داشت بخدمت ارباب کرده بود و بر مرتبه فرستادن بکاتب او صادر
 شد بسم الله الرحمن الرحیم فرزند دینی سیمان شهاب و غلبه محمد حسینی سلطان که کدام دولت عالی تر و کد
 نعمت شریف تر که تو با خلد خویش بفرایغ بفراموش آینه در و نه دوست و دشمن و آشنا و بیگانه مستقر
 باشی ای پیکار تو قدر فرحت کجاشناسی شنیده باشی میست بفرایغ دل ز مانی نظری باده روحی به از ازا
 پسر شاهی همه عمر مانی هوای به ترا با صحبت مردمان چه کار ترا با علم چه نسبت آنچه لایبی دین است از
 لومنی و نازی و بد آنچه هر شهنش مردم بدال محتاج است بکفایت رسد باقی وقت غرق بیاختار باش آن روز که
 بر تو کسی نیاید و تو در کسی نه بینی کسی رویت تو نه بیند بآنکه ترا معراج مست که بنشینان حضرت و قربان صفت
 و از آن صفت ما بر نه با سخی دل در تنگ و بلند کوشد که نشد به جز بر تو فرو نشد کوشد که نشد به گفتی که بر بجز
 از کوشد که کار به ویدی که نکوشد نکوشد که نشد به مردمان بر نفس حمام بامیه وصال خیال بازی می کنند
 هرگز بتوالد و تناسل نیست در شورشستان کشت میسازند هرگز بر نخواهند خورد و آب روان میسازند هرگز بر نمی
 براد آتش نماند کشت بر چه کاره عشق میسازند و فدا چه نموده اند خطا زان روی خواهند دید چه است بیات
 بیست برگزد زین سزای غریب چه فریب به بر شکن زین به با حرم خود که کعبه کاند و خوابی ماند به سال محبت
 چه ده چه صد چه هزار به رخت بر دار ازین خرابه که هست به بام سوراخ ابرو طوفان بار به هر که از چوب مرکبی
 سازد به مرکب آسوده دان و مانده سوار به ره که در داف آبی گم به غرنه نماند آبی خوار به دولت آنا
 آنکه داند نه همیشه انبار جنس استظهار به تا ترا دولت است یار به در جهان خدای دولت یار به
 چون ترا تو پاک بستانند به دولت آن دولت مست کار آن کار به آن سامعی که خطره غیر خدای دولت تو و خود
 شکر و بیت پرست دانی ملک تاج سلیمان خاں را دعای من بر بیانی و تجوی شنیده ام به به بخت روی به چیده
 در به به جمعی دانی و تجو مردم و بنال تو به بکت با و بیست یک نفوس که هر دم هزار با نفوس به یک در رخ

که هر دم هزار در پیش به والدۀ خود داد عای من برسانی و بگویی به آنچه فرموده ام حازمت کن و پسر خویش را
 و ما کن آتی فرزند ما را خود مستغرق دارد دل در راه حظیره غیر حق باز آرکتوب بگره و لایه رالین سلطان و طایفه حسین
 سلطان کنه شرافت و پادشاه و اولاد و فانی زوال ملازمت کند امید نفع من الله باشد وقت غنچه ذکر و بیاب
 بنادون شرفی که مخصوص بندگی مخدوم برای تقنین ذکر کرده اند و پیش ازین میان مشایخ خود فرمودند صام الدین
 به شخصی از مریان بندگی خواجہ حضرت عری داشت در سلاطی مانندی و نیک صالح و صوفی صفت بود روزی طرف
 خانه کمال میر فتح با من صاحب بود و در تمام راه التماس تقنین ذکر میکردن و اورا جواب میدادم که چگونه سیده که تو پری
 ال سلوک تو منفر شدار شد و ترا وقت نماز تقنین این حکم گذشت و او بتفرغ و زاری بسیار بار بار التماس می پرست
 این خوش شده و اندوگین گشتن او را مندرت کردم او چشمه آب کرد و آبی ز بار گشت در پیشی با من ملاقات
 و گفت آن پیر با تو چه میگفت و تو چه میگفتی گفتم او التماس تقنین میکند من گفتم وقت تو گذشت است آن در پیش مر
 مت چند شرطی ترا تعلیمی میکنم تو آن میان مریان و اصحاب خویش بند هر که بران شرط از التماس ذکر کند تو او را
 بین کنی او به طلب خویش رسد و در بجه غیب بر و کشاید هر که هست باش که پیر و جان و مرد و عورت و شتر و نط
 بست پشماره بزم بر سر گرفته از خانه خویش در خانه او آن قدر که نماند بیدار بگذرد دست که خویش فرجی برای
 ندوری پیش تو آرد و سیوم زیارت آن شیخ پیر شایه کند شیخ الاسلام نصیر الدین و شیخ الاسلام نظام الدین و
 شیخ الاسلام فرید الدین و شیخ الاسلام قطب الدین بخندار او شی و زیارت شیخ الاسلام معین الدین بخوبی قدس الله
 و احم اعزیز تر ازین خدا شکاران عرض میدارد و بیعت زیارت که بعضی یاران را فرمودند به شرط بود چون زیارت
 شیخ الاسلام نصیر الدین برود در آن زمان یکبار و سه بار و هفت بار یکبار آن الله تا آخر بگوید خورده و پیش نهد
 بعد از آن فاخته یکبار و آیه انکری سربار و امکم الکا شرفقت بار و قل هو الله احد ده بار بخواند به از آن
 به نشیند آنچه از قرآن خوش آید بخواند التماس نکور که گفته شده است بکنده و بگوید که بنده شما نام بندگی مخدوم
 بگیرد و کمتر بندگان عرض میدارد که بعضی یاران درین خطبیک مشامل بوده اند شاید بعضی بدین لفظ زبان
 ایشان بار سه نکر دی به چند که همه کردند دل برین نماید زبان کار نکرد که بنده تواند گفت که او براسے
 و شاد و تقنین نصب است از بهت شایه خواهد مرا تقنین ذکر کند ایس و مثال ایس بگوید از شایسته قطع
 است که مرا بر خور واری باشد و بران استقامت شود و با علی خصوص او نصیب من گردیده و در وقت
 زیارت و ده آمدن در بر و آن مدن منظر دتر صد باشد که در حظیره کدام کس در آمده و کدام شخص در و آن
 بود و چه میکرد و کدام کس بیرون شده و از چپ و راست و پیش و پس چه حفظ گفتند و چه آواز بر آید و خود ده
 سین علقه بروح شیخ و پایا بند آن خورده بر دار و بر بندگی مخدوم میار و همبدین لفظ زیارت

بر پنج پیر بکند و اگر در شهری که او باشد تربت پیران نبود خطی بکشد و آنرا نام تربت شیخی کند زیارت او
 هم برین جمله بکند و زیارت بی بی فاطمه سلام رحمة الله علیها هم برین طریق کند بعد از آن بیاید
 پیش بندگی خود نام کیفیت بگوید و خود ده بند و فرموده که شتر چهارم آن است که روز ذکر
 اسام باشد و اگر تواند خود طے ببرد و روز تلقین ذکر بکشد و در سخن و جفوات و نیزم و ملک عطا ده
 بر سر گرفته بر روح بی بی فاطمه سلام رحمة الله علیها بیاید و بعد از آن غسل کند و با کس سخن نکند و شب جمعه
 باشد بعد نماز و دیگر تلقین ذکر کنی بر هر که کنی اگر مطلوب او بدامن او نهد پسند فردا قیامت دامن من
 و تنگ او و فرموده آن مولانا پیرا تلقین کردم خالی از تشنگی و تشنگی در روزی و در زکات و کار باری
 نبود و صدقه خواهد پا چند نفر این معامله کردم همین سنت شد امید دارم تا قیام قیامت باقی ماند
 انشاء الله تعالی کمترین بندگان کاتب حروف کرات مراست شنیده که بندگی خود و در جمعی
 فرموده اند هر که چهل روز ذکر کنی که من تلقین کرده ام ملازمت کند اگر مقدمه مبارکی و دلیل خیر
 او را پیش نیاید و قیامت چنگ او دامن من بعد نماز فسخ جواب این مشکل من بگویند که رسول
 در صوم وصال میفرماید اینست یعنی زبانی تلقینی و یقینی و اگر چند روزی آب و طعام نمی خورد ضعف
 بر روی مبارک پیدا می آمد و پشت بر شکم می بندد تا به قوت آن درده تواند رفت برادر مستی احمد
 چیزی میگفت این پنج برود چه صواب نبوده و پنج یاری را از حاضران جواب در خاطر نگذاشت ملازم حدیث
 اول ذکر در باب طے افتاد فرمودند بعضی یاران ما بوده اند که ایشان در هر گاه روز
 هفتگان و هشتگان روز طے می کردند شاید یکی از میان ایشان من هم بوده ام که چیزی
 در طعمیل ایشان می کردم از این جا حکایت خود فرمودند که پنج وقتی از طے با حفظ از
 و فطار نه کرده ام مگر دو بار یک بار سه مراد میان سه روز همیشه نرسیدم من از
 پا در آوردم در خاطر خود کردم بر پا گرفته است بدون بروم بیرون چند به شکست
 به خود چون من روا شد عطا الله بن هم در نبال من گرفت روا شد زیر
 و رخت میر فتم می بینم براس نام را یک پیر هم به گرفته برگ میر براس گوسفندان
 شکست اند میان برگ سرخ به شکست بر آهه باشد گفتیم هم بر این است نام
 قدری فرود برم و عطا الله بن همیش بر چه است فرستادم که دماں چه آب
 سرد است بر دیوار او آن جا رفت من قدری از آن بشکستم بخوردم به پیچیده در ده من که
 اندازم عمل نباشد پنهان عطا الله بن آمد من ابرق از دست او استدم قدری آب

خود ام و حیران و ده گشت چار پر انگشت پنجم خوش ادا و هم خورد و آن پیش باقی است کانه می اناس روح الا و
 برین بود مطالعه میکردم ناگاه بدین سخن رسیدم که هر موی روزی حضرت خداوند را گفت ای خداوند ظاهر پیری
 اندکی بکن و قهقهه حاجت می باشد و خواست آن از و شرم میدادم فرمان شد و تشنگی یعنی یا موی سنی حتی
 به عجیب و عظیم شایسته ای موی از من شرم مار بخواب اگر چه تنگ آورد حاجت باشد و یا طفت و سپند
 بر سخن مانیک ذوق داد سوال موی و جواب خداوند قانی ظاهر از من کرد و مرا گریه فرود خسته عید گریه
 از بل من بگی رفت بعد از ذوق این مطالعه موی من هم خواستم که دست بر آورم خداوند اگر تمام هر طعمای
 به جود برین میان کودکی پیش آماست و گفت مولانا عطا الله بن شامی طلبه اگر نام عطا الله بن خیر و هر
 زبانی خیرم رفتمی بینم طعمای برخواخیزد شش نماند شش است با کجا شش قدری خورد و چهارم اول روز
 خواب مر می فرمود روزی بخندم رفتم مر خدا شتم که مر وقت افطار طعام خوش نشانی آید فرمودند سحر بخوری غنم
 و مر گفت وقت افطار طعام یک مرده بر بخور بعد چند گاهی فرمودند می کن اول شب کطی کردم هم از
 به شنیده بودم که بر مادر میگفت که شنبائی افطار من منتظر نماند مرا و در دست بعد از آن که افطارم طعام
 و هم خورد من نیز بر مادر گفتم که بندگی خواهد بود روزی فرموده اند بعد از آن طعام خواهم خورد و شام بهرست
 افطار من انتظار نگذاشت و پنهان کردند آن شب طی کردم نیم شب گذشت است غلطیه ام و برین سخت نذاورد
 است این چنین که قوت خواستن بجهت تعجب نماند است چنین میدانم گرای زمان از تن بیرون خواهد رفت
 یام رجب بود چون روزی هم خواهد رفت خواستم تا کنونی را بیدار کنم سحر بخورم باز گفتم آن فرمایش شیخ
 است شاید برسد به گویم که خواستم بدین طریق او را در دل خواهد آمد که این کاری سختی و شوری نمیشود و اند
 استقامت هم بجزرت شیخ کردم که خواهد فرمان شماست قوتی بخش زور کردم خاستم بهرین میان درون
 من شوریدنی آمد بیرون انداختم هم ازین صفا سبز و زرد هم بیرون افتاد هم درین میان یک غلغل از درون
 بیرون آمد که آواز او از ملق بیرون آمدن شنیدم و بر زمین افتاد و بی حال دل با قرار شد فی المثل بعد از آن
 او خود قوتی یافتم اگر در روز التفات نباشد در آن بار پنج روز بود هم بخواب و در بار پنج وقتی حالت با منظر او
 و شوار نشسته است و هر کار می کردیم و پنج اثری طمی بر روی ما پیدا نبود سبق خواندن و زیارت شیخ
 انقب الله بن و زیارت شیخ نظام الدین داشت و در شاد و ملاقات بندی خواهد شنیدن سماع بقوتی که است
 میداد میکردم و پنج مضطرب شدیم انظر به فرمان شیخ یا در تافاه و یاد بجای قبرستان و یا بزرگمت و
 و یا یاری دیگر نبود

روز چهارشنبه ببت و چهارم ماه رمضان مبارک شده

این است گفته که امتحان کشیده سمنایا لیفو و خند و النعل بالنعل و کلا در می آید و عقید و انجیل
 از کلا حیل بعضی فقها در باب استقبال در حق فقر و در شفق و آنجا که حق کسی متفق باشد من بجد صاحب سبب
 مانده که برای گرفتاری کرده بوده اند لغتی سخن در قتل موفیات بود و فرموده مولانا مختص روزی
 بر سر بازار میگذشت و غلیوه اژال بسیار برای رانگنیدل مردمان تبع آورده بود و مذمبتر منور و مسکینانید نه
 یا ستاد و برادرش خود و در یک سنگ فرو داشت سنگ دیگر بالا داشت و سر هر را بخش کرد و حدیث رسول نیز
 برین است لغتی سخن در احوال اهل بهشت بود یکباری در بهشت نوری ساطع شود که جمله اهل بهشت آنرا
 گفتند حق تعالی چه کرد که این نور را چه سجده کردید گویند اژال هست که نور تو را نستیم فرمان شود ما بنودیم نور
 بنود که نیکو بر روی خود کار خویش خندنی کرده است این آن نور بود اهل عارفان سجده نگیند این
 کسان نیست که خدای زود دار و نیا نشاخته اند

روز جمعه بیست و هشتم ماه رمضان مبارک ششم

روز جمعه بیست و هشتم ماه مذکور وقت چاشت سخن در مرد دلدار و اهل بهشت مانی دوی بزرگ میقت فرم
 در میان جهان دوم و اول است یکی که هوای نفس خویش را بشکند و دم اند مقابل تیغ و تیر ایستد بانی دیگر که در
 آن خصوص برافروختن جان کار مرد توان شد هم از انقضا این مقام این حکایت خویش فرموده ندر و می من
 والده از نظیره شیر خال درون دبی شد مولانا علامه الدین از سببی رنجیده خود را بیرون زد و قصد زیارت
 فریدالدین آمد که در چهل روز و در نظیره شیر خال وجود خویش آدم دیدم علامه الدین نیست دانستم روز
 شنبه است مگر خواندن سبق پیش مولانا معین الدین عمرانی رفته باشد آخر وقت نماز دیگر نماز و حقیقه بنشستم
 مولانا بر من آورد که بنشست است روی خود سیه کردم از نور فتم مثل دمانده این چند کلمه بنشست است رقت است
 مرا که بر فرود گرفت ملک سالار ظاهر دیدن من آمد و من طلب و اندوس دید گفت که اگر چه اناغ کرده و گفتنی
 فرستاده اند و خطا کرده که فرود خانه فام فرود خواهم ماند مولانا هم امروز بر دل آمده و خودم فرود اسوار شوند و تا کی
 رفته باشد بر برگشته بیارند با او اسپ فرستاده پس زاده بود سوار شد غلام او که گز نام و یک غلام من معور
 نام برادر بوده اند و وزیر آباد و بی بهشت کرده و فتم خیر مولانا پرسیدم گفته که آری بود بیشتر شد بیشتر شد از
 آنجا بیج کرده پید باشد از آنجا پرسیدم گفته که آری بود بیشتر شد از آنجا پرسیدم بیشتر شد بیشتر شد از
 باشد آنجا فتم ایشان بدو رخ گفت آری بود رفت و من آنقدر فکر نمی کنم که من بر اسپ و او پیاده همیشه شده
 چگونه برو و جسد عظیم که در دل افتاده است هیچ اندیشه نمیکم از آنجا که چهارنگه و پویه گناشم ایشان را
 که سهود است آن نمودند ایام موسم بولی بود برای و زدی خویش حلا و در جنگ و کشت زار انداخته قدری دوا

فتم چهار نفر قصد کرده بر من دوا آمدن گرفته ساز ایشان دیدم متغیر شدم و من تمام و هر دو غلام عقب ماند
 ندر پیر این استی فراخ و دستار بزرگ بر سر و آل ایسی طبعی فرو می من هر که بنده جوس آید در عالم بر مرد
 را فرود آمد اسپ با سانی بستانم بر یکی سنتی است و بر دوی بر سر و بر سیوم تیر و بر چهارم چوب دستی نیک
 گزالی کی نیک نزد یک سید گفته شد که سید خواست عیان اسپ را بگیرد و مرا فرود آورد و خفته بر سر من بردفت
 بر سر و در کاب شدیم بگردانیدم چایی را بر دم بر روی او است یک چشم شکست و دم در شبهاست باری
 یکی سه شنبه شکست بود او آه زو بر زمین افتاد و من اسپ را گذاشتم ایسی بایانی برای مرا پانید بر و ایشان
 بک کردند چند تیری فرستادند تا تیر با چوب و دست شد گشت رفت و پنی که آن شهر بیست و چهار کرده
 وقت نماز دیگر غنم آنجانی متغیر مانده گفته بدین وقت درین راه غیر معهود و چگونه آمدی در میان رو
 آن بود مواز که چهارگز در میان تک اسپ چون کبوتر جید طرف دوم افتاد و چیزن ماند اسپ چون بیدار
 کردم دیدم خندنی غنم مواز که چهارگز می اگر من بدانم هرگز اسپ را با ننگه بخور و آنکه از آن خنق در آن بر تیر
 ندانم ایشان و بنال من گناشته خلق و دید چون تیر پیش آمدند و گفته باز بروید که اینجا بای بودن شب
 است حیران ماندیم ایست دم حکم بهاس ره چگونه بروم ناگاه دیدم سوداگران غله جماعت با هجوم ستون پید شدند
 شهر میر و ند گفتم مواز که نیم کرده ایشان میگنند هم با ایشان بروم روای شدم در میان راه هر دو غلام و آنجا
 شد ند و آن محل با من حکایت می گفتند که عجب دیدم یک نفری هر دو چشم بسته افتاده سوار گردید و دست
 او افتاده پس بیند اندیدم سبب همیشه غم شش کرده بگذرید حکایت بر شما خواهم گفت خبر مولانا علامه الدین
 ایشان گفته که هم در کپور بود شما دوا آمدید مولانا علامه الدین زو در ختی نشسته بود شما را میدید و آواز خدا از
 سبب یعنی از مولانا دل من سر و شد مقصود آدمیم با مولانا ملاقات کردیم غنم آن مقام شنیدند زو در وقت بزرگ
 از شهر آنجا فرود آمده اند و وقت کردند و من او را در صدد رساندم و خود پیش او نشستم گفتم ایشان کی از بزرگان
 شهر اند از سببی رنجیده آمدند پنی ایشان را چه حال باشد برای سندن ایشان آمدیم بدین سخن دیدم مولانا تنگ
 خوش میشود و بدین معالمت از من راضی می باشد شمر غلام سالار و طلبیدم فتم بخت اسپ کاه و ولیده
 بیار رفت هفت بهشت پول کاه و چهار سیر ولیده آورد و فتم چراغ کاه و روی گفت همین مقدار میخور و زیاد ازین
 آنجا فرود آل اسپ بیست و چهار کرده رقت است بهشت کرده چهارنگه و پویه رقت است باز آمده چپن
 میاید که از آنخور گویا که نگشاده اند جای نبرده اند چو زین فرود آورد و نماند چند باری بر زمین غلطیده باز رفت
 باز غلطید هم برین جگه باری کرد چهار سیر ولیده مواز که فامی برگشته داشت و از هفت بهشت پول و دوسه دیگر گشت
 تمام شب افتاد و در لایه آدمی دست و پا فرود کرده و سپید چو در شهر آمدیم با آل اسپ گفتم ای اسپ از این سن

زیادت کن بعد چند گاهی باز پرسید که شب چه میکنی گفت نصف شب در دبر تو میگویم باقی دیر در نماز و تلاوت
 عت ای معاذ الله خواهی در دو زیادت کن بعد چند گاهی باز پرسید که شب چه میکنی گفت چون میگذرانی گفت تمام
 شب نشسته در دبر تو میگویم رسول الله فرمود بر من واجب است بفرمان من از مسجد در خانه مراجعت فرمودند
 با این جهت سبق حاضر شد بعد فراغ از سبق سجداتین تمام یاری بود بر هیبت خال پیر تقربان آمدند شدی
 داشت است و چند داشت کرد که زمین پرسید هیبت خال چیزی از کرامات بندگی مخدوم بود البته احترام کردم
 جدا از آن که سخت گرفت غم در آنچه در سامان بود و خلق آجانبی از من پرسید پیوند بر که دانی غم چندست
 مخدوم هم حضرت مخدوم همانا اگر فوگفتند آنکه دو یالان بود و اندکی پیشال و دوم مولانا عده الله بن یاسه
 ایشان بزیارت شیخ فرید الدین آمد بود و گفتند آری با مردم که بندگی مخدوم بزیارت شیخ آمدند مولانا عده الله بن یاسه
 بیا بنویسد بندگی مخدوم آقا بر شیخ زادگان کردند که خال بر دید پیش خواجه گزیدند که نیکان بجهت مقصودی از
 شهر رسیدند و خدمت شیخ و باب ایشان حرکتی گفتند و در غرقه می نریختی یافته دوره دوم صوف سبز میوه
 پیش هر دو شیخ زادگان داشتند بعد از آن زیارت شیخ خود رفتند و یاران دیگر هم بیرون بوده اند و بر آمدند
 در آن حلقه رفتند می بینند بندگی مخدوم هیبت بر کال شده در میان گنبد شیخ افتاده اند همه ترسیدند پانی
 پس از نشسته بعد ساعتی به هیبت خویش بیرون آمدند این سخن و در زمین اجداد و ناسا ماند و معانات آن
 مجمع طایفه است که در آن هیچ شبه نیست که در میان سالها است که خدمت خداداد ملازم میباشند
 و چون ای حکایت نشنیده در دل صورت گزیدند تا به دروازه خروج مردان گذشت که بسیار ازین مجلس مردان
 گویند و مخدوم از قبول نگفتند اما درین حکایت ساکت بوده اند و این مردان لیل صدق است و آن یار گفت
 که من در جمع مردان و در سماعی در جمع پیشتر عرضی شدم هر چند که خواستم بشری طوطی کردم فی الحال میسریدم
 بندگی مخدوم بر سرین استاده انگشت بدین گرفته میگویند سعد الدین بن شداد شمنی که یکبار بوده و در چوب
 از سامان و در شهر آمد پانوس بندگی مخدوم کردم و در اول ملاقات این سخن بود و بنیوب و در گاری ملازمی بود
 چند گاهی بیکهانی مردمان کنال گردیدم اگر شبانی گوشتندان فرمودی هزار بار با آسان تر بودی اینجا نیز در
 آمل ماندند و هیچ جواب نگفتند سپس آن فرمودند روزی شیخ منصور فضیل بنیوب شیخ الاسلام فرید الدین قدس الله
 روحه ازین زمین پرسید که شما این است بود و درون گنبد شیخ بنیوب این هیبت بر ما میگویند غم بجان است از
 ما که وید که غمت گفته دروغ میگویند غم که پرسید برین من که در کتب سلوک نوشته که معنوی را این حالت
 میباشند علی اطلاق بنویسم علی ایتین سلوک من نیست غمت علی با خلق بگویند چند سخن گفته است سیدی
 بود اعلی و غمت داشت که درین باب شخصی و مرتبی میاید که بر روی خلق حکایت کنند فرمودند این از اثر خلقی

بجای است بر روی خلق و آن حال کوه است می افتد کای کوه هلا عالم بحساب آل سحر ریزه باشد و آتش حمله
 می کند آل آتش نیست و سوزنده نیست میکنند بنیوب چو آتش یک شعله اده از سیدی آید آل مرد را
 پر کار که کاله میکند هیبت پر کار که چه باشد شاید چند هزار پر کار میشد و در میان این کوهها و آتشها صوفیست که
 شاهانه این جز آن مرد تواند کرد بهرین حالت صورتی جمیل انیس و بی الطیف پیدای آید اینجا جز را
 بنیوب خویش میخاند هر گوی دوان سویی او میرود بعد از آن او بید قدرت خویش چنانکه بود از آن قوی تر
 و قاهر تر و لطیف تر صاف تر میگرداند چنانکه بود و بچنان میسازد و فرمودند دیدم صوفی را که او میگفت که مرا
 بهر چرخ در میشانند و آن چرخ در می گردانند در گردش آن چرخ یک مراد هفتاد و یک بار میگردانند و آن زمان
 که ازین مرد هیچ نماند ناگاه باز بهرین میان خلقی و دیگر از حال در محبت میکند همه پر کار کاله مراد و باقی اندم راجع
 میکند چنانکه بود و بکنند بلکه از آن بهتر و خوشتر میکنند در آن حال که او پر کار کاله شده است اگر کسی بر سر
 است او برسد چنان بیند که کترین خدمتکاران عزمه داشت کرد و بدین خلق این حالت او را می لازم
 است که البته بر هر که این حالت باشد کسی در آن اقامت طبع بر و گرد و آید حال او معانه کند فرمودند باشد
 هم نباشد اما از چشم خلق حالت او را پوشند و فرمودند بعد آنکه خواجه در حرف تشرع و آن شدند سخن مرا
 شکل شد که بی هیچ بلکه کسی بجای است جلالت چنانکه بود و بخوابد آنرا بجای است لطفت و حال دل کند تیر باد
 پر باشد خلاص ازین بلا چگونگی بود و سخن دوم که شکل شده بود شکل از فاج بود و سخن میوه این بود و پر باشد
 که نفس واحد از حال زمان در مشرق بیند و همان زمان در مغرب و همان زمان در شب و همان زمان
 در شهری و دیگر و فرمودند که مولانا با جمال الدین مغربی که او فرموده بودی که کتاب معروف باشد او در خصوص
 معارفی داشت و مردی سب فرید حکیم و جلال دیده و پر کینه بود اکثر مشایخ را در یافته و چندی از مرگش فرود
 نیامدی و عارفی نمک و اکثر مذہب خصوص داشت و اعتقاد بر و کردی و او را شری در غایت لطافت نبشته
 بود و دو سال با او موافق شده آنچاز احادیث و کلام الله متباد افتد نوشت و جمله سخن خصوص با او آتش
 کرد بعد از آن روزی اشارتی غنی بخلافی در یک مسئله کردم چنانکه کسی از خواب بیدار شود و سولانا بچنین
 شد تا که در میسرید من ترا مقدم چو این چنین سخنان میگوید شروع و ملاقات سخن خویش کردم معقول و
 منقول چنانکه اصلا جای سخن نباشد موازنه شش ماه برین بر آمد هر روزی که می آید گویی در مسائل فصولی
 میکنم من خلاف او سخن میگویم و آنرا اثبات میکنم و او میگوید میسرید من علی الحقیق و این یادت عرب
 است که اگر کسی بی توبه گوید بنویسد صلی علی محمد و آله و سلم بگوید که در روزی که او بر میان بر و گوید و روزی
 که شب یار شد لغت میسرید قدری بمان بر وضع مرا قهر بر سرده پاشنده نشست اندیشه کرد او بر پیشانی

ساله و سن جوان بست و چند ساله آغاز کرد و میرسد درویشی و درویشانست با مسلمان کرده توایم دوست
 گوش برد و سر پیش من فرود آورد و در کترین خدمتگذاران عرض میداد که ما را این سخن گویند هر کسی که در
 آن حضرت سلوک کرد بجز من مخصوص است ما سخن مخصوص خدا تعالی را در دولت بیان اسرار خویش داد
 و هر چند که میخواهم که نظر من از سخن خوش ساقط نشود و نشاندن از نظر بر سخن خود باشد و از سبب این معنی
 نیک اند و همین باشم چنانچه که نظر از من هم ساقط نشود و فرمودند که این سخن هم از من فاش شد
 روزی در وقت خویش نشسته بودم خدمت قاضی عبدالقادر بر من آمدند گفتیم عجب حکایتی است
 در رسید است میگوید که در ساله ابوسعید ابوالخیر نبشته دیدم که روزی ابوسعید ابوالخیر بر ابوطی سینا نشست
 و گفتی فی الذل ابوطی سینا جواب فرشت الدخول ف الکفن الحقیقه و الخمد ج عن کلا سلاطین
 و ان کلا تنقذت الا بماکان و سلاطین الشیخه این سخن بر ابوسعید ابوالخیر رسید ابوسعید گفت
 ان فی هذه الکلمات الی سائر یوم صلی عبادۃ اربعه الاف سنه رسانید ما این کلمات
 بجای که نرسانیده است عبادت چهار هزار ساله بعد از آن من العقبات میگوید و انم ابوسعید
 کلمات را نبشید و اگر نه بچو ابوطی سینا را آمدی چه باشد که ابوسعید ابوالخیر بر ابوطی سینا حکیم بنام خود
 جاده بنویسد دینی فی الذل بعد ازان ابوجابی نویسد الدخول ف الکفن الحقیقه و الخمد ج عن کلا
 الاصلها اجماعی و ان کلا تنقذت الا بماکان و سلاطین الشیخه من شکر ازان دیگر اینکه میگوید و
 این کلمات بجای که نرسانیده است عبادت چهار هزار ساله رساند ازان عجب تر و در آنکه منی من العقبات
 ذوق این کلمات را ابوسعید نبشید و اگر نه بچو ابوطی سینا را آمدی گفت نیکو میگوئی این سخن پیش من
 وقت نماز ختم بود پرسید شیخ چند باری این سخن خواند و با خود باز خوانید و گفت چه دانیم ایشان چه گفتند
 بنفس تمام کرده مولانا شهاب الدین نمی نشسته بود گفت اکنون قاضی عین العقبات را چه گوئیم لعنه الله علیه
 قاضی عبدالقادر گفت نه علیه ما استحقچه چنانچه زتم قیسمان است که با حقیقت باشد شیخ مزاج گرم کرد گفت قاضی
 مصراع ایجانیه زورق هر سودانی و سخنان ایشان را بدیشان بگذارید بر نیزه بر چوبی رویه گویند تا با یک
 ناز بچویند دوم روز من رفتم از شیخ پرسیدم فرمودند ما آنچه شب مولانا عبدالقادر می پرسید گفتیم آری با من بیاید
 کرد آنچه بود گفت و فرمودند که دیدم با خواهر را باین بنی بنگی خواهر احم از جنس قنای و بقای دوی و صوی
 و سگری و حضوری و غیری سخن بودی روزی این بیت خواند بپشت
 درین تعلیم شد عزم هنوز اجماعی خواهم ندم نمی رقوم آموز خواهم شد بدو انش
 اشارت بقا میکند ندم نمی رقوم آموز خواهم شد بدو انش اشارت بقا میکند خواهر را باین رسید که صاحب این

بیت هم ازین عام نصیب داشت فرمودند اووه یعنی آری داشت پس آل در بای خواندند رباعی
 گر من ز می مغافه ستم هستم و بر من دیا که بستم هر ستم هستم
 هر کس بر من و گر گانی دارد من از آن خودم هر چه بستم
 بعد نماز ختم ذکر می در باب مشایخ خشت میرفت فرمودند مولانا تادالدین چون بدید شیخ بن الدین داشت
 روزی ملاقات بندگی شیخ نظام الدین رفت مناقب شیخ بساوالدین قدس الله سره و اعزیزه گفت گرفت
 خدمت شیخ شنیدند تا آنکه بسیار کرد و بندگی شیخ بیخ نیگفت ناگاه دیدن میان سخن گفت و هم نفس شیخ
 بر شیخ فریدالدین رفت خدمت شیخ الاسلام نظام الدین هم فرمودند مولانا بشنو وصفت شیخ بساوالدین کرد
 چیزی را نام بشنوید وصفت مولوی که مولوی کند شیخ را که در ظاهر گفته اند قدس الله سره و اعزیزه گفت که
 مولانا علامه الدین دانست که شیخ کسی مقتدر تر از شیخ نظام الدین در ازان شیخ بساوالدین در نیست آخر آغاز
 مرد مولانا بشنو با شنید که گفتیم آنچه در رویش باید و در ایشان خیر بود و فرمودند خوابی میرانی مردی بود و در او جاز
 خدمت شهاب الدین سرود می بود بسبب آن شیخ الاسلام در شهر دلی رعایت او کردی روزی شیخ الاسلام
 فرمودند که جازت نامه هدی بر تو بستم غمت آری هست گفت بیار رفت آورد دید که بر روی کاغذ جازت
 نامه برای جدا نبشته است و بر نظر کاغذ برای غلای زیر یک نام داشت که در در و زیور او و بر آنجا خویش
 بود شیخ الاسلام دید و متحیر ماند و نیک تا خوش شد و از شیخ غراسان چنین معلوم شد که در اجازت دادن ایشان
 تا فی لیکنند هر که اصلاح و تقوی باشد ایشان مجاز کردند
 روز یکشنبه بیست و هشتم ماه رمضان مبارک شد
 روز یکشنبه بیست و هشتم ماه مذکور وقت پاشت مردی غراسانی قدیم صفت قدمت آمد و اشانی از ایلیات مختلف
 برابرش بود داشت کشید و ازین اشعار عراقی پرسید عراقی فرماید غزل
 ما چنین تشنه زلال وصال همه عالم گرفت مالا مال
 غرق آیم و آب می طلبیم در مصاییم تجسبه وصال
 آفتاب اندرون خانه ما در بدر مید و کم زده مشال
 گنج در آستین و میگردیم گرد و بر کو بهر یک مشتال
 چند گردیم خیره گرد جهان چند با شیم اسیر غن و خیال
 بده ای ساقی از لبست جامی گزیناد خودم گرفت طال
 آفتابی ز روی خود بینائی تا جوسایه رخ آورم بزوال

تا زل با ابد تسیرین گردد
دی و فدای من شود همه حال
با چنین حال شاید از تویم
گرچه باشد نیز عقل محال
که همه دوست هر چه هست یقین
جان و جانان و دهر و دل و دین

فرمودند یک معنی است که بیست مختلف در مرتبه ای او کرده است بدینست تا چنین نشسته زلال وصال
همه عالم گرفته مالان و معنی حق تعالی ظاهر و پدید ظهوری که در آن هیچ وجه خفای نباشد زمین و آسمان
و کائنات و موجودات بکلیت او را محاط نیست با وجود این ظهور و جلالت و کرم و از و کجاست خویش و دور و
محبوب و غریب و آب و آبی و طلیح و در و صلیح و پیچیده زوصال که بخیر زوصال بعین معنی دارد و در
چند با ششم اسیر فن خیال که آسمان و زمین محاط اند و یا چیزی بجهان است که از وی باز دارد و در
تبدای ساقی از لبست جامی که معنی اظهار برین سر که همه او یعنی و این چیز را محاط او ندانی تا وجود تو
تو باقیست در نیایی میگوید به ای ساقی از لبست جامی که کنز مناد خودم گرفت بر لب که تا من از خ
مست جهان تو کردم بیوش از وجود خود باشم و درین حال باشد که آفتابی از روی خود بنا آید و سایه گ
من و وجود من و مناد من رخ آورد و بزوال تا زل با ابد قرین گردد پس چه شود و زل و ابد قرین گردد
تأخیر بین المخلوقین اعتبار نیست زیرا چه از دل موجود است که بخت اندر و او در موجود است که بخت نباشد چو
حقیقت کشف گردد همه در جمال محبوب محو یعنی و محاط کائنات از میان بر خیزد و منتهای کی گردد اول
ازل و ابد و در یک زاویه جمع آید و مصلیات و اضافیات بطلد بر خیزد و کار باطل باز آید و چه شود و زل با ابد قرین
ازل محال باشد ابد محال پس آنگاه این ایات عزیزی خوانند **عزل**

ای تورو در شب جهان روشن
بر رخت چشم ما شغال روشن
بعدیست تو کام دل مشیرین
بجمال تو چشم جان روشن
شد بنور جمال تو روشن
عالم تیره ناگهان روشن
آفتاب رخ برسان گیرت
و چندم میکند جمال روشن
همه عالم که از تو روشن شد
گر قیاس میشود کمال روشن
بناید ز روی حشر ذره
آفتاب رخت عیان روشن
میتوان کرد در غم ز غمش
خویشتر از خود من روشن
ای دل تیره گر کفایت ترا
بجز تو حیدرین بیابان روشن
اندر آئینه جهان بنگر
تا به بینی همه زماں روشن

که همه دوست هر چه هست یقین
جان و جانان و دهر و دل و دین
فرمودند این غزل نیز معنی غزل اول است یعنی عبادت او بخت و بلند و عبادت این خام بر آید و
نیافته است اگر چه هر دو از آن یک شخص است اما سخن است تا بکدام قالب افتد پس این غزل خوانند

ای رخت آفتاب عالیا
در فتنای تو کائنات سراب
در نیاید بپوشه تو دو جمال
کی بپوشم تو اندر آید خواب
پیش ازین بی رخت چه بود جمال
سایه و دردم سی خراب
استوار و طاعت تو یافت
سایه از نور یافت رنگ خراب
هر چو سایه از میان برداشت
ما چه باشیم در میان و باب
اول و آخر دوست در همه حال
ظاهر و باطن دوست در همه باب
گر صد است و هزار چه کی است
در نیاید بپوشه کی بپوش باب
برفت خواند آفتاب ما چو نیست
باز چو حل شود چه گوید آفت
تک چو رنگ روی گل گیرد
در جرم نام او سست و غلاب
بزبان عشق حشر ذره
میکند عشق لفظ خط خراب
که همه دوست هر چه هست یقین
جان و جانان و دهر و دل و دین

نند محال یک معنی که درین تمام غزل عبارت مختلف و تشبیهات و تمایز و استعارات جدید لطیف
است باز این بیت خوانند بدینست که صد است و هزار جمله کی است و در نیاید بپوشه کی بپوش باب
این سخن را چه معنی است از حاضران کسی را محال خلق نبود فرمایند شد غسل و ملاوی کی است دوم محال تکرار
از کی است و کدنگ سیوم و چهارم الی آخر آن اعداد میگوید اگر صد است و هزار در نظر باطل جمله کی است
در نیاید بپوشه کی بپوش باب نیز چه جز واحد دیگر وجود است و در نیاید بپوشه کی بپوش باب نیز چه جز
محال کی است و اگر صد هزار است محال کی است بعد فراغ از سبق فرمودند الیاس نام صوفی بود از
دوستان بآورد سیده بود پانچوس خواهد ماند وقت دواغ با متاد و تناس بودند کرد و بعد پیوند فرمایند الیاس
در مقام خالی بر دشمنان باش و درون دینی سجدگی میگویند نزد یک در و از غزلوی سجدگی خراب
حسب و خالی بود آنجا رفت مانند شبی در آن سجدگی بود دستی و پانچ از آن الیاس بر افتاد آن
از او از زبانی محال برخواست و به شیخ گردن بست تمام شب بپوشه کی بپوش باب که زهر زده ای تورو
باز تو چه فرمای آورد و بپوشه کی بپوش باب که زهر زده ای تورو که زهر زده ای تورو که زهر زده ای تورو

را فرمودند بروند و بی ایاس نام ستم است بطلب بیا خواجہ ابرہیم گفت من نیستا ستم ایاس کیست
 خانه او هم نمیدانم گفت تو بر ترا ملاقات خواهد شد خواجہ ابرہیم جانب دلی رسول شد و در دوازده ہاوان دری
 آید و مخصوص برای ملاقات شیخ و گذرانیدن حد و شنبہ ہم در خانقہ می آمد و در میان دوازده ملاقات شد
 ایاس و دو پادشاهی خواجہ ابرہیم بوسید ابرہیم پرسید ایاس تو کی گفت آنست گفت من مخصوص بر تو
 فرستاده است من نمیدانم کہ فائدہ تو کجا است و ترا ہم نہانستم مرا شیخ فرمود برو ترا ملاقات خواهد شد ہم
 و دوازده ملاقات شد بی اسم اللہ برابر یارفت گذرانید ایاس برای پاپوس خودی آمد و دوازده ہاوان را
 ملاقات شد کیفیت شنبہ تمام گذرانید و شیخ فرمود از کردہ تو تمام شب نشسته بودم لہذا از فرمود ایاس
 سفر اختیار کن و مردانہ باشی بی زاد و اولاد سفر اختیار کرد و تا آنکہ بخانہ کہ رسید در میان راه یعنی خلعا انجمن
 بودی کہ مردم جز شتر و مرکب و احوال توان گذشت او تنہا بودی بی زاد و اولاد رسیدہ مردم صحبت باہم
 مستعد و منور بنزل فرسیدی بودند کہ تنہا او را در منزل نشسته می یافتند اندوی پرسیدند گفت شہراو
 منزل گذشتید و حال شدیدی مستقر پیدا آمد بر شتر خویش سوار کردہ مرا اینجا نشانہ و رفت میان کہ و
 بہ سخت بی بخار و خرابہ مری آبی و خشک در جنگل و درہ کم و بی نشان تا آنکہ یعنی محل نشان کردہ میفرمودید
 وقتی گمر اینجا آبادانی نمود و در میان انجمن راہ مدینہ شہر نزدیک سوار بر شتر بنزد خانہ زاد و اولاد رفتی تا اول
 از ہمہ بنزل رسیدہ ہمراہ صفت در مدینہ رسید بخاری حرم رسول اللہ اختیار کرد ایاس ہندی میگفتند
 کسی پر خاشی و شب و روز و نہال خویش بودی کانہ چوین فرود کانہ چوین بلا پیش مصلحت خویش داشتہ
 بودی تا بہر کہ بگذریدی در میان اس کانہ بہست آن بخورہ دو درال میان پنج بودی بی طعام و آب
 ماندی و در اس این شیخ خانہ موزون بود و روزی درین گذشتہ بہ نیم میان ایاس دو کانہ ہمیت چیزی بہست بعد
 آنکہ ایاس برای و نحو جانب مقرر رفت آمد دید کہ میان دو کانہ بجز گردبار یک کہ با و انداختہ است چیزی و در نہایت
 بلرزیدہ فاست و بخیر ماند گفت البتہ ملازم شوم و توانی از نا قبول کن بہست اظهار بعد آنکہ ایاس ہندی رفت
 پیش او نشست اصلاح و زاری تمام از و التماس کرد کہ توانی از نا قبول کن بہ خود گفت کہ مرا خواجہ گفته است
 کہ مردانہ باشی من ہرگز نا قبول نہ کنم اگر بعد چند روز سے چیزی از غیب پیدا آید خودی و اگر نہ پیدائش
 کہ روزی خواجہ ہرگز آمدن فراوان بہست مجاوران و زہد مدینہ آورد و ہر مال پیش ایاس آورد کہ تو
 بستان ایاس گفت مرا یک دانگ کار نمی آید من این مال ترا کہ بعد از آنکہ بسیار خارج و زاری کردی و تو تمیز
 بکن حصہ من بیاری حصہ او پیش او داشت آن مال نیز در سلامت میان فقرای مدینہ تقسیم کرد و برای خود
 یک دانگ ہم نہ داشت در میان زہاد و مدینہ اعتبار سے تمام یافت روزی بنیہ سید احمد کبیر علی برادر و جہتی

از صفیال با او در مدینہ آمد ہر بر سر دعوی کہ نہاد مدینہ را ارشادی کنم بازگرم آمد زیارت رسول اللہ کریم
 سنے بالیشان بدین معنی گفت کہ من آمدہ ام تا زہد و بخار ارشاد کنم بہست کسی ملا بہ ہدایت اول
 میان زہاد کہ ہمہ مد نظر داشتند ایاس ہندی است او در خانہ بودی بجانب او یہ آغاز کرد و مردانہ نقل بود
 و صحبت پیری یافتی بکافی رسیدہ این سخن گفت خواجہ ہرگز از ورون حرم رسول اللہ بیرون آمدہ نیست و
 گفت مرشد کہم کس باشد ایاس بنیہ سید احمد کبیر و علم سید احمد کبیر پیش در رسول اللہ بیارود و دعوی ارشاد
 اینجا باید او را با احتیاط درول کردند و علم او را بر تلب ساختند سبب این معنی در مدینہ شوری شد شیخ خانہ گفت
 ایچ وقتی در مدینہ این معنی نشدہ است کہ کسی بیاید و ہدین خواری و احتیاط درول گفتہ از کجا زاد و پیش بی شہ
 است کما زوی خطائی بونی ابوی زاد و بعد از آن کہ ہر دایں ملاقات و شخص کردند کہ او اینجا چہ می گفت گفتند
 جانب ایاس ہندی دید گفت کہ اگر ایاس در صحبت مرشدی بودی بجای رسیدی بجز و آنکہ ایاس سخن از زبان
 زہاد خواجہ ہرگز از حرم رسول اللہ بیرون و ایں بد معاملہ کرد و خلق شوریدہ با احتیاط از مدینہ بیرون آورد
 آن خانہ است آری ہمیں بی ابوی زاد ایاس ہندی شب و روز در صحبت رسول اللہ است این سخن چوین
 یہ کہ در صحبت پیری بودی بجای رسیدی آل روز کہ ایاس ہندی نقل کرد در مدینہ مانی عظیم و شوری
 سنے فاست بود سپس آل حکایت اشارت بچو لانا ہما الدین کہ دریں ایام امامت و قلم بنیہ ہندی خود
 میان ملک ہند یعنی بر خور دار دار و ندای اورا کیرم خویش بنیہ مانی علم رساندہ دارا عمری دراز بخشہ و یکے از
 مقرر بان حضرت خویش گردانہ بہرست یعنی قال الامام فرمودند مولانا وصف کلام اللہ چہ کما نیست کہ امرہ
 تہید نہیہ امرہ قبرہ انشادہ و انشادہ خبرہ و وعدہ و عیدہ و وعدہ بل کلامہ کلمتہ بل حرفہ بل
 قطعہ و لیکن از آید تا یہ تعادل میکند و ہمہ من سلف و صنعت رفتانہ در وقت با و پیش آئی و سوارہ را دایت
 الدینی یکنب بالذین بخوانی چہ تعادل باشد و علی الخصوص ہر وصفیکہ کار او مجز تعادل از غیب نیست
 علی الخصوص قرآن میاید کہ اول با و ادایۃ اللہ می بخوانی و یا سبح اللہ ربک اکملی اللہی خلق فتوی و یا
 مقدم سوره انعام بخوانی و یا آخر سوره ہشر و فرمودند صاحب قوت بسیار ایں رعایت میکند میگوید بہست با و اد
 و باطل رکعت ثلث یا تبارک و تعالی و یا بخوانی یا بجز یہ توحید است و در دم رکعت قل هو اللہ احد
 نیز بجز در و اثبات توحید است و ہمہ چنین نماز سے نمازی را قرآنی معین میکند آنجا مناسبت و سبب میگوید
 و فرمودند امام قدیم کہ ہمہ مولانا حسین بود و بسیار رعایت کردی و با و ہمہ ہر شمارای کہ دریں کار داشت
 بہر کی از صاحب بکتہ این معنی نماز گفت و منہا گفت کہ سنے ناگاہ روز سنے شیخ الاسلام فریہ الدین بود
 بہست سماح آمد و اول شخصیک ملاقات آمدہ است ہو بود و گاہ شنبہ و سیای ہر پیش من آوردند و شتم

مولا ناه آورده اید گفت سیاهی من نیک مثال شد با من گشتن این سیاهی هم جان او باشد رفت و در مساح
 نشست قدری صبرید پایی اقامت کرد پیش انا که مجلس بخیزد و عرض داشت کرد که باز خواهم گشت رفتن
 ز سمت اقا و سر چند روزی بر حمت حق پیوست باز درین خاتمه ملاقات نیامده است بعد از آن فرمودند آری
 او بجایه چکند این کار خدائی است *لا اِلٰهَ اِلاَّ هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا تَاْخُذُ هُوَ بِشَيْءٍ مِنْ شَيْءٍ* و کائنات
 جن الکفرین بود فرمودند یعنی بپس نگه کرد از وجود آدم و کائنات ای صابر من الکفرین اذ کائنات خلق
 کافرا منکبر الکفرین منکبر و الله امر فرمودند و آنچه حق تعالی خلقت آدم پیدا آورد و لطیف و دود و لیت کرد
 بپس خواست در بنیه آدم میری کند و نهایت اولاد باید در جنت اجناس و اهل طاعتی کرد نظرش بر دل افتاد
 دید چیزی پوشیده و گرد آمده و گرد او حساری هکلی بر آمد خواست دست بروی بران نماید و نهایت او مطلع
 شود و دست چپ روی او را بر سرش نهاد خواست بپوشد او مطلع گردید و او را گرداگرد داشتن ندانده دانست که هر
 سری که در آدم است بعد از این است و این که در اطلاع بر دینید هند معلوم میشود که مر از این غیب نباشد
 باین صورت چیزی باشد که با دیگری نبود پس هر طاعتی که بمن رسد هم از این آدم رسد بجهان اهل وقت
 بعد از آن ایستاد و بعد از آن خلقت آدم و نوح و روح و دردی فرمان سجده داد و ابله است که بگوید و منکر و
 دشمن بود و او را فرمان شد ان علیک تعذی بالی یوم القیمین چون روز قیامت شود داغ لعنتی که بر
 بسین طایس بلا واسطه نهاده بود بر گیرد و غلاب او در دوزخ هم باشد بگوید که یارب چه بودی اگر داغ لعنت
 بر پیشانی من ابدی بودی - هم از اینجا ذکر می ده باب باروت و باروت بود فرمودند و آنچه از ایشان دولت
 زاد اختیار دادند میان غلاب آخرت و غلاب دنیا ایشان غلاب دنیا اختیار کردند که نهایتی دارد و در جی
 ایشان نرا فرود آوردند و در زمین بابل طرف عراق مسزیر پاکر انداختند فرود آمد آتش کردند که آنجا میرود و دورا
 سحانه میکند آنجا سحر را و خوسه بسیار پیدا میشود و برای سوختن سحر اول ایمان بپادامه به چنانکه حق
 دلوان می باشد بعد از آن سحر دافنی که برای آل آمده است بیاید و عزم داشت ایشان ملک اندوختی از ایشان
 ز او گرفتار برانی شد که آن سحر و فصول و جادوسه و جیات دیگر که باشد چه سبب بود و ایمان مردان پر از اهل
 شود فرمودند ایشان ملک انداخته سحر را هم اعظم دارند و خاص اسم اعظم را نهانی نیست بر کتب مخصوص و حرمت
 مخصوص خاصیت دیگر دارد و گفته دیگر بد - بعد از این میان ذکر می در باب تعبیرات و تفادات بود فرمودند
 بهیئت رسول الله صلعم در حالت تولد بر غلبه بود که یک دست تکبیر بر زمین کرده بدست دوم هم از زمین بر گرفته
 و بر سر دوازده و یکا سبب قیده آورده بود و حال شب بجهت آن که در میان کعبه بود و اندر بر او افتادند و طاق

طایس با سحر و استکبار و سحر

کسری دو پر کاله کشت تعبیرات این بهیئت این بود که خاک بدست گرفت اشارت بر کسی که بود ملک
 ملک زمین من - هم و در که بجانب قبله آورده بود که هر چه کند برای اطاعت و اعزاز وین اسلام و عبادت
 بیت الله باشد و بهیئت یک دست بر زمین و بر سر دوازده و یکا سبب قیده آورده بود و ایمان مردان پر از اهل
 وکیل خویش متوجه خدائی باشم - هم از اینجا حکایت ابی موسی اشعری کردند که در آنجا ایم عمر برای فتح ذری
 صحابه بودند آنکه ملک فارس برایشان نشست که یک نفر خودش برافزستند ابو موسی اشعری را
 فرستاد ایشان ابو موسی اشعری گفتند ما بر شما غایبیم از سبب آنکه دیدیم مردی اندک بر شما پیشه نموده
 آب باشد و در زمین شما همیشه خطا بود انتم اهل ذنب و قبیله و قبیله و انتم مردان بخورید و در خورین زنده از خوف
 گزشتی در زیر زمین فرود برید و قطع صلوات کنید شما خود بر ما غایبید ازین بر شما را ازین بر سر بریم ابو موسی
 اشعری گفت شما راست میگویند اما غایبیانی به ما که کردی - اجماع میان - بکریه و بر ما فرستاد و این بود
 که مردان بخورید و بقیه زنده فرود زمین نبرید و قطع صلوات کنید هر که بر زمین شما نیاید بکشید تا احوال ملت شما
 کند و جزیه قبول کند و در ته فرمان شما آید و یا مسلمان شود اکنون آمده ایم شما را که بشیر زمین شما را
 بگیریم و یا در وین مادر آمد و یا خود جزیه و سید و اطاعت ما کنید ایشان گفتند چه بود که بفرستید و چه بود
 جانی که بدل مال و زمین خاک ایشان ابو موسی اشعری خوش شد بعد از آن گرفت گفتند این چه سخن ویدی
 است که تو میکنی گفت آمده ایم تا ازین شما بگیریم شما خود بدست خویش زمین غرض را و او را وید وین
 کند که مایه زمین شما را بگیریم بر او هم خدمت سید دوست با خداوند علی مناه و منعه داشت تعبیرات مشایخ
 هم غنی و احتمالی است و یا قطع و یقین است فرمان شد قطعه است اما عبارت بر نقش گفته که دلیل
 بر احتمال و ظن باشد چرا که بمشاوران و یا اگر چه استخراج درست کنند و سبب عبارت برین جمله باشد که
 کنند که چنین شود چنین نشود و الله اعلم و طایفه ایمنی حکایت فرمودند که روزی سلطان طایفه این گفت
 این منجانب چه کار میکنند مال من این بخورند فرمود ایشانرا بگویند استخراج کنند که مافرا چه کار خواهیم کرد
 بنویسند یا نه بنویسند دلیل کند که با دشمنان شب و در شکار بیرون آید از سینه زده و در دانه و بیرون
 یا در میان در دانه کمال و میان در دانه بد اول حصار بکشند و در دانه دیگر کنند بر من آید و بر دانه بنشینند
 بات و شکر در دهن و خجرات بخور و کاغذی هر کرده آورند و نسیم کردند با دشمنان بنویسند بگو گفت کاری نمی
 کردی که ده ام شکار شب بیرون آیم ازین و دانه بیرون نشوم در دانه دیگر میان و دانه کمال و بد اول بکشند
 بیرون آیم بعد از آن طایفه بر من موهومند و را به با دشمنان بات و دست و در دهن و شکر و خجرات بخورم چنین کرد و بعد
 از آن گفت که ایشان بکشید چه بنویسند و در بین حال است تعبیرات و برایشان خدمت کرد و با خود گفت

ایشان بر مردان بسیار کاهای مایه‌شان مطلع باشند نختی سخن و تعظیم مینه رسول الله بود و فرمودند بسیار است
 که رسول الله در کعبه دفن نشود و از یاریت رسول الله صلعم به تیغ کعبه نیت البتہ بعد حج بیت الله قصد سه طایفه
 و سفری هرگاه انیتا کنند و مینه را حرام است چنانکه راست بر قول امام شافعی اما در وجوب تعظیم و استحقاق
 آن بر کسی شکی ندارد و انیتا بر سر و زنده و فرمودند و آنچه محمد نفس زکیه پس محمد الله بخش نبیہ امیر المؤمنین
 بن نبی الله عزه و معوی که در من ممدی ام نام او محمد بود و مادر فاطمه بود و پدرش عبد الله نام داشت
 لشکر با بر و تیغ آمدن نبی امیر لشکر فرستادند و روان در مینه آمد قاتل کرد و چند اکه لشکر محمد نفس زکیه شکست و در
 آتش زدند تمام مینه سوخت تا آنکه آتش در منبر رسول الله سید مردمان نیت آمدند به زیاد خوار می بنبر نبی
 سوخته بکنانید نه خوف آن بود که روضه رسول الله بسوزد و آخر محمد نفس زکیه را گرفتند و در کاه کردند چنان
 باز و ده و رود گاهی از مینه تا در روشن آوردند زنی است محمد زنی حرمت خانه رسول الله و در سبی تعظیم است
 او که ایشان بکاه آشته اند نسبت عثمان آترو در منقطع شد عبد الله عثمان را شکستند از آنچه محمد نفس زکیه را
 بود از این العابدین و برین قضیه یازده و از خانه رسول پیام او را معاف داشتند از میرا و گدشتند

روز دوشنبه بیست و نهم ماه رمضان المبارک

روز دوشنبه بیست و نهم ماه رمضان المبارک وقت پانزده بر حکم نبوی با بنوس حضرت بنی محمد جهانیا
 سلمه الله من آفات فی الدین بسیار این تعریف و تفسیر فرمودند این و مرغزی یاد و دوات و قلم کاغذ
 پیش من موجود بود و تمام کردم زبان و در این غزل خوانند غزل

| | |
|------------------------|---------------------------|
| دوستان میدهند پسند مرا | دشمنان بدند از نرسند مرا |
| پیش عشق میبایزی | اجتهاد از سرشت چند مرا |
| نمک خلوق عشق بازستم | کی بود پسند سودمند مرا |
| شکر ازاد سرفرازم | زلف او گشت پای بند مرا |
| فانان دلم پریشان شد | خدا او در بلا تگسند مرا |
| گریه و آه چیت در نفسی | دوستی کرد و در و منند مرا |
| موزن شمع رخ فروزد و بد | گر بسوزند چو سبند مرا |
| آتش عشق آب رو بر رخت | خاک باد بود و بسند مرا |
| تا به عشق گرم تر بکنند | چون کبابی بران نرسند مرا |
| پرواست کجاست و خست | بج و بنیاد عشق کند مرا |

پس آن کفش لعل و کفش زرد پیش آوردند که پای روز میده رنگ اختیار کنند فرمودند عقیان
 بیشتر زرد پوشیده اند اما خواجه با پیشه لعل پوشیدی و دلای او اتباع شیخ نعل الدین بودند چنانکه
 کفش لعل پوشیدند و در میان خدمت شیخ میان خود اتفاق کردند و اب موافق بر نیت که اب کفش پوشیدند
 و خدمت خواجها لعل می پوشیدند بخت زرد طیف و همین بازگ راست کردند و بر نیت داشتند
 خدمت خواجها است پانی هم بر سجاده و منوره پوشید چو ل با نیت شیخ کفش لعل اختیار کرده است فی الحال
 بیست و نهم خسر و شاکه خسرو ثانی میگفتند در مجلس حاضر بود او را و او را با سن یاری بود آن نکایت کرد گشت
 که از خدمت خواجها کفش یافته ام انعم میان عو قیال بد و چیز اشاعت کند با ترا سیری و سلوک دیگران
 رد می شود و با خود از جهان سفر کنی سر چند روزی زمت شد بخت حق پوست و آل کفشها هنوز بود
 اند که نشدند بودند رنگ گردانیده نختی خن در اختیار لعل بود فرمودند عقیان لعل دین باز نیک
 است که لعلی چنانکه از چیزی بی خبر نبوده و بگویند که ایشان بن نیت است از نیت و نیت سانی و چیزی
 نمی آوردند و حال سلمه اینست که البته در دوازده و دوازده می نیک کفش لعل است و نیت مرا هم بود و لعل
 می کنم که شاید از چیزی آورده است که آل حلال باشند و دین زمانه این نیز جید است مدی معافه بنیاد که
 از و به تا و چه گذشت اوست به از جمله چیزی آورده است چو نیت بندیم علی سیدی انگیزیم آن و چه بخت
 بسیار خلاص از عذر لعل و دین زمانه خوش بزرگدستی نباشد کی آنکه حق تعالی او را بهر چیز بر وی حلال کرده
 باشد و لعل گردانیده بود هر چه کند و هر چه گوید و هر چه خورد و بلان با خود و مسئول نباشد عثمان او بدست او داده
 باشند هر چه خوش آید او بکند و این عجیب غریب اشبات این بر قوانین شرع نیت شکل است و اما میان
 قوم معروفه دین شکالی نباشد و نیت نیست که در و متعصفت ببنات الله عالی و خلق با خلق او باشد و نیت
 شکلی پس او مالک جلد عالم بود و همانا ان به صرف فی ملک کیت بشاء و نیت نام که میان موافق شیخ
 بنیر تبه که رسیده بود که رسد و الله اعلم و منتهی دوم که این مرد قادر بر تفتیب جهان باشد میناید که و بیک مردمان
 می رند و نیت میشود و لیکن او آن وجه را نمی بیند و بیک دیگر و نیت دیگر از غیب او را داده اند از آن شیخ
 نیکند و آن میناید که گدازین وجه نیت است حکایتی از بندگی شیخ الاسلام شیخ نظام الدین بقول است
 یکی ازین دینی محبایل باشد چنین گویند که مولانا فخر الدین رازی طعام باده خانقاه گذاشت خدمت شیخ باد
 آورد فرمودند نیت آید گفتند چنین میگردد بیشتر در کندی و به نیت کان اهل و در لعل شیخ میشود شیخ کامل
 است بن زبان ندان اما حالت مانیک دشوار باشد نیت شیخ الاسلام مولانا را طلبیدند و فرمودند نیت که گمان
 میبری که در خلق با تو چه می دهد و چه در چنانچه نیت میشود جواب آن فرمودند نیت بر نیت و نیت کان اهل

مستحق شنید بعد از آن در کندی بی خبر شد با شیخ و ملک و منفعت است هر چه خواهد کند و یا خود خواند و دیگران را بخاند
 پنج می شود و فرمودند بنده خواجی غیر مودت تری بود اسب و اساز و نه بود و هر که از فریدی بلال او فغانی میانی
 اسب و خدمت و در پیش شیخ آورد و خدمت خواهد پرسید که از نو چه هست عرض داشت که هر بار اسب مرا ساز و دار
 فی آید ایس با کفتر پیش شیخ برم تا به من بیاور و فرمودند و هر چه خود بستان او را بخل کردن گفت فرمودند
 برودین با اسب بستان ترا ساز و از خواب آمد و در او داد و گفت بشنو ترا اگر چیزی بیاورم بر کسی نگوئی گفت که
 در وطن بخون کرد و گفت بین می بیند نگهاسد در طریقه آب و راس در چون میرود تا نظر کار میکند آب نیست بخون
 در است این تماشا دیدم فرمود آمد و فرمودند که مردی بر لبه جانی آمد و گفت در خانه من همان شو که مرا زاری است
 بنده از وجه ملال به فرستاده بود زن من آزار دیده است وافر قیام از آن وجه طعنه بخته ایم گفت اگر معلوم بودی
 که تو خجالت پذیر از کجا است گفت تحقیق کرده ام که خجالت از آن جنبه هم ملال بود گفت سائما است که بهوس با دینی ام
 گفت همان با دینان بخته ام گفت اگر در خانه کسی وقتی معانی خود می بود در خانه تو هم میفرمودند و نفس
 میافش و و سبب هر دو نشسته در و سبب گفت خوش آمده است نشسته در و این زمین لفتیل آغا کرد و خوش
 بود و یکم از آن وقت که زید و زن بارون خلیفه را بنیامان نشان کرد این ملاوت از آن وقت خاص است و سبب از
 بیست و نین سخن لغز و زبده و شوش شد آقا و فرمودند و پیش از رسید تبریزی بیرش جلال بدین تبریزی خلیفه یک بد
 مال آورد قبول که پیش هر یکی از خاندان متعلقات شیخ برایشان هم قبول نکرد و در اول آمده و می یا خاندان را
 پیش در ایستاده بود و داد و گفت که کسی برین جی ندارد و سانشی کافیر این بکینه روزی بر شیخ وقت تنگ بود
 بهفت روزی طعام و آب گذاشته بود از قایت اضطرار قوت ایشان برای ناز نمانده بود و خادم در دست شیخ کار داشت
 سه آورد و او شیخ از زین و آن شب هم بود که با شیخ بود از و رات نامی بود و سبب آن شیخ از و گیس شد با خود و مال
 چند روز میجا به کرد و جز آن بر کالان سه و اگر کسی بیافته خادم را طلبید رسید که آن نان سه از کجی بود و گفتانی
 که با شاه آورده بود و شام سه با نیز استیدم بر دست دختر با من داد و گفت این بکس حتی ندارد و من یک غل
 میخورم او از آن و جانی بختی بود ایس بر کاره آن از آن بود شیخ گفت مرا تو دوست نه تو من مینی او را از خانه د
 خویش برود کرد و روز عید غره ماه شوال **ششم** روز چهارشنبه اول وقت فرمودند روز
 جسد بود که قاطر مینی شده و حسن و حسین را آسروخت که بیجا به معلوم امر فرمود است با شاهان و شش و شش و شش
 و رحمت بسیار خواهد کرد و شاهان را خوشی و بکینه و سرفرو و بکینه و مایند او خوشی شمارا کنایه و خوشی شمارا کنایه
 معلما خوشی پیدا میکنند هم خود خواهد گفت چنانا خوش ایستاموید روز عید است هر که هست از عهد پدر خوشی
 میدی می یا بند و از تو میدی فی یا بزم او خواهد گفت که شب از او دل دل ترا از بند و او ان او چه باشد تا بگویند خود را

گفتند که شمل دنیا اعتباری ندارد این را چه غایب کرد و بگویند بخوابید از امور اخروی که برای شما چه فواید
 تا بکی کنید که اگر بختی بگویم چون او قبول کرده باشد بگویند آن سر که ندانند و حق ترا و شب معراج گفت است بر ما
 بگوئی خوش شویم چنان کرد و خدمت رسول الله گفتند رسول الله انما خوشی و رحمت کرد و ایشان هم بران
 نظر گرفته بودند و پس رسید چهره گرفته می نماید قاطره علی شفا چیزی گفت چنانا خوش ایستاموید هر که هست
 از عهد پدر خوشی میدی می یا بند و از ما بعدی میدی گفت دل ترا و شب از گفتند هم تو گفته شمل دنیا چه
 ندارد و خوشتر شد گفت فرزندان من از شمل دنیا خوش نیستند بگویند چه چیز بزرگ شاد از امور اخروی بخارم گفتند
 اگر آن سر که و شب معراج بر تو خدایتعالی گفتند بر ما بگوئی ما خوش باشیم رسول الله تامل کرد و از مع کرده است بر کسی
 نگوئی من بگویند تویم ایشان گفتند با این چیز دیگر نمی باید رسول الله قائل شد جبریل آمد گفت
 ایشان بنده بعضه تواند هر چه برایشان بگوئی روا باشد سخنی در گوش حسین گفت و سخنی در گوش حسن گفت
 برود و روان و جهان بر یاد آمدند قصه پیش گفتند در فاطمه حسن چیزی دیگر گفت حسین چیزی دیگر گفت
 در دنیا ایام المومنین علی آمدند و خانه خوشی بر و زن حدود گفت و خانه چندین خوشی چست بر اسب
 عید است و یا عفت دیگر است گفتند ما پس بماند سری از رسول الله بر و زن آوردیم امیر المومنین علی
 تبسم کرد و گفت با ما و شب معراج ما من گفته بود فاطمه گفت از ما چرا این داشتی گفت وین ندانم اما
 اعتماد و قاطبیت میدیدم چو نداد رسول الله شام را قابل و لائق و مستعد داشت اکنون بگویم علی چیزی
 دیگر گفت خنده و کبر بر نه که باشد هر کی سخنی دیگر از رسول الله نقل کرد و هر کی مفهوم خوشی از امیر مثنوی
 گفت علی بنیبری دیگر گفت حسن چیزی دیگر گفت حسین چیزی دیگر گفت فاطمه چیزی گفت روز پنجشنبه
 دوم ماه شوال **ششم** روز یکم باب قاضی منیع روزنامه دارد و روان عرض که ملازم بندگی خودم
 بود افتاد و فرمودند مدت بخا و سال از تو کی تا بگیری بلکه بعد از آن که زمین و مقفه شده بود خدمت مخدوم بود
 فرمودند روزی با وی گفته ساخته شو با خدمت خواهد بخت بودند بر پیش من سری فرود کرد و آمد و در
 روز محمود آمدن او بود و ساخته برای پیوند نیامد من از وی بنحیدم گفته چه بخت است که ما و او که بودند و خواهد
 انیکند تا آنکه من و تو گفته هم نیکند موافقا علی الدین یار گفت آنچه او میگوید بسیار شنیده بگویم که خدمت
 خواهد با دشاهی است که در سال بد و متعلق است و دره فرمان اوست من کی نویسد و رقم پیوند که در مرا
 کجا بجا آید اگر شاهان و او را کجا آن فرصت که من بر از و در قریبی کند بعد نقل شیخ یعنی بندگی مخدوم من چنان
 و به تر فرمودند نظر بجال من نیکند و اما اگر من بمانم تا آن که که این دوست بیست بر روی عالم کشاد و بندیدین
 پیوند مرا تر مینی باشد و بعد از آن مدت چهل سال بود که بر من پیوند کرد و در آن وقت پیوند کرد و درین مدت پناه

سایه یک آب بود و از حریف خویش که در جوانی داشت تا پیری گشت من هم در خدمت بیج و توفیق
 مبتدیت و بیج گشته که تو با بیعت بی من کن با و بدین مقدار از صحبت غلا و غلبه و در زمانه از قریب
 پنجاه سال التماس می نمود که در کمترین خدمتگذاران عرصه میداد که از صحبت بندگی مخدوم کار او بجای بروی
 او در سوک شایخ شهر و صوفیان بلاد هندوستان و ترکستان نمیگردید و خوشی بروی با سترها و رفتی چنان
 خواندی و چه دادم که کلمات او را ندیده بودی با گردی و فرمودند چنین محمد پروردگار را او نیز چندی سال ملازم
 بود و چون ندید که در آن خدمت عمر بچند کرد و آن که رفت بر محبت افتاد و بر محبت حق پیوست
 از و هر سید گفت سبب را نمی پندند آن بود که شبیه در باب بندگان مخدوم بود و لیکن
 با شب و روز و در برای میباشیم ذکر بندگان مخدوم می افتد ما آنچه مفهوم خویش هست میگویم خلق از برای بند
 شهادت میداد میگویم هر چه در این راه بود بدین سخن با استوار اندازد بگوید بر آنکه مریدان اندر پیوستن را مصفت
 نمیکند روح نشانی نموند برای آنکه تابع مخدوم و در بندگی میگویند و مضوم علم مردان استوار نداده است با شهادت
 گاه بچند کرده ام و در دیدم شاید که زل و یا بدین سوادت مخدوم شوم همان که بچند کرد و از گشت جنت افتاد
 فرصت با شمس بعد از آن بود و چنان است حق پیوست پس آن آینه صوفی صورت از تصویر این رسید به نسبت
 خانه کعبه بیرون آمده است فرمان شده خوش کار است حج بیت الله و لیکن مخدوم در این سفر است زیرا چه نادان در
 امور دینی میشود و گشت عورت و قضا و معصومات و فوت او را در قشوریش و نمود استیجاب و تکیه آب و عورت مرد بکار بجای
 استر به این و نمود میان نه مرد و زن را این نوع اختیار کند که برای بجا آوردن یک فعل جنسی و الفل ترک در
 دنیا است را ترک کرد و بعضی از این که گنج گزیدند از ایشان پرسید که شما آنچه بودید و چه بودید امید تو اب بعد از
 شهادت قبول اگر توفیق آن شده بود که چیزی نقدی در دامن شما بپوشید این مخدوم که طایفه دینی و صوفی و صوفی بود
 و نظری بر خانه کعبه گفتند جز این که فرمودند بنو گفتم پیش این قوم حج مقبول و بر در نیست سلبه بویز و زیارت
 بیت الله رفت پرسیدند که حج شما قبول افتاد گفت خیر گفتند که میگویند گفت زیرا چه پیش گنجی رشتی و کلی دیدم
 خانه بود خشم خانه نمود سالی دیگر حج کرد باز پرسیدند گفت این بار علامت قبول بود گفتند چه بود گفت خانه را با خشم خانه
 بودیم سالی دیگر زیارت کرد پرسیدند این بار حج چگونه بود گفت بنده خانه بود خانه بود این بار حج مقبول است گنجی سخن در
 اینجا داده ام و بود در باب سالیته نمود که شریک طایس راه است این بیت خواندند بیت - ترجمه نری کعبه
 ای اعرابی بد کس راه که تو میری ترک شایست و این را با می خواندند و با می

عیار از خار باشد مفر شمس
 تادرتنی هر چه داری آتش
 عیار نه با می اندیس راه بخشش
 هرگز نشود حقیقت پیش تو بخشش

گنجی سخن در فساد دنیا و ابل و دنیا و فرمودند که در دنیا در آمد متعلق بود شد او آنچه بود نماد و بر که باشد
 که باش عاقل و عالم و فقی و مجتهد و شیخ و دانشمند و صاحب است و جامع الکبری نویسد که در امام
 محمد پیش خلیفه بسیار کردند خلیفه خواست امامت خویش فراید امام ابو یوسف نمید متعلق شد پیش خلیفه گفت
 او معتمد است امامت او را دانست زیرا چه سلسل بول دارد خلیفه گفت مصفت او بسیار شنیده ام و می دانم
 بکنیم ابو یوسف بر امام محمد آمد گفت خلیفه میخواهد با تو ملاقات کند با او و بر نشستی و بسیار گویی فی الحال
 بخیزی از انگ مزلق است زودت گویی آید برابر کرد و در آخر وقت نماز دیگر ملاقات کنانید نشستن
 مؤذن را اشارت کرد که با گنماز بگو او با گنماز گفت و بجانب محمد و دید با اشارت بوی گفت بخیر او بر ما
 جانب خلیفه دید که میگویم سلسل بول دارد فی الحال بر آن و نورفت این سخن امام محمد شنید که پیش خلیفه امام
 یوسف ترانیت سلسل بول کرد گفت او مرا بدو شبست کرده خدای او را برستی پس با گرفتار کند
 آن عمر ابو یوسف را سلسل بول شد من موت همان سلسل بول بود آنچه چکانی است پس حکایت را کتب متذکر
 گویی بعد از نقض عرصه شمر که نقل شیخ الاسلام مطلب لدین را با امام غسانی است فرمان شد حکایتی که میگویند
 دلیل میکند امام شمس است بر سید که آن حکایت چیست فرمودند که بندگی شیخ الاسلام معین لدین از خبر کردند
 مدت شیخ مطلب لدین شنید انتقال کرد چنانکه مرید با پیر باشد شیخ که نگارنده از آن که در خانه آمدند عرصه داشت
 که به سبب بود که حق تعالی این شهر را بقدر شیخ نمود که فرمودند با با حقیق این مرید کرده بودم آن مرید بنده
 گرفت قطع فرمان میخواست فرزند آن مرید را بنده جبر کردند پس مؤخر فرستادند و از آن چند گاهی درین شهر
 بیشتر مدتی را را با بی نیای که گویم تا این غرض حاصل شود عرصه داشت که بنده خواهد اشارت شود
 تا این کار بکند چندی نده خواهد اینجا مقدم آمده است شیخ فرمود و بکن خدمت شیخ است کرده هم در سر کلمات
 شمس لدین آمدند بمحمد و آنکه سلطان شنید که شیخ می آید از تحت فرود آمد بای پیاده و دید و سخن دم ملاقات کرد شیخ
 بالانبر و با حجاز لپه فریاد کرد چند بلخود سلطان بر سر شیخ رفته شیخ در کشود و بر خود خوانده امروز خوانده است
 پادشاه نیک بخیر ماند که این مرد بکدام سبب خود آمده است پرسید چه سبب شیخ بنده خویش را از خانه انداخت
 فرمود برین از آتیر آمده است بدین غرض فی الحال سلطان نشست هم در آن زمان فرمان با نشانها پیش
 خود مرتب کنانید و برین میان شیخ الاسلام شمر مولانا بنج الدین صفر مولانا شمس لدین طوافی آمدند بالاشیخ
 نشسته سلطان را خوش نیامد مولانا طوافی گفت این را کنکی میگویند و مرا طوافی طواف بر رکعک میباشد سلطان
 در این سخن و شوار آمد فرمود شما برید و در مل خویش نشینید مولانا طوافی بیرون آمد و مولانا بنج الدین هم خواست
 جری می گردید و از این فرمان شد که شما بر محل خود باشید و هم باز گشت سلطان بجنود خود فرمان مریب کنانید و یک بدره

روز چهارشنبه نهم ماه شوال سنه ۸۰۰ وقت چاشت در میان این حدیث من آگال اخاه تشبیه و تلمیح کرد
 اَقَالَ اللهُ عَسْكَرَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِرَأْسِهِ كَمَا أَقَالَ عَسْكَرَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِرَأْسِهِ كَمَا أَقَالَ عَسْكَرَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِرَأْسِهِ
 حق تعالی روز قیامت بندی خدمت ملائکه غل جلاله و زیدی عمره فرمودند که امام اعظم بزاز می کردی بی باطنی
 اقامت کرد که آنرا کرده بود برای آنکه تا بدین حدیث عمل کرده باشد و از دوکان خاست و گفت اختیار من بزاز می
 بهجت عمل بدین حدیث بود وقت نماز صبح ذکر می در باب غنیمت ترک بود فرمودند هر که در جهان عزتی یافت هم
 از دولت ترک یافت ملازم این معنی حکایت فرمودند که پادشاهی مجلس شراب کرده بود غلامی دست بسته در گوشه
 ایستاده بود و قوی خوشی بود پادشاه حرمت کرد ساقی را فرمود تا یک پیاله شراب برای آن غلام که در صفت خال است
 بسته ایستاده است بر دستانی پیاپی آورد و گفت بر تو امر می کنم که شراب نخوری و شراب بخوری
 با خود مشرب گردانیده و پیاله برای تو فرستاده و شراب پادشاه بگو پیشانی بر زمین ساقی پیاله بخور و شراب
 پادشاه کرد و پیشانی بر زمین سود و گفت من شراب نخورم چه چندی که هر که بخورد و پادشاه پیاله دست گرفته
 باز رفت پادشاه فرمود چرا باز آوردی عرض داشت کرد که بخورم چه میگوید گفت میگوید بخورم و پادشاه فرمود حرمت
 ما هر روز بیشتر می بیند و باور خوشی میداند انتظار زیادت حرمت میکند فرمان شد میر مجلس تو بهرامیر مجلس پیاله بدست
 گرفت در صفت غلام آمد گفت ای بی ادب کیستی و چینی کی نام کسی که پادشاه بر تو حرمت کند پیاله شراب برای
 تو مخصوص فرستد و تو بخوری در باب تو حرمت زیادت شده است و شراب پادشاه بگو پیشانی بر زمین
 بسا و این پیاله از دست من بخور و شراب پادشاه پیش از آن گفت که گفته بود پیشانی بر زمین سود و گفت
 من شراب نخورم چه چندی که میر مجلس جلد بسیار کرد و خورد و همچنان پیاله دست گرفته میر مجلس بحضرت پادشاه
 شد پادشاه پرسید چرا پیاله باز آوردی گفت میگویم بخورم خود پادشاه فرمود حرمت افرا و ای بیند و ما را و خوشی
 میداند انتظار میزد میر حرمت میکند وزیر تو بر آورد و بر آمد گفت ای سبب ادب کدام کسی که پادشاه پیاله بدست
 ساقی بفرستد بخوری باز بر دست میر مجلس بفرستد بخوری تا بر دست من که وزیرم فرستاده است اکنون حال ای
 ندان نادانی که شراب پادشاه بگو سر بر زمین ادب بسا پیاله بخور و چندان مدح و ثنا پادشاه گفت
 سر بر زمین ادب نهادن و افتاد کرد که من بخورم چه چندی که جلدی وزیر کرد و خورد و وزیرم پیاله بدست گرفته باز
 بحضرت پادشاه پرسید گفت بخور و گفت چه میگوید گفت میگویم که من بخورم خود پادشاه فرمود ما را
 در حسن و احوال می بیند و طاعت ما نام میداند انتظار زیادت حرمت میکند پیاله بخور و دست گرفته پادشاه در صفت
 غلام آمد بر آن غلام آورد و گفت بشنو بر دست ساقی فرستد بخور و میر مجلس فرستد بخور و میر مجلس
 وزیر فرستاد بخور و پادشاه گفت مدح و ثنا بفرستد و من خوشی کرد و سر بر زمین ادب نهادن و افتاد کرد که

من و حضور شاه یک عشتاد وادم فرمان شد بگو گفت اگر من از دست ساقی بخورم میر مجلس نیارد و اگر از دست
 میر مجلس بخورم وزیر نیارد و اگر از دست وزیر بخورم پادشاه خود حرمت نکردی اکنون چندین عزت که یافتی
 دولت ترک یافت تو پادشاهی را و اما که از این پیش دولت باز نم اگر بخورم عزت من فوت شود پادشاه حرمت کرد
 گفت نیکی بگوئی خوش باشش با عزت خود باش باز بر جای خود نشست نمی سخن در پس بود که نشاید و قیسه از
 بزرگان بر سبیل ندرت در وجود آید از خود رقم آرند و اگر ناچار یافته خود باید که به تصریح اسم آن بزرگ ذکر کنند تا وجه
 در باب دیگران نرود و فرمودند که مولانا محی الدین ابن اعلی در آخر سال ادب پیر و مریدان حکایت می نویسد
 که بزرگی از بزرگان را بریدار دید که بیورقی بفرموده است آن پیرم دانست که مرید مراد پس کار ویدید خود گفت
 ز اعتقاد خویش خواهد گشت ناگاه او را بر اعتقاد خویش مستقیم و ثابت یافت پرسید که تو مراد چنین کاری دیدی
 چرا اعتقاد تو گشت مرید جواب داد ما با کارهای تو چه کار من عرض از تو دارم می دانم که عرض من از تو حاصل خواهد
 شد از سبب آن توجه میباشم ترا هر چه خوش آید بکن مراد بیک نظری نیست فرمودند من نبسته ام در ترجمه رساله
 مذکور که عجب از شیخ محی الدین می آید که این چنین حکایت در کتاب می نویسد و عجیب دیگر این که بر همه بزرگان
 بدست آمد که چون نام آن بزرگ شناسند میباید که درین محل نام او بگویند و تا آن شخص بعینه معلوم شود که چگونه است
 مردی بود که ارشاد میکرد و مبتلا بر نابود معاذ الله که این معنی از ازل اقتدا منصرف باشد و الله اعلم ما که ام بزرگ است هر بود
 پیش از تحقیق این مرد را این شیخ حضرت نباشد تا آنرا ظاهر و باطن نباشد او را جلوس بر حرمت شیخ حرام محض است
روز پنجشنبه نهم ماه شوال سنه ۸۰۰
 روز پنجشنبه نهم ماه شوال سنه ۸۰۰ وقت خاستن ذکر است در باب غنیمت و حلم بود فرمودند طلال الله عمره که معنی
 قول میر المؤمنین علی که خود با من غنیمت عظیم چنین گفته اند یعنی او غنیمت کند و اگر بکند بعد آنکه نیک از دست
 زنده باشد و آنکه از دست زنده بود و خدای از وی نگاه دارد تا از وی چه آید و من این معنی میگویم که غنیمت عظیم غنیمت دل
 است غنیمت جوارح نیست مر غنیمت را اگر غنیمت غنیمت پیش آمد تا او در جوارح افتاد هر چه بود پیدا آورد
 آنچه برشته بود در محبت هیچ باو نماند و اما عظیم بر دل نخواهد داد و هر دو دل خویش خواهد داشت و بیکدی را بر دل طلق
 نخواهد بود و در خوشی بدل چنان خواهد داشت و از اثرش عظیم باشد شاید که بکشد از زبانی عظیم کند بر طریقی که او را از دل
 شعور نبود که تارک آن بکند که ترنم نغمه گان عرضه داشت که پس غنیمت شایقی که پس پرده شده فاند نیکت شود
 باشد زیرا چه بر احوال ایشان مردم را اطلاع نداده باشد و زبانت رو غنیمت ایشان دید و ذکر نام ایشان مؤدبی باید
 که سبیل بر نبشی پیدا آید تا بر آن محبت که مردم را بدل طلالی هم نباشد فرمان شد مسئولی هو ایشان خداوند
 است ایشان دوستان او اند که کسی که ایشان بچیزی پیش آمد که آن بر دوفی مزاج ایشان نیست بر تقدیر بیاد ایشان

نماید غایب معنی است که آفتاب را حقیقت نور نباشد نور باشد و لیکن در نظر او چنین نماید باز پرسید این نیز گفته اند
 که آن شب باران باشد و امیری بجای آن باشد فرمان شد باران حقیقی در هر شبی لازم نیست معنی باران رحمت بود
 بار و او انکه رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم را در این ماجرا چنین دیدم که سجد و میگفت در آب و گل و چنین گفته اند که
 شری از آن بر پیشانی مبارک رسول الله تا با ادا آن باقی بود و فرمودند بحمل آفتاب و آن شب باران ببارید
 بود و رسول الله در میان آب و گل غلغلای سجد میکرد تا آنرا آن بر زمین مبارک باقی بود آنچه گفته اند هیچ شری
 نازی نیست بحمل آفتابی شبی بر او رفته است از آن حکایتی کرده اند و شیخ عمر بن شریح سعید پسر خویش را بر او
 آتور و ده بود و در گفت شیخ آتور پیش بندگی خود و مینخواست آن کودک بر خود در سوزانند و از ده ساله باشد شیخ
 آتور خواند پیش آن بندگی خود و مینخواست در باب او که در فرمودند مولانا غفر الله عنہ شیخ آتور خوانند از کودکان
 در مجلس نیکوکاریست و لیکن کودک شوخ میشود عادت برخواندن غزلی و گفتن سرودست و مجلس میگرد و آن
 صورت عزت نیست و امر در شوخ کردن ایشانرا نیکو نباشد ایشانرا امر از بر شرم و بر هر اس و حیثیت از خلق
 می باید پرورد و فرمودند هرگز من کسی را پیش خویش در صفت نعل شسته قرآن خواندن نمیدادم و اگر خواند
 بر او معنی نباشم بسیار از خواندن خوانند اجازت ندادم و بگویم اگر غرضی آید غزلی بخواند و اما من روا
 ندادم که تو در صفت نعل شسته در میان و در صد تو قرآن بخوانی و ما بشنویم عزت قرآن این تقاضای نمی کند
 می باید که برای تو صدک خلاصه بیازیند و ما همه دست به بندید پیش تو بشنیم تو قرآن بخوانی و ما بشنویم
 عزت قرآن این باشد

روز شنبه یازدهم ماه شوال سنه ۲۲۲

روز شنبه یازدهم ماه شوال سنه ۲۲۲ وقت چاشت ذکر می در باب بخان کردن اسرار خدای بود فرمودند
 نمی شاید بر عموم خلق بگوید و الا خلق با بدعت و خوار می و سخر و خنده پیش آیند و قابل را نفی ندارد و ایشان را
 زیاده کار بود و ملائکه معنی این تعنیه ز حدیث گردند که روزی ذوالنون مصری در راهی گذشت دید مردمان
 گرد آمدند جوانی را سنگار میکنند برایشان گفت چرا این سنگین را سنگار میکنند گفتند ای ذوالنون اگر نمی
 او میگوید و بشنوی حکم قرآنی گفتش بدی گفت چه میگوید گفتند که میگوید خدا را بدین چشمی بینم بر و رفت
 گفت ای جوان این سخن میگوئی گفت ای ذوالنون اگر نه بینم چون زیم ذوالنون چشم پرآب کرد و گفت
 بنزدیک که لایق ندون است بعد از زمین ذکر می در باب آنکه قمر در یا نهایی ندارد فرمودند مترسیان
 سلوات الله سلامه علیه از ملک و کل در یا پرسید که قمر در یا چیست گفت در و در نمی بود در یا باز نشسته
 چیزی می تراشید قمر از دست وی و در یا افتاد و دست به تا به زار سال است آن تیشه فرود میرود و هنوز

بفرموده یازدهم است بعد از تحقیق سخن در مراب بنی امیه و خلفا عباسیه و عظم و عدل ایشان بود فرمودند
 عظم ایشان جز برای میت رسول الله و فرزند او نبود و اما با خلق دیگر ستم رفتی و ستمی نگاه میداشتند که کتاب
 ایشان در کتب نبشته اند منصور و و انقی در مدینه تا چهارصد شتر را که کرده بود و حال مال کرانی خلیفه یافت رفت
 پیش قاضی فرزد و در قاضی انعام شتر قریب سیصد و در کتب نبشته بود و پاد قاضی آمد طلب شتر اد اگر خلیفه
 بر خاست لمرمان داد که در جمله دیوانا گویند که خلیفه طلب شتر در دیوان قضا میرود و خواهی کسی از جاسای
 ویش بخیزد همه بر جای خود ماندند شتر در پا کرد و دیوان شتر و او شد در راه میگفت که اگر قاضی بدیدن
 من خاست و یا مرا تعظیم کرد و یا در مکی که بود از آنرا خبر کرد و یا شخصی که پیش من مستغاث کرده ملا بر مقدم داشت
 قاضی از قضا مسزول باشد خلیفه در دیوان شتر آمد قاضی پنج التفات بحال او نکرد و التفاتی در قباله عمل می گفت
 بعد از آنکه چون آنرا تمام کرد بعد از آن مدعی علیه را کجا ایستاده کرد و او پرسید که برین شخص چه دعوی داری
 گفت چهار صد شتر را که کرده است و به من نمیداد روی سوی مدعی علیه رو گفت چند میگوید این مرد خلیفه گفت
 دست میگوید گفت و به این چرا نمیدی گفت بدیدم گفت تبصیر می بدیدم گفت نیکو باشد خلیفه باز گفت در
 خانه آمدنشان قضا بعد بدید و با کید بسیار برای قاضی شتر فرستاد و فرمودند که روزی پیش منصور طلبی ای از
 سادات حسینی پسران عبداللہ محض نشسته بودند خلیفه خوش شد و سخت شوم بود و او منصور و و انقی هم ایستادند
 یعنی یک دانگ را آدمی بود و یک خرطهره را به برای تا سادات آرایند آن مرد را به بار یک بود اند و در آشنای
 شست میدی گفت خلیفه ما اگر خوش شود خود برای ما چیزی بکیند به اندازین سخن شکست بر سر دست درون رفت
 و گفت ایشانرا بگیرد ایشانرا گرفتند هر دو نفر به دست او افتادند هر دو نفر با و در میان یک حجره بست و بعد از آن
 حجره از پرول بر بست و از ایشان طعام و آب بجای منع کرد و آن مقام انجمن تا یک و تنگ بود که بول و غایط هر کی
 بر دیگری می افتاد تا آنکه همه در آن حجره همه بر سرست حق پیوسته و فرمودند که بارون رشید محمد دیانت به چشم صاف
 از زنده در زمین دفن میکنند و او بوی صفت قاضی ایستاده می بیند و فرمود که سبب نظر ایشان بر بل نیست آن بود
 که ایشان را در نظر نمی آید و در اوقات ملک ما در خلق با وجود ایشان با التفات نمیکند و این کار ما را مسلم تا
 ایشان زنده اند تا نباشد فرمودند که مردی بر منصور و و انقی گفت که خوب صایست و که خوب و بسیار مال بنی امیه
 است خلیفه بر مضایه انتقام نبشت که فلال خواهر را بر من بفرست تا بطا و در بند و فرستاد چون ملاقات
 خلیفه شد گفت چه سبب است ما را از آن دو خلیفه خصوص بر خود آرایند و ما بابت تعلی با دیوان و اهل دیوان
 نازیم گفت شنیدم و ام بر تو مال بنی امیه است گفت آری هست ترا چه می آید واری با ایشان نسبت خرافی
 که میراث بخواند گفت مال بیت المال است گفت از کجا تحقیق شد که بر بنی امیه جز بیت المال مال دیگر نبود
 است ای خدا را در کتب محقق بنافهم ۱۲

چرا با یکدیگر ایستادند و از یکدیگر جدا شدند و در وقت حاجت از من سبطی نصیحت نمایند
 مردی توبه میگوید یا ای مردی فانی گفت منورده خواست گفت خواجه فانی باز گردید مردی که گفت خلیفه خدا
 میداند من را است میگویم بنی سیدان ندیده ام نشانم مرا با ایشان از صبی و ملاقات نیست وقتی بود و ابلی
 که پیش خلیفه گفته ام آنچه از روی بحث بوده است گفته ام اکنون بدانم که این مرد که این رنگ آمیزی کرد گویست
 گوینده را آورده است و در جانب او دیده اند گفت ای خلیفه این غلام من است بعد مدتی امروز دیدم او را
 خلیفه پرسید تو غلام اینی گفت آری غلام این خواجهم گفت چرا چنین کردی گفت ما را مقام تلف کردم گفت
 امروز از روی شنود که من در بغداد ام تا بر من چه کند گفت رنگ آمیزی کنم او را و بر ملا اندازم او گرفتار بیاید شاید من
 خلاص بایم خلیفه این غلام بد و پسر و کنوایه گفت ای خلیفه این غلام باعث شد که ملاقات با خلیفه کنانید و
 چند سخن و گفتار با خلیفه شود شکر آن چیزی می باید من این را از او کردم و باز گفت که مرا با خلیفه مشقت
 و حاجت شد و صورت آشنائی پیدا آمد و یارستان در خاطر خلیفه مشقت شکر آن یک دم این غلام را دیگر
 بهم که سودا کند و به کند من بر جای داد و سودا از من نستانم

روز یکشنبه دوازدهم ماه شوال سنه ۸۰۲

روز یکشنبه دوازدهم ماه شوال سنه ۸۰۲ وقت چاشت ذکر کردی در باب اشکال و اختلاط امر خدا و اهل آن بود و من
 بار بار بودی طلال و طلال و سبب و طلال بر در بوی که زخمی آمدند و بریند و ندوی گفتند تو انوار تو من ساعه
 بیایند یک ساعت نوزدهم بر دل ابو بکر و عمر و این گفتار گراں نمود پیش رسول الله آمدند که در یک یا رسول الله
 اینست بنویسینت ما مسلمانان غایم رسول الله فرمود الله مؤمنون و رب العالمین بنویسینت ما مسلمانان
 بر حقید بسوگند خدای کعبه گفتند که چیست این موالی بر در هاست ما می آیند و فریاد میکنند و میگویند رقتا تو
 تو من ساعه رسول الله فرمود ایشان از پس ایمان ایمان دیگر ما دار ندیدند از ایشان را خلیفه گفت
 ای شما شراب جای دیگر بخورید و بدستی جامی دیگر نمیکند از مؤمنان علی عن ذکر بر برکات با سه خوش استوار
 باشد به سینه نگذارید در حق حکایت چند شکسته است چه باشد موالی بر در بفضل صحابه بیاید بگویند رقتا تو
 تو من ساعه و برایشان شکل شود تا بر رسول الله که گفته اند ایما توان گفت که ایشان ممکن بوده اند موالی
 مستول و لیکن که ایشان بر رسول الله را بی است زیر چرخ چون اگر مستول رنگ آمیزی بکنند از روی کلمه
 نکند و بر شکل نشود بدانکه این قوم چنین باشند و از ایشان مثل این چیز با بیاید چنانکه مرد و من خبر که
 سبب و دشمنان و از می غلط اند و روح التفات نمیکند و تفری در روی پیدائی آمد و اگر رنگ شرابی غایم بخوردان
 چند جامی بدستی کند خنجر بر ایشان گوید و بر درون افتد برایشان شکل نباشد و از روی کلمه گفتند که تحقیق میدانه

نیکین که وصل است و خام است چنین کار ایشان عجب نیست و یک شکل و دیگر که رسول الله جواب میگوید که
 ایشان از پس ایمان جامی و مجرود است و هیچ آنرا بیان نمیکند و شکل ترازی هم آنکه ابو بکر و عمر هم نمی پرسند که این
 بیان چیست که ایشان را با بسوی آن میخواهند پس آن فرمودند در حق جهان نقدی است تا کدام نیکو گفت
 بدی باشد که بدل فایز گردد و آن نقد وقت او باشد و این و وصیت خوانند بیت

چسب بگوین می شوی مغرور هر دو عالم بدین مباد کن
 صورت خوب تو زنده اوست باز خوان و بهین وقتا بد کن

و این ربائی خوانند در باغی

دل در تلک بود نشد نکوشد که نشد جز بر تو فرو نشد نکوشد که نشد
 عقلی که بر غم را نکوشد کار است دیدی که نکوشد و نکوشد که نشد

و فرمودند که رسول الله با دای بعد نماز عشاء گشت روی سخن آوردنشت گفت بیایید روی من ببینید
 خلق آمدند روی رسول الله دیدند که امیر المؤمنین علی که او بر جای خود نود و دوم شد امیر المؤمنین علی گشت
 نشست گفت بیایید روی من ببینید خلق از رسول الله پرسیدند که علی چه میگوید بیایید فرمود آنچه علی
 میگوید بکنید همه آمدند روی علی دیدند ابو بکر از رسول الله پرسید که چه سر است یا رسول الله که دین روز تو
 بر من شش شش بیاید روی من ببینید همه آمدیم روی تو دیدیم که علی گاو یا ماهی ز علی گفت بیایید روی
 من ببینید رفتم روی علی دیدیم مگر تو ندیدی سر من چیست فرمود که دوش سورتی از عالم قدس بر من تجلی
 گرد آمد مگر اگر گرفت چنانکه لذتی و تنگی و راحتی در سینه خویش دول خود یافتم که در بیان نیاید همه بدوق توان
 دانست گفت خدایا من بن مخصوص ست یا به گیری هم باشد میان انبیا این حصه تو بود کسی را بدین دولت
 نصیب نگردانید و ام گفت خدایا من از امتان من هر کسی را نصیب باشد چنانکه عادت من است که هر چه مرا
 به بند برای است بخوابم فرمان شد از چهار یا خود یکی را بیاید او را هم نصیب از این بگویم که ترا بر دم فرمان شد
 این را باز گردان ما نصیب این نکرد و ایم و عمر را بر دم پس فرمان شد که یک نشان را هم چون علی را بر دم فرمان
 شد پس را می جستم باز همان صورت بر علی تجلی کرد و علی را کار گرفت و مرا هم کنار گرفت لذتی که اول بار بود
 جز از چندان مزید بود باز رفتم به او و نفر مخصوص باشد یا به گیری از امتان بر سر فرمان شد هر که با داد و فرمود روی
 او ببیند چیزی نصیب او هم شود و هر کس پس فرمود روی علی ببیند نصیب او هم باشد فرمودند شرط طالب دانست که
 اول امکان حصول و مول بقصد بدین بعد از آن طلب او کند طالب اوست بغیر منتی او طلب او در دل باشد
 ای شود اگر چه جمله اهل عقل و توبه بگویند که رسول بدین مطلوب محال است هرگز بدین التفاتی نمیکند و نگذا

حکیم طبیعت بشری متر و مت می خورد می یا به و سکن بلائی که در دل او خدا نهاد است گفت و شنید مردمانی
 کی دفع میشود و آتش اشتیاقی که خدا بخانی در دل او انداخته است چو یک کشته میگرد و طالبان خدا را اگر چه فتنه
 بهزار فتنه و دلیلهای سخت و وصول بخدا بخانی و لقای جمال و جلال بحسب سعادتی که در دماغ او انداخته اند ازین خیر
 باز آرند اما آن حساب بجای آید اگر چه با خود میگوید که نفس فقیه و فلاں مولانا مستدین و مستعجده و مجتهدی و خیر
 میگوید ای دل باز آنی نه تو در خوردی و نه درین سعی روی مقصودی بینی باز آنی باز آنی میگوید هم در آتش
 آن با خود چون باز آید چه میزند آتش اشتیاق لقای جمال و جلال بحسب سعادتی که در دماغ او انداخته است و توت استیجاب گرفت
 است و از آنچه بود بیشتر پیشتر گفته است

دل باز عشق چند طاعت کنم که هیچ
 این بت پرست کشته سبیل نمیشود
 بر وفق محضه این مقام حکایت بیلی و مجنون فرمودند که مجنون را گفته اند که تو در بسته بیلی باشی و بیلی بر مراد تو
 نباشد چه کنی گفت من بر مراد بیلی باشم گفت اگر از آن بسته پیش اندازند چه حید سازی گفت همه را نوشن باشم
 گفت اگر نشستن نغزیده و بران نشستن قرار ندهد چه میبرد گفت استاده نظر برو سلی دارم و گفته اند اگر از آن
 خانه و از آن سرای بیرون کنند گفت بیرون پاشنم اگر بیرون نشسته نگذارند گفت کی از سگان کوئی سلی باشم
 و با ایشان شده که کوئی سلی گردم بیت

مرا گویند از خجاست کیست تو
 سگم که در سرائی کوئی گردم
 گفته اند اگر ازین آمد و شد باز در آنه گفت کی از سگان کوئی سلی باشم گفته اند اگر بر سکون آمده اند بنده گفت از
 ساکنان شهر سلی شوم گفته اند اگر از آن شهر جدا گشته گفت هر جا که باشم روی بشه بیلی ازم گفته اند اگر بوی ازین قبا
 باز در آنه گفت مضرع منم و خیال بید شب در روز با جالش کنون چه نیست که ازین کس را با آنجا
 داشت و به که درین دولت رسید او را و سول بقصود بادل و صند شد سلوک جز برای استقامت دل بر شاه
 جهان محبوب نیست پس این چند بیت با ذوق تمام خوانند بیت

| | |
|---------------------------|---------------------------|
| دولت عشق را نهایت نیست | عاشقال را بجز هدایت نیست |
| عشق حسی است از برون بیشتر | آب و گل مرد را کفایت نیست |
| عشق را بوحیله درس گفت | شافعی را در و راهیت نیست |
| بواجب سورتی است سورت عشق | پا به صف در و یک آیت نیست |

نقش سخن در کیفیت موت متر موسی بود فرمودند حق تعالی متر عزرائیل را بر متر موسی برای قبض روح فرستاد
 متر موسی پرسید کیست کجا آمده گفت منم عزرائیل برای قبض موت تو آمده ام غضب کرد و دلباخته عزرائیل

ز دیک چشم و کور شد عزرائیل بجزرت ناسید گفت خداوند ما بر بنده فرستاده که و مردان بخوابد بر من غضب
 کرد و دلباخته دیک چشم مرا کور ساخت خداوند تعالی چشم عزرائیل را باز داد و فرمود که برو برو موسی بگو خداوند سیر مایه
 که ای موسی اگر ترا حیات خوشی آید دست بر پشت گامی بنده آنقدر موسی که زبرد دست تو آید تا آنقدر ساس عمر تو
 باشد بعضی گویند فرمان شد یک سیبه از پشت بر و بدست موسی به چون عزرائیل باز آمد گفت خداوند تعالی
 متر سلام میرساند میگوید ای موسی اگر ترا زیستن خوشی آید دست بر پشت گامی بنده آنقدر که موسی زیر
 دست تو آید آن مقدار سال عمر تو باشد متر موسی فرمود بعد از آن چه باشد گفت بعد از آن مرگ بود متر موسی
 گفت چون عاقبت ازین بلا خلاصی نیست و منتهائی کار همین است همین زمان بهتر در وایتی دیگر آن
 سیب بشتی بدستش داد متر موسی آن سیب را شکست و در آن سیب صوری معاینه با جمالی و کمالی و طافتی را
 حس کرد که جان سپردن به دو گر چاره ناهیه و در روایت: یغیری نویسه که متر موسی علیه السلام و صحرایی میگذشت
 به درشته گان گوری مردوخ در غایت لطافت و کشادگی گاو ند پرسید که کی گور برای کدام بنده شکست
 ست گفتند اگر تو بخیل و برای خود اختیار کنی هم از آن تو باشد با آنجا غلطید از غایت خشم و لطافت و خوشی و
 ذوق آن مقام میده دی ز دجانب حق پرسید یعنی زکری در باب قوت جوانی و فضیلت آس بود فرمودند درخت عمر
 و سایه جوانی نوبر است بهتر پیری و ترمیمی خوابی که اور بر آید و آنکه بزرگ شد از پهل گذشت یا ترمیم
 نماند هر چه شد بمیران ماند از آن زیادت اصلاح غیر و چنانکه گفتند که نهال نیکه و از با فرمودند نایه المومنین
 می و فاطمه حسن و حسین و فاطمه و علیا شاد گردند که سبب این آیت و یطعمون لقاه علی حیدر صلی الله علیه و آله
 حق ایشان نازل شده است فرمودند و آن در مجالس گذشته نبشته شده است

روز و شنبه سیزدهم ماه شوال

روز و شنبه سیزدهم ماه شوال شنبه وقت استوار زکری در باب اخلاص آداب صوفیان بود فرمودند اگر
 فتنه فتوحی برای صوفی آورد و بختا بسوفی دیگر برود بعد از آن متنبه شد باز بمیران صوفی آورد آن صوفی را
 ادب اینست که باز بمیران شخص بغیرت که فتنه شامه از آن شما است بستانید و مؤید یعنی حکایت بندی
 خواج شایخ لاسلام نفیقه ندین فرمودند یکبار می از دود و پو پوس بندی شیخ الاسلام نظام الدین مولانا
 بنس اندن یکی و مولانا علاء الدین نبلی و مولانا جلال و بندی خواج را روا شد و بودند و جمعی از صوفیان
 یکجا بوده اند که خواج که غلظه فرود آمدی و با ایشان مخطوبودی یک ستور با یکجری که والد خواج برادر دود
 در اول منزل تمام کشید بخت و همه سخن صحبت اخوانید مولانا شمس الدین بر مولانا علاء الدین گفتن گرفت
 می بینی چه کوئی میکند تمام مقام خویش را در یک متر خرق کرد و فرود آید خواج که و دایم آخره است خانه

بسیار حالت داری نمودم قبول نمودم او جانب هندوستان بود و دای شد بسیار حالت کرد و گفتم انشاء الله باز
 بیای تر دست بدم بعد از سفر تا گاه او را اهل در یافت مشب آنجا خواب دیدم با من بیگوید شیخ جز از رحمت
 حق ما رخ شدی اگر بیدار شدی دست خدا بر من فرماید است هرگز از تو قهر و سوء حال نیکو دم زال وقت باز با خود
 گفت که نظام زمانه اخیر است تا ببال کم اند و آن که رفتی میکند او را مانع مشورت حق تنگ مکن و فرمودند که مقصود
 ایشان در بر کار یکی اینست که زنده اند و غیر طالب نیک و اگر مرده دست بعیت کشاید کسی در بر
 میان حال به بر افتد و دیگران هم لطیف او باشند و نیز بمقتل مستعدی باشد که اول و جمله طلب بر سرش نبود و چون
 بر بعیت صحبت گویند و حکایت و سخن عاشقان و حالان میشوند شاید عاشق و طالب گردد و بدید چندین دلیل
 غیر طالب آمدند صحبت و کی از طالبان و مشتاقان گشتند بسبب آن بجا بود و یا منصف بگویم سینه عارفان و اهل
 مشتاق گشتند و بایام شیخ الاسلام نظام الدین پس سال بود و در اقامت و نیز بهین سانه شد مثال آن بر سر ماند که
 شخصی حامی فراز کرده باشد که شایان عکار کند و در آن میان کشتی و کبوتری هم افتاد و آن هم بغیر شایان باشد
 موازنه هفتده سال بعد دست خواهر طرز بودم هفتده بار و چهار بار پای و دست خدمت میرفتم و حج شش مجلس
 بحضرت خواهر نشست می بودم در بر درت طالبی شانی سوخته افروخته ندیدم که بخواهد رسیده اما چندی را دیدم
 بطول صحبت عاشقان سوخته و طالبان افروخته گشتند حج با مشتاقان نشین و بهین عاشقی گزین + فرمودند که
 بدی خواهر شیخ الاسلام نظام الدین روزی آمدند در دلیز خانه نشستند و هر بار جانب در میزدند و هرگاه کسی را
 انتظار گشته تا گاه از فرود صوفی آمد سری بر زمین داشت بحضرت شیخ نشست خدمت شیخ بادی اشارتی بمقصود
 او کردند بایستاد انشاس چونند که دوست داد و بعد از آن فرمودای عزیز بکنم سالاد طلب بچو توئی بودیم بعد آنکه
 رسیدی نیک بیکان رسیدی بر ما زمتناستولی و خلق بجوم کرده فرصت بخواه خلق نیست و او مولانا بران الدین
 عزیز که نزد ما تا بران الدین با صحبت کرد و یا ندانست که حواله گری بهست چیست چندین بادی چنانکه مطلوب
 ماست معاشی نکرد و بعد چند گاه به خدمت خواهر دیند که ره چون است نشست بود و نه یکایک در یک گوشه جانب
 جوی و نه آن صوفی را بستاند و بداند اشارت بطلب او کردند و دل شد بر سینه بران با توچه کرد و خدا داشت
 که فرمودند من ندانم که سالی انصاف چنین خواهد کرد و هر دو روز و روزی مال در تار و لول کسی است
 آنجا نشوئی و دوش بدشا به پیشی بروی مشا به می شد با او انفس میگرفت از آنجا کتبی نوشت بدین مضمون
 که شارت شود و بایوس بیایم خواهر اقبال دست گرفت بخدمت خواهر ایستاد و چه پرسیدند این گفت کتوب
 فلان صوفی است فرمان شد مضمون چیست گفت که اگر اشارت شود بیایم فرمان بطیبت بطلبند آمد و پای
 بر سر کرد و وقت از شیخ کن لدین ملانی نزد یک شیخ نشست بود و بدی شیخ فرمودند که شیخ آمده آنرا که ما سال

طلبیدیم بر مراد است انفس بر ما در وقتی بر سید که بر ما زمتناستولی و بجوم خلق و ما بر او برانیدن صوفی از
 مردمانده است انجمن مردیست و انجمن دیگری در وصف آن صوفی مبالغتی فرمودند هر چند که شیخ بیعت شیخ
 کن الدین جانب آن صوفی میدیدند و پیش آن فرمودند که جمله در ویش چو با توئی باشد سفر اختیار کنی بعد
 از چند ماه خدمت شیخ رحلت فرمودند صوفی در ویشی سفر خانه کعبه اختیار کرد و درین میان ملتان رسید طاعت شیخ
 کن الدین کرد و شیخ کن الدین با عزت و عظمت خویش بر سر سجاد نشستند و دوش بخ ملتان از غزنی عظیم
 باشد البته بدیدن کسی کمتر خیزند بعد از آن صوفی بر فراست و کنارش گرفت و تقسیم بیار نزد یک خود نشانند
 و گفت آنچه خدمت مولانا نظام الدین در باب توئی گفته من در تو میدیدم چنان بود که ایشان میفرمودند بلکه
 زبانت از آن بود و اکنون بیا بر من باش چنین شود چنین شود مطالب قوم و مقاصد آن طایفه شیخ فرمودند گرفت
 اشارت میکرد که بر با باش آنچه فرمایم آن کن تر این مطلب دست دهد بعد از آن گفت بهای اختیار گردی بر
 خواهی و دگفت که شیخ مطلوب من از تو حاصل نشود مقصود من از تو بر نیاید حاصل شدنی نیست با مقاصد
 دیگر مطالبی بیشتر دلی تر بیفت از او گفت شیخ مقصود من از تو حاصل شدنی نیست مولانا انجمن بر شیخ الاسلام
 دلی را طلب گفت بر و خلوتی نزد ما که شاید رشتی کند که هر یکی ششون دست خرق و کار خود است و در هر جسد
 اگر اندیشه باز آمد گفت که خواهر غرض من از تو حاصل شدنی نیست مصداق و فرجی داد و تقسیم بیار نمود و خدمت
 فرمود و گفت بر و سفر خانه کعبه مبارک یاوت بر صوفی چو بماند کعبه سید سر بار طواف کرد و نشست بر دوست
 پس پشت داشت کعبه بران کرد و روی بماند کعبه آورد و جان بکذا سپرد و تا از کعبه چون بماند از بی ستمند

روز چهارشنبه بیست و دوم ماه شوال

در روز چهارشنبه بیست و دوم ماه شوال گشتند و وقت داشت ذکر می در باب دین دانی برین بود فرمودند سر به
 کار و سادست و اول همه غیرات و چیز است نفسی پاک و دلی سوجه بخداوند تعالی بچ حاجتی دقای ازین دو سخن
 بیرون نیست یک کلب بست چهار هزار پنجاه و بیست خویش می آوردند و هر چه در دایت رسید عیدین و چیز
 رسید و هر که بر تبر نبوت رسید عیدین و چیز رسید اگر خاست یا سعادست یا ملک و بگذاشد و یا کاسی مقرر شد
 شود اگر این و چیز است خود ترا در غیبه است و در تبجیم باشد و اگر نه بیخیزی هر چه شوی و نگه باشی باشی بعد
 از آن تو بخیزی بیخیزی و فرمودند که خواهد سالار زمین باشی الاسلام نظام الدین حکایت میکرد که مونا بانی بود نزد یک
 دروازه حاجب و طارطی در دلی اساک باران شد خلق مملکت گرد آمدند که خواهر باران بی بار خلق نیک ماند
 است گفت خدا شایر چگونه باران و دهن تر خواهم شد که چه من شکست است خلق گفت که خواهر اگر چه شایر و کنیم
 گفت اگر شایر و غنید خدا بر تویم شایر باران و دهن چه مقدار شدنی انحال رفتند که کسی بی کسی بی نیزه

آوردند و پسر بستند از آن وقت است که در خواب پسرش نوکر دیم دی بسوی آسمان کرد و گفت که نو باریان منیدای از
 سبب آنکه من در خوابم شنیدم پسر مرا زنده کنونی باز آن بدی های سال ساعت ابریک از کوزه آسمان
 جنبید و باد سرد وزید و بال آمد بزرگ قطره با تمام روز چهارید آنکه زوایا بسیار سوس و از کز یافته و در وای
 کرد باز روی سوس آسمان کرد و گفت من چنین گفته بودم اینجاب به به بدی که سوس من به در وای کند اینچنین
 در آن کس که کار نیاید همه مصالح رود باز آن قطره خور و کرد آهسته باریک گردید چنانکه مقصود از آن باشد کنونی چه
 میگوئی و شاه به ست وادوی آهست واد مغربی ز مقربان حضرت است اینشتی ان نشینان حق است
 این حرفهای دنیوی دوست بدی بله بی اعتباری نیست و فرمودند که در دین را بیاید که ترازو به عاشقی
 و عشقی باشد که این ایمان و از حقیقت می نامند و از سالار لغتی مولانا که در دین زیاده از حد نیست شیخ لاسلا
 تمام ندین بوده است گفتی آه بهر شدیم و درینا که لاشه ایم پرسیدیم لایا که بود گفت بهمانی بود و بیرون در واره
 دلی و قدیم لایا که عورتی از نبات ملوک از شهر بیرون شد و باغ بگشت آب باغبان از نظر آن و درش گرفتار شد
 بهر بهانه که باشد روی او میباید وید میوه باغ خود را فدای او ساخت هر چه در باغ او بودی شکست بهشت او
 می آورد و تا نماز شام همین حال بود چون وقت بازگشت شد بی بی در پای بگشت پر و پا فرود هشتند و غارت
 و غلبت خویش روی بوی غارت و در و چاره و لایا که دانی بیجا و مرغ محری بود و غنچه بر درختی فرود آمد و برید و لایا
 و نیال گرفت و انشد که برای چیزی می آید که تمام روز میوه رسانیده است این میرای او فرمودند چیزی نیست
 گفت همه در قیچی است من چه خواهم کرد تا خانه بد نیال بود بی درون خانه رفت کار و لایا دوست شد بعد
 از آن روزی چند نیست هم بر آستانه آمد و هم بر در آن بی افتاد جان بهر دو فرمودند باو شبی بود هر دو در کنار
 یکدیگر با خنجر و تیر انداختی مقامی می آمدند صحن را آب می زدند و جلد بسیار میدادند و خنجر باو داشت و در و غنچه
 نقد و کردی نظرش بر سقا که افتاد و دلش خوابال شد هر روز بر غنچه عشقی از دور نظر با خنجر روزی آن پسر
 مقامی از دانی میرود و عاشقش نامان بیت افتاد که دمی گرفت و می گریست **بیت**

آرامی ساقی سستان بگو آن پور سقارا بریده با سران عشق غنی وادی دل را را
 بادشاه و غنچه دیگر بار تیر و نشسته بود و آواز گریه و خواندن بیت او شنیده آهسته فرود آمد و دید و خنجر است
 به گفتی این است **بیت**
 آرامی ساقی سستان بگو آن پور سقارا بریده با سران شکست نمی که بی همه خمر را
 بادشاه و غنچه دیگر بار تیر و نشسته بود و آواز گریه و خواندن بیت او شنیده آهسته فرود آمد و دید و خنجر است
 به گفتی این است **بیت**
 آرامی ساقی سستان بگو آن پور سقارا بریده با سران شکست نمی که بی همه خمر را

عشق هم باگشت با خون سر معطر و دشت شلای گرسن میرم او بهار بهار این مرده تم به دو سپاه بهار
 اگر بوسه دهد بر لب لبانم این سر معطر و دشت که کار او اخیر سید باوشت و سر شقن در حمام آه وید این سر
 معطر و خون آشام است چهار می معطر و فرصت یافته طلبی این قلم و نثر را که کسی بهار می
 معطر و زخمی که گفته زنجیر کسی سنا سبب این فی آید آن دختر که در جواب گفت زنجیر این پنجین تا گفته را با خنجر
 گرسن میسر م او را بهیاد بهار این مرده تم به دو سپاه بهار
 گرسن زخمی بهیاد بهار لب لبانم این سر معطر و دشت که کار او اخیر سید باوشت و سر شقن در حمام آه وید این سر

دریم یعنی حکایت دیگر گفت که خدمت خواجیه فرمودند قدس الله سره با دشت و غایت حسن و جمال و چون
 و سواد شدی پیر بهنا خلق باره کردی روزی زن حبیب خویش پرسید از این مردم که دعوی دوستی
 می کنند و هیچ کی را صادق میدانی گفتندی که رسیدم خلاصت صدق او چیست در هر حالی که از تو جدا شد تا با تو فانی
 او را مل میانی او همان با ایستاده است حمام و آب میخورد و اگر کسی بستم و از خنجر خنجر خنجر خود و گفت
 رست میگوئی این خلاصت صدق است این با او که با نظر است گفت در میدان سوار شد و رسید آن رفت
 حاجب خاص پرسید آن درویش کیست نو و جای که حال کرده بودند ایستاده است و بی چنان زده است
 آن نزد یک آن درویش افتاد از سر میدان هست آهسته سپهر جوش کنای می آمد تا به در رسید گفت درویش
 گوی بن ده لی مسکین جان بگری بدو همان شد که گفته اند **بیت**

غزوه زن را رسید خنده و به چان یوسف با بازگشت خنجره بکفان برید
 همه شد به این معنی و در وقت این مقام حکایتی دیگر فرمودند که بنویس هر روز زین را بنویسی و در فنی بران سنگ
 خطیده و هر روز فنی آورد و مشغول و مستغرق به درویشی و قیاس میبوی گفته که این دیو زهر و می آید به
 سنگ می شنید نظر بر غنچه بیلی می کند چیزی نمی گویم که باز بر سر سنگ تو نشسته است بهر آن که در آن سنگ
 سوخته که تا آنکه آن سنگ بین تش شد بنویس سوخته آتش عشق آه بر سر و خویش بران سنگ نشست
 خطیده تمام اندام او سوخت و در بر خاست و او متوجه بهیست مستغرق در خیال افتاد و خبر از آن سوختن ندارد
 تا آنکه بهر رقیبان مجبور را در راه آمد و فریاد کردند که ای دیو سوخته شدی چه کردی گفت این سوخته است اشارت
 بر آن کرد و در سوخته تش عشق و در غنچه از سوختن تن که باشد و هم از این فرمودند که در کتب سلوک می نویسد
 که در آن شای غنچه غنچه تن از جسد و کله با لایق سنبه و جمل فینا که از معنی قنجر منشا می شود
 خلق بهنا سنبه که کایت بهنیم حق قلمه و قدس دل پیش از آن چندین هزار سال فریده و در و تش
 عشق خویش خنجره ای از آن بیرون آمد و گفت در که دوزخ از آن خنجره پیدا شد پس سوخته آتش عشق

در چه خبر از آتش دنیا باشد و نیکو اهلای که مستحق شاعر برین سر یافته است پس میگوید شعر

قلی قلب المحب نار جوی - احزان و المیم آنروز

روز جمعه بیست و چهارم ماه شوال سنه

روز جمعه بیست و چهارم ماه مذکور بعد نماز ذکر و در باب قربت حق و قبول او و فرموده نشاید که هیچ نیک کسی را مقبول و پس به دیگر بر امر و دود و مخدول و اند و بران جازم و قاطع باشد و ملائم کنی حکایتی فرمودند که زاهدی بود در شهری خدای او را خواب گفت که من درین شهر بلای خواهم فرستاد که هیچ کی از آن بلا خلاص نیاید زاهد گفت خداوند چه خواهی فرستاد گفت آتش خواهم فرستاد و اما بعد از بسوزد و مگر خانه یک فاحشه و هر که در خانه دوست گفت اخی حال من چه باشد گفت ترا هم بسوزم مگر آنکه در خانه ای بنیزی از پلین آن فاحشه خلاص یابی با دادان بر فاحست مصلائی برگشت کرد و در خانه فاحشه رفت فاحشه دید حیران ماند پرسید که ای خواجها زاهد تو بر من که گفت چکنم خواهم چند روزی در خانه تو باشم گفت خانه من تو میدانی که هر روز چه مردم جمع میشوند و چه کار میکنند زاهد گفت مرا گوشه خانه بده بدان مشغول باشم تو دانی و کار تو بچنان کرد که گشت گرفت مشغول شد چند روزی گذشت آتشی در شهر فاحست جمله خانه را بسوخت چون بنماه فاحشه رسید گشت در خانه دیگر گرفت چون آتش فرو داشت زاهد باز به کج خویش آمد از خدا استعاضه پرسید خداوند چه سر بود که جمله خلق را بسوختی و تمام شهر را خراب کردی جز فاحشه و خانه او را بطینل او را کردی فرمان شد اما کسی که گشت بود و گرسنه و تشنه در بهای گرم زبان کشیده بر محله و محله در آگشت هیچ کسی او را گوشه نانی نخواستند و نظره آبی بپاشانید و سایه او را بخویش نشستن نداده هر جا که رفت بجای و در شتی پرورش کشیدند چون در خانه آن فاحشه رفت فاحشه او را در سایه دیوار خود جای داد و او را نانی خورانید و آبی پیش او داشت بطینل آن گسنگ خود فاحشه را ازین بلا خلاص دادیم و بنفعه آنکه اهل شهر را بپاک کردیم و تر بطینل خانه ای فاحشه ازین بلا مصمت بخشیدیم و فرمودند که وقت قتل چنین را دیدند که سخت میگریست از سبب گریه پرسیدند گفت عبادت هشتاد سال خودی بینم که در حقای الوهیت بنابر ستم موی بر بسته اند و آینه اند و بادوی از صحرای بی نمایی می بروند و نم آن باد از صحرای قبول است و باد و دود و نقش خواب دیدند پرسیدند که خدا با تو چه معاملت کرد گفت طاعت فلک آبادات و فنیست فلک الاشارات و انقشرت فلک علوم فافضلتها از کثرت ترکها وقت التفر عبادات معارف و حقانیت و اشارات سر او در موز علوم بر باد هوا شد و هیچ کاری نیا کرد آن چند رگفتی که در هر گز آدم بهال کلامه و نیز امیر المؤمنین حسن را وقت قتل دیدند که

سه عاشق که ایس جو عشق کی آگه است اس که خدا بدین دوزخ کی آگه می خندد می آید و غم میس خارش دلا ۱۲

میگریست پرسیدند جواب داد ای آفتابم علی سیدم آرا میروم بر سیدی که ندیدم او را ندانم که کلام صفت حق است یعنی سخن دانا افتاد که بهترین کلام با هم سعادتها بخند مشغول بودن است مناسب آن فرمودند که بنده خود چه قدر از اندیشه میفرمودند شبی خواب دیدم ایامم در راهم داشتم غلبه کرد از غلبه شوق در سجده کی از آن سجده برود افتاد برود میگشت عیشش او را گرفت تمام شب بر سر کرده گردانیدند بدین و هم مگر دزدی گرفتند آنرا با دزدان بر باد شاه گفتند که شب دزدی را بر لباس موهنیاں گرفتیم باد شاه پیش خود طلبید و خواب دیدیم را آوردند باد شاه گفت در ویشش تو دزدی گفت آری دزدم و لیکن دزد دین دزد و دنیا باشد گفت دزد دین چه باشد گفت رسول الله فرمود است آنرا اشرافی من سترش فی صلوة شیا به قرین دزد و انگس است که از نماز خویش چیزی بزد و یعنی بشاید حضور و ادای ارکان نباشد باد شاه را این سخن نیک خوش آمد عسس را طلبید حلاست کرد گفت تو نیکو دینی در دینی نباشی ناید نزد یک طلبید با خود نشاند مایه آوردند و پیش هر کی از جنس طعام بود یک صحنک حلوا پالوده پیش بخورد و دو کی پیش خلیفه هر کی طالع خود را بر آید بر جانب پالوده می بیند و نمیشی میکند خلیفه گفت در ویشش چیست ایس هیچ بخوری بسوی طواد پالوده می بینی و نمیشی گفت خلیفه ازین پالوده مرا احوال قیامت یاد می آید گفت چگونه گفت خلق فرمای قیامت استنا و صفة قنابر و در وصفه بنده یعنی آورده و معنی پالوده وقت خلیفه خوشتر شد گریست و گفت در ویشش با ما باشش ما را از محبت تو نشی باشد گفت عرض داشتی دارم گفت بگو گفت اگر تو دشکار رفته باشی بیانی مرا در حرم خویش منی مرا چکنی خلیفه ازین سخن شنید آتشی بر سر او افروخت گفت غضب فرود آرد ازین سخن غرضی دارم خلیفه گفت تمییل بگو گفت یعنی نکرده ام این قدر غضب شد اگر کنم تا چکنی من محبت کسی باشم اگر هزار نوع کند کنم یک استغفار تمام عو شود او میگوید یا جمیس من ذکر کنی من چنینش کسی ام که او را یاد کند و ذکر من باشد چرا چنینش خدا نباشم هر چه کنم یک استغفار همه بخشایش سخن گفت یک خاصیت فاسم فرقه افغانه و دال شود و میرفت باد شاه بجانب کعبه میبردند

روز چهارشنبه بیست و نهم ماه شوال سنه

روز چهارشنبه بیست و نهم ماه شوال ذکر می در باب اصحاب خدمت شیخ الاسلام نظام الدین بود و فرموده میان مولانا برهان الدین غریب بنده کی خواجها دوستی و محبت و یاری با فقرات بود و چهل بندی خواجها را زوده می آمدند مولانا برهان الدین با جملہ باران و مستقدان خویش و باران و دیگر از آن خدمت شیخ الاسلام نظام الدین استقبال میکردند و زنده گی خواجها در خانه می بودند بعد از آن با آن شیخ زیارت شیخ الاسلام قطب الدین بدین بالان شهر برود می آید هر کی از میان باران مولانا برهان الدین نیست سماع داشت فی الحال میکرد خدمت

الحس ما عذرت که بس جرات که برود بدیده و کوهال که سخنان می آید

ماندم بعد از آن ساعتی متفکر ماندم بعد از آن گفت هر چه بر سر آید و گفت بالا عرض سلطان نزد یک چهره ترشح جلال اندین
 تبریزی رفت در میان حوض در آمد و صفوی کرد بالا آمد دو کوزه گذارد روی سویی آن مرد کرد گفت بجز حاجت تو
 بر آنده و است این مرد چنان مانده حاجت بر آنده و چه عرض حاصل شد اند و نگین و نخل و خواب بالای حوض
 باز گشت آنکه چنانال شده می بود از من آنم رفت بیرون افتاد در آن تفریحی و پیشانی یکایک و در بر چو آن مثل
 آنکه نشسته آن مثل دیده او نشسته شراب بخورد و نظر آن دو امید گفت بر دید مولانا را بگریه بیاید و نظر آن دو دیده اند و را
 گرفته داشت نه تقدیر بر سر رسید پیش او بر نه آواز کرد و مولانا بشنود بر باد شاه محبت بسیار کرده است سی هزار گشته
 بهرست انعام داد و حاجت چه با تو بخت آن مال گفت و شنیدی بکنیم ما از سر آن گشته کنون بیا آنقدر مال دیگرستان
 برو که خود را مال دار و سوداگر شاد و شکر از آن حلوانی کرد و بعد دست خواجها و خواجهمود که ای حق مولانا جلال است
 برو بر مولانا جلال اندین آورد و مولانا جلال گفت حق آنکس است که کار و او کرده است برو بر مولانا آورد و ناگاه
 دید خوشی بنادای هشتادوی گردانده او آمد و اندر او ایست بر سرید چه جوهر است گفتند و در روز غلال وقت حال
 وقت که از بالای حوض باز آمد بر کالبر جامه کهنه پاره داشت فراز کرده سجده بر آن کرد جان بخدا سپرد و بخت نبود و نگین
 چنین نمود مقرر از مقرران حضرت و بهشتی از بهشتیان عزت بود و نیز فرمودند متعلق بود که در روز بهشتی هر بار ناخن
 کردی استاد بر سرید که چه سبب است که تو به بهشتی نمانی می کنی ایستاد بسیار و بعد رفت نمود گفت در بهشتی ملاقات
 خواجهمود شود و سبب آن ناخدی افتد گفت باشد نوعی با ما هم ملاقاتی بکنی آنوقت گفت بروم بگویم اگر قبول کند روز بهشتی
 چون ملاقات شد با حلاج تمام گفت قبول کرد در میان این شش ماه ملاقات ستاد و بخت هم راست آمد و بشارت رسانید
 که در میان شش ماه ملاقات شما بکنم است و مقرر و تا بکلام صورت میب و جمیل تا بکلام عزت و عظمت و
 جاه و جلالت خواجهمود خواجها آمد ناگاه روزی بر صورت درویشی شد جامه رنگین قطره قطره و اگر سواد و بعضی کلمات پدید
 رسیده و اقوال این می نماید سر فرود کرده چه کثری کوری بدست گرفته تکیان و تو کان شده آمد ایشان پیش اختیار
 و استخفاف کرد و که هیچ کسی بجانب او ندیده به فریاد بر آوردند که در ویش بایست بایست اور وای آید و نمی
 ایستد آن مسلم در آن مجلس نشسته تا شامی چینه بایستاد و کوزه آبی طلبید است و گفت آب بدید کوزه آب بدست
 داد و نمی ایستد بر زمین نداشت کوزه شکست آب بر کاغذ افتاد و طالع مسلم کاغذ را آب رسید بگو نه سلامت کند
 بر کی از دست شد اما نهایتا بسیار کردند آن در ویش بیرون آمد شش ماه گذشت است و گفت وعده خواجهمود
 آنحضرت نایب گفت آمد و بود و لیکن شما نداشتید گفت کی آمد و گفت آن در ویش که جامه پاره پاره و بر داشت
 تنیک خوار و زار بر شانه آمد و شما گفتید بایست بایست و کوزه آبی طلبید و بر زمین ریخت شما بخت تر شدن کاغذ با
 برادربار استانت و استقامت و استقامت کردید همان خواجهمود حکایت آن محنت هم از بخت میاید دانست

و نیز حکایت کردند که سبیلو نام دوازده و دو سبیلو نیک دراز داشت پریشانی سرشتی بی استغنی خرابی بیرون
 افتاده بی جنبه که بعد از آن از خوف او که نمی و آنچه فاعش بر در خانه نماندی از خوف او که در بازاری می جنبه خلق
 طایفه و استر ز کردی و فاحش بعد خانه عالی میکرد چشمانی و ادب و راه و در کلی شش گشته بود و داند و دیگر باران و بروی
 گفتند که سبیلو در وی چه خود نیکی گفت با شش گفت چه در و کم سخت خرم شد گفت امروز دار و چشم گنیم و داند
 خاک پای تو آتش گرفت و بر چشم ما سید و گفت ای بخت مست خاک پای بندگان خود چه ما را نیکو کن خاک ما بدین همان
 نیکو شدن همان همه خلق چنان مانده با شش در خانه آمد بر زمین غلطید جان بخدا سپرد تا نیت و نیت از بخت و حکایت
 دیگر فرمودند که در قدیم کمالایام دلی استاد ستم مولانا بر آن اندین بنی بود خلق بهر تلمذ میش او میکرد و میاید و داد هم در
 مجلس مولانا آمدی شش تا ناگاه ستم در عقاید بود و متعلقان میان خود بخت میکرد و انداختنی از درویشی شنیده بود و در آن
 باب اگر چه اختلاف شرح نیست و کین بر خلقی که ادا میکنند نمیش نماید که خلاف شرع است بجز آن که ای حق گفت
 و شنیدن کل و آن است و نیکو کردند و طعن بسیار گفتند چنانکه رسم دانشندان است که صوفیان را گویند که دل پاری
 سلطان شود بعد از آن صلاحیت پیش کشید شما با جلال ندیدین نازید و طاعتید مثل و مانند این کلمات گفت ای مرد خیار
 چنان مانده که ای سخن از آن من نیست راست کرده پس پشت نازگاه بر آن دو و آن رفت گفت که شما پیشانی سخن گفت
 بروید من در مجلس مولانا بر آن اندین نمی ختم همه بخیر کردند و بدید بسیار گفتند آن در ویش غضب کرد و گفت که
 ما کتاب مولانا را سیدیم هر دو دست با هم زد و بعد از آن سبیلو فریاد دم بدزد آن متعلقان در عادت قدیم وقت بسبب
 حاضر شدند و نظر مولانا مانده سبیلو فریاد بوز مولانا مسود و خویش دینی کرد بعد سبیلو نیک ناخوش گرفته بیرون آمد بر رسم
 متعلقان کی که سابق بود پیش منده بسبب خود خواند مولانا آن اولانی آفره نشسته شنید و گفت با شش و اندر با شش را صلا
 من ختم میکنم که تو به بنویستی منگو گفت شما خمدوم ایستاد بی شش در باب من از کجا است لطف کنید بگو سید با شش
 بسوزند گفت اصلا من خبر ندارم که تو به بنویستی گفت شب خاتم یعنی من تا به منم نبع از منم که کتاب چه میگوید مگر
 پسینه من شده است متعلقان چنان مانده مولانا چنان تر بعد سبیلو متعلقان باز گشتند آن خیال نشسته مانده
 آغاز کرد که دیند و دست که من ختم من سبیلو و کلام کم که میان شش سبیلو جویم از آن من بود مرا بدوینتی صحیحی هست
 آن سخن و در و شش نیکو کردید من بروی منم ختم او گفت شد آغاز کرد و بسبب مولانا پیچیدیم از فرادبار بسبب
 گویم چه خود گفت دوست دوست زد مولانا گفت آه بسبب بلاست پاس خیال گرفت براسه خدا را چنان که
 یک بلا بر من انداخته بهر دشمنی هم بخیر زد و نشود گفت بروم بروی بهر بگویم شاید باز آید رفت برو گفت که
 علم مولانا یکی مانده خلق از خوف میگردند و علی و سبیلو یکی شد براسه خدا را شرم محمدی است یکی خواهد
 رفت در باب خلق لطف بکن از سر آن مولانا بکند برید اصلاح بسیار آغاز کرد که آنچه بگویم مولانا خواهد کرد و گفت عزت خود را
 سبیلو این مطلب را گوید

گوشه کند و قاضی علم را فرودیش سازد از خانه که بیرون آید در هر گاهی سر بر زمین جانبدار و همبدری خط بسیار
 گفت گویا شد همبدری خط بسیار خطا بدشمارت بمولانا رسانید و گفت بر سر خط قبول کرده است که بیاید مولانا
 صاحب مخلص چه کند از خانه که بیرون آید هر گاهی سر بر زمین داشت و پیشتر می شد تا آنکه از شهر پس پشت نمازگاه
 رفت دیوانه لشکری بر عورت خطا بست و باقی تمام برهنه بر چتر مستان افتاده است آن خطا گفت که ای
 جان درویش است مولانا دیدم جان مانده چه گوید جای گفتار نیست باز چندان روی بر زمین میداشت و میرفت
 تا آنکه نزدیک رسید به دست و ساخته منظر بودند تا گاه چشم کشاد افکار کرد آن مولانا گنج آید خطا پیش شد
 آغاز کرد و موعظه میداد و موعظه را باطنی میسکین میسکین بر شانه هام گفت آن مولانا بنشین و گفت سیان
 شانه هام است که اگر کسی حاجت خواهد دو گانه بگذارد و چنین خواند فی بخواند و چندین بار در دو گانه حاجت او بر آید مولانا
 گفت آری آمده است گفت ای کار باری بکن مولانا بجهت بد و منکر دود و گناه که آمده است بگذارد و دود و گفت
 باز بخواند صدی که بود و چنان باقی است دیوانه پرسید گفت ای مولانا چه حال است چیزی فنی کرد گفت چیزی نیس
 نفع نکرد پس به باشد حال روایت شاست چیست گفت به داغها بنگر نه آمده است دیوانه گفت ای مولانا چنان که
 آمده است به چنان است و میکن تو خواندن گذاردن فیدانی گفت آری به چنانی من خواندن و گذاردن فیدانی
 به گفت آن مولانا معلوم کردی که تو بیخ گفت آری معلوم کردم که من بیخ نام دارم بهر حال بدترم گفت
 بیا آن کاغذ پاکه بر آید و ده مولانا آتشین کاغذ کشید پیش او نهاد و گفت که بر تن او آلوده بود برگرفت آن خاک
 بر صوفه کاغذ زد گفت آن مولانا بهیمن اکنون مولانا به چندان داشتند که بود بهان است مولانا با برگشت چه بود که
 آن دیوانه بی ستر بود و با بیخ خلعت شرعی در ذات او می آید و العباد بالشر و لیکن چنین مینمود و ایستاد و این شتر تاسی
 در تنویر علیه السلام بیان مآده کرد و اما آنکه طری مختلف که غیر مآده نماید لیکن متباین این نباشد از انهارا بی
 و ملازم نیست و آن در بیان در نه بگذرد که تاسی این تاسی تاسی است و اولی انصاف حاجت کاغذ نیم جفت از غیر مذکور
 بیان مآده است و قولش تو گمان انحراف مآده انحراف تری فی تقدیر انحراف قبل آن تقدیر کلمات تری فی بیان طری مختلف
 که غیر مآده نماید و خلاف نباشد لیکن تری فی تصفایه و لا شماره و لایطریق فی تصفایه این تاسی و حکایت دیگر فرمودند که
 روزی بزرگي خواهر گفت یعنی خدمت شیخ الاسلام نظام الدین درون سماع شنیدند خلوت بود و خواهر مبارک را
 پیش در خانه که کسی را در آمدن ندید ناگاه درویشی زنده پوشی رسید خواهر مبارک او را داشت گفت خواهر در سماع
 است محل طاعات نیست بنشینید سماعی که شست باز خواست که درون رود باز او را داشت سماعی نشست
 بر فراست که درون رود باز او را داشت سماعی نشست بر فراست که باز درون رود و منع کرد و وقت برود
 شد و حله از کف دست که گویا سماع تمام منتهی می شد بیانی بدست و تمامه منتهی می شد که کلمات رب کاغذ مذکور که

قلب کرد و میخواست درون برود و سماع بشنود خواهر مبارک با اشارت شیخ مانعی شد بر فراست دست بر سر زد و گفت
 ای سوشه چمنه بسوزی روان شد بهال سماع شیخ و سنگند و طلبید گفت آن درویش را طلبید و خود رفت و بهان
 سماع خواهر مبارک را ششگونی نشسته گرفت آب بنور دانه آنکه بهر دهن خود میداد و خلق فرمودند که ای چند نیست
 امر و دیگر وقت ملاقات با بیات این است غزل

| | |
|------------------------------|--------------------------------|
| ترا حسن است از اندازه بهیرون | مرا اندوه منم هر روز از اندرون |
| ترا در و بسری میلی کشی می | منم در عاصفه استاد بمنون |
| پیش تو همه خوابان بخودند | عیان دیدند دامن بر لبه چون |
| مشال و میسان خوب رویان | صدف اندر سیانش در بکون |
| ندیده چشم من روی خنودن | ندامم تا کد امین خواند اخون |
| ز لعل او همه عالم شده مست | سر زلفش جهان را کرد مفتون |
| همای بوسه را از دل بدر کن | یقین دیدم لبش موهرم مغنون |
| لب لعل تو کوئی ساقی مست | پیاله بر دهده هر دم بهر گون |
| مبارک مطلق میون صبوحی | که آید بار خورده است و سجون |
| به سر در پریشانی مست | که زلفت او بر آشفته است اکنون |

روز یکشنبه نوزدهم ماه ذی قعدة سنه

روز یکشنبه نوزدهم ماه مذکور وقت چاشت اول در سماعی میزدند فرمودند محب آوازی میباید دارد که ای
 را ندیده باشد اول بشنود چنان ماند گویا تا گدای میکی و بلائی است که تا گدای میکی و حیوانی عیضا است که ای
 فریاد میکنند چون نزدیک بیاید بر چند چونی است چری بران چوب گرفته با چونی دیگر میزنند گمان برود مگر درون
 این جوانی میباید است که او فریاد میکند چون بار کندن بید هر حالی است چیزی در میان نیست همین مثال و نیلیمین
 است هر که بر حقیقت کار او اطلاع یافت او ندان که جز تا بوردی صورت بودی ساخته و فنی بران گشته و اگر حاصل
 وجودی چیست ندانم نه بخا کردی در میان این مثال افتاد و شمع با سیدی فی نه بین آن ترا و شاعری بود و شاهی نام
 و وصف آن شاعر بسیار شنیده بود چون او را بهید مقرر بود که شنیده بود و این سخن گفت شمع با سیدی فی نه بین آن ترا
 و این شش شد یعنی سخن در مآده حاسن این بیت بود فرمودند فرقه مشایخ با سیر لومین علی شیر سدا و از سیر لومین علی شیر
 حسن بصری و بیکل زیاد و مدح خجسته و مدح و دیال بکن بصری میرسد و از آن کبر و یاس بکس زیاد و مدح و بیکل زیاد

طبعی یک بزرگن دین که سلسله تمام سبوح شریف حضرت خاتم النبیین محمدی است

جا و او بر کز رسیان ما پس پشت نشست او در نیند و رسول خدا جابافت و هرگز از ما اعراض نکرد خدا و رسول
 خدا را از اعراض کرد و بعد از آن شخص عریضه بقل خال بن خلف خال گذرانید بکباب مشرف شد مکتوب بکاتب و
 جیشتم بدین مضمون برآورد و بی خال مکتوبان مکتوب جلال خال دعای محمد بنی مکتوب کند هر چه میستیم
 و اینجا نگه باشیم با شیم هر یک با شیم باید که نفس پاک در یاد خدا باشیم اگر این با یاد غیر این همه سعادتها در این
 برآورد و خداوند تعالی سعادتی که میسر شود و میسر شود روزی اگر ماند و از یاد خدا و عزیز خال اعظم ما پس
 منتظر و متوجه باشد انشا الله اگر هم میسر شود و در یاد دعا می خود تصور کند عاقلان و این سر غزل به حکم اوقات
 مختلف اعلا افاده بود جمع کرده اند غزل اول این است غزل اول

| | |
|---------------------------|--------------------------|
| هر که از دور من خبر دارد | دست بر سینه با کمر دارد |
| آو من هر که در محرم مشغول | آو من مسح چشم تر دارد |
| شوخ چشمنی دهنده بار بود | هر که بر روی او نظر دارد |
| بچون بسنگ شود یک بار | هر که در کوسه او گز دارد |
| ترک غزه اگر کشاید تیسر | سینه را ایل دل پیر دارد |
| کبک رفت از بلندی پری | مژغ دل را بریده پیر دارد |
| جدا و بر سرین پری نازد | مار بر سر کشیده سر دارد |
| ای اولا فتح عشق را بشناس | مرد عاشق کما خبر دارد |

غزل دوم

| | |
|-----------------------------|---------------------------|
| دیدگاه ترا مشتاب خواهم کرد | جگر دل کباب خواهم کرد |
| ترک خود همصال بخوام خواند | خدمت جان مشتاق خواهم کرد |
| دست در جدا و بخوام زد | خالت را را خراب خواهم کرد |
| لب او باز با من جو ششم | مشکری در گلاب خواهم کرد |
| تا سودی خیال ذوق برود | تام او را حساب خواهم کرد |
| نفس را اگر درین آید جان | نفس را احتساب خواهم کرد |
| خون دل ما ز دیده خواهم ریخت | نخنش را خنساب خواهم کرد |

غزل ششم

| | |
|------------------------------|--------------------------|
| تا که با ما است جان دلو جو د | یار از ما نمی شود خوشنود |
|------------------------------|--------------------------|

| | |
|----------------------------|-----------------------------|
| من زانده و دور و دهنم دالم | یار از لطف خود همس فرمود |
| اکب و دصال او ز کب | همس بدین در و شاد بپیرود |
| دصل را از نبال بیرون بر | هر که باورد ساخت او آسود |
| راه وصلش در انبلی پایا است | مانده شد هر که راه را پیمود |
| با تو نقد است در دهنوار | نقد هست ز دهنه بخود |
| ای محمد نه سونس است نه یار | هست اندوه در دهنم مجرود |

روز سه شنبه بیست و یکم ماه ذی قعدة

روز سه شنبه بیست و یکم ماه ذی قعدة در باب تشریف و سلطان او غره و کمال او بود فرمودند عشق مرغ زنی
 است سافرا نه آید ما است و از آن کسی نشود بیگانه از همه است و یکجایی روی او نهایت او نه پیر نهایت
 کمال او فرمود چنانکه گفته اند طبیعت

مشتوق تمام روی بجس ننوده است این غره و شور عاشقان پیوده است
 هر کسی بقدر وسعت زبانش و ملی سانس و با نیناس خود بقدر فهم خود و معنوی و دصالی پر دانت والا و کجاست
 کار که از حجاب وصال با اختلاف و فصل طلب تفاوت و متباین است تا کسی بر حقیقت حال خود مطلع نشد چه چیز
 زوصال نام نهم و شغلی شقی است در هوا تا که نام او پیش مشغول بر نه عمری بسوزد و چون نامش پیش او رود
 چوئی به نسبت حال او کدام راحت و کدام خوشی و کدام فرحت بالاتر او باشد بقدر حال او همس وصال بود
 چون از این پیشتر شود و نخواهد که برگذری کوشش و بهند روزی که از آن گذریا به پستی گوئی این را نیز وصال نماند
 یا نه ثم و ثم تا کارهای رسد که او بنشیند سخن و حکایت گوید با او بدین مراد او باشد مباشر آں شود با این بهر
 معلوم باشد که بعد از این فراق و محنت و جفا و فراق و عاشق و بلا و شوق هر روز نیز تر گردد و چنانچه غرض عشق
 وافر و حق نباشد و حاصلش بجز غم و دهنه و بلا و محنت نبوده است

مامل مشتاق سر سخن پیش نیست سوختن و سوخته و سوختن

این حال دریا است که کسی جز از پایا این گفت پایا نیابد و لیکن بقدر یار رسد لا اله الا الله که درین دریا
 نوحه و دریا با او دور میر باشد هر ساعتی فرود تر میرود و او را احتمال بازگشت باشد از وی خبری رسد و
 او روی تفرجیند و اگر چند گاهی طبعی نمود و چون بمشتوق رسید قرار گرفت عشق نبود بکس بود عشق نیست
 که بر چند پوشتن مشتوق چرب کام دل بود بلا و اندوه و حزن و غم زیادت تر گردد چنانکه شمع سدی می گوید بیست
 بجای نیست که سرشته بود طالب دوست عجب نیست که سن و اصل و سرگردانم

و ظاهر این معنی حکایت فرمودند که قاضی شربابی حکایت میکرد که مولانا عارف شاعر مدعی بود او را عشق بروف زنی
افتاد بعد از آنکه او را خواست زن خود ساخت و از دو چنگان زن او بعد مدتی ملاقات شد گفت فلان کس چگونه
پسندید سالی در بهار او دردم تا او را بنگاه خود آوردم و از دو چندین بچگان زادیم هر چند که صحبت با او دوازده میکند و دو قسم
داند و زنی است ترش و بد هوای نامنم که گاهی بنیز بالا میزد و از آن بطنی و دیگر غناست که گاه بهر او مشت کاس داند و بی تمام
پیش آید و تخم در تخم میرد بنیج از مطالب تنای نیافت اکنون کار من احوال بجای است که بلاکت قریب رسید
مردن تو یک اندک ای دوست خواندند که باغی

من از عشق تو خون خوردم گر نستم
تو دیری زنی که من مردن بگزینم

مرا عشق از جفاست کرده محروم
که رشک از چشم خود برون گر نستم

سپس آن گفت ندانید که من بطریق سبانه شاعران غنیمت دوازده بار سی و نه روز و یک شب برون
از خدمت بسیار روز گذرانیده بودم که بر حمت حق پوست خنجر دیرین خلیفست صحابه و امیر المومنین علی و اهل
بیت رسول الله و کلمات ایشان بود فرمودند ایام خلافت امیر المومنین ابو بکر رضی الله عنه فتنه مسیله کذاب فتنه
او دعوی نبوت کرد و دشمنی جدید آورد و فرستید زکوة از میان فراغین برداشت خیلی از قبایل عرب مرده شده
بدو پیوست امیر المومنین ابو بکر با صحابه مشورت نشست هر کسی گفت که رسول الله بر سر ما بود و مدد ما داد بواسطه
ابو داه و زنا و از سر دفت مد و سادای قطع شد با کدام قوت جنگ توانیم کرد و گمان نداشتیم هر کسی بدین خویش
بنده گانه شود و آنچنان رسول الله رسیده است بر او و هر چه شد و گذشت و امیر المومنین ابو بکر رضی الله عنه حجت خواست
گفت لا والله تیغ من و گردن مخالفان دین تا جان در قاف من است تیغ برای دین منیر نم یابوین بجای آید یا
جان من فدای دین گرد و بر خاست تنگ اسپ خود کشیدن گرفت چنانگی زور کرد اسپ پهلای خود
زمین نگذاشت بر جاشد همه صابریه ندوایس را کرامت امیر المومنین ابو بکر گویند این سخن با امیر المومنین علی رسیده
آن روز گفت که نعم حکم خلیفه رسول الله خوش منی کرد خلیفه رسول الله آن روز خلیفه خواند آن روز گویند که حجت
علی امیر بود ابو بکر رضی الله عنه پس آن جهانی بقتال برون آمد مسیله نیز بقتال پیوست چند روز قتال شد که
تینا یکدیگر شکست میزبانان شده نیز با شکست اسید فتح جای نیست چند روز برآمد که شب و روز خبر جنگ بود
تا که اسید و دشمنای جنگ ابو بر سر کوچه رسید و منی قاتل حمزه دین که شسته بود بزد و حربه دو طرف کشید
مسیله افتاد و لشکر و شکست خنجر غنیمت شد دین رفته باز داشت زکوة از سر استقامت یافت خنجر از تازگشت -

و فرمودند در آنجا که در نوبت فارس افتادند قریات فارس و زمین او را ندانند گرفتند خبر به نزد دجور کمره رسید و گفت که ما قریات عرب را نیز دیر است آنکه مردمان اندر دواغورند چشم پوشند و قریات صلح کم کنند

در دهنده و خوش و سوسا خوردند و بچگان از دهنه فرود بریدند بسبب گر سنگی ایشان خود چیره شده هر روز بهر برآفتاب
 بروید یکی را از میان الطلیبه بیارید و او سوسا شغری را فرستاد و نه بی کلمات برایشان گفت ای موسی جواب او را درسی
 چنانکه تو بشوی بی جمال بود و من حق تعالی و تقدس از میان ما یکی را برگزید و از خدا بر ما پس حکم رسانید که هر دو نفر را
 ترک کردیم و بر ما آوردند که قطع صلحه هم نکنید و در دهنه و بچگان زنده بسبب گر سنگی فرود برید همه ترک آوردند و دین
 بشمشیه برون آید هر کس دین شمار قبول کند و اجازه ندهد او را بکشید اینک ما شمشیه برون آمده ایم
 اگر هر روز در دین مادی آتی و با ما اجازه بدهید ای دمال ولایت قبول میکنی ما تو را میگردیم و زمین تو را ما میگیریم و از تو
 این تیغ و گردن تو بماند و گشت چه شتر خر دمان اند یک تو بره خاک بیارید بدست این مرد و بدست او دهنده و داند
 ابو موسی خوش شد چیدن گرفت پرسید چه می جوی و چه خوش میشودی گفت آمده ایم که زمین شما را بگیریم و شما بدست
 خود ما را زمین خود دادید و ما خوش نشویم ابو موسی باز شست یزد و جز فرمود که ای بجاکم لشکر من است جمع شود و جان شوخ
 شده اند هم یکبار ما را ایشان تمام کثیر فرمان باطراف رسید تمام جمع شدن گرفت خبر بر امیر المومنین عمر رسید صورت
 حال بر بخند است عمر صحابه را الطلیبه به شورت نشست طوطی گفت تو امیر مانی هر چه تو گوئی ای جان کنیم عمر گفت و نیز به
 است و لیکن برای سبطهم امیر المومنین عثمان آغاز کرد و چون کل لشکر ایشان میشود و با شاه ایشان خودی آید تو با شاه
 مانی تو هر با کل لشکر خویش بروی آتی عمر خودی مانی آورد و گفت عظمی است مانی تو سخن گوئی ای امیر المومنین است
 امیر المومنین علی گفت ای لشکر بشکر یکبار خبر سنی خطا است زیرا که هر کل لشکر بشکر و مجرا که با بی تاب ایشان
 بغرضی دانند که خود و دولت آتی آن نیز خطا زیرا که عزت تو فرود آید گویند بذا ملک انقرب بهم که اشارت سوی
 و گفته عزت تو فرود آید تو بر جای خود باش ملک لشکر بگزار هر جائی نامزد شود و بچنان کرد و نه ملک لشکر بگزاره بخواه
 و شمت هزار سلطان جمع شده و از آن فارس هر روز جمع میشود امیرانش برادر زاد و برادر جرم لشکر شده هر روزی از هر
 ولایتی سی گان هزار میل گان هزار میشوند صاب و با و گفته که ولایت عجم نهایتی ندارد و بعد از آنکه از مدینه که در اقبال
 مقادست نباشد نشست حکیم تدبیری کنیم که ایشان با ما مقابل نشوند و نقدی که از زمین ایشان گرفتند آوردند و
 راست حکم کردند و در خراسان و ولکسته انداختند و از آنجنگ گفت که از آنجنگ کردن من تنها یک نفر چه غرض
 شما بر آید گفته ما تو از آنجنگ کنیم اگر تو یک کار ما بکنی گفت نیکو باشد بکنم سوگند یزدان دادند که خلاف نکنی بروی که
 امیر المومنین ایشان مرد و با دوام خواهند گرفت اگر متواند قاتل بکشد رفت بر ایشان گفت که هر اگر رفته برده بودند
 است و شد تا بسبار کردند برای توچ انداختند و دهنه خبر رسید که امیر المومنین ایشان مرد و انداختند در گریز شده
 اند با دوام خواهند گرفت با دوام خواهند گرفت امیر المومنین ایشان را نداشتند مگر برای ساختن گریز میکنند نیز برای قاتل ساخته
 شده نقدی و در عسله شمشیه رفت بعد از آن بگشت ایستاد و جنگی قائم شد که آنرا خدی و انداخته و بیست و سه روز

عورت می شنیدند فرمودند هیچ وقتی قصه آنه شنیده اند و پس پرده انداخته نزد یک خود نشاندند و اما آنکه کافری
و مسمانی در خانه توانا زین الدین و مولانا کمال الدین و فرزان سرودی گفتند منع کردی و پیش از وقت سر
روز و در خانه سوزناک کمال الدین کار خبر برادر بزرگ مولانا سراج الدین بود و فرزان سرودی میگفت و دیگر
سبب رحمت شیخ تو یا که سنگها میزد پس آن منع کردند شیخ فرمود هر منع کردی گفتن بدیهه باز آن سخن زن
و اما بر شیخ اناسلام نظام الدین عورتی آمدی و زبرد و یار تمام شیخ سید گفتی و شبانه هم گفتی پرده خلافت و
ناگاه وقت شیخ خورشید شدی با ابراهام لحاف و نهانی در جاسه و دیگر هر چه پیش او افتادای بجانب او انداختی و او
مولانا برهان غریب و صاحب اوجله و فرزان را می جلبیدند و سرودی گفتند وی شنیدند و قصه را میزدند و جمعیست که
روز یکشنبه بیست و ششم ماه ذی قعدة گذشته

روز یکشنبه است و ششم ماه مذکور وقت چاشت ذکر است در باب این بود که رو باشد که ولی ما این اعاقبت
شود که در لطایف قبری بگوید در تفسیر این آیه *يَوْمَ تَبْيَضُّ بُيُوتُنَا لِكُلِّ شَاكِرٍ* که اصل استقامت این
نحوه و من کان لا ايمان معه من الله و من لا عهد له بالآخرة فموت و من كان له عهد بالآخرة فموت و من كان له عهد بالآخرة فموت
بر راجع در آخرت و عهد نامه است فقد شده و حکایت لایکامه یعنی فرمودند که خدمت قاضی عبدالقادر روزی
در حلیه و غیره این بر سر آمد و گفت خوش سخنی از فدائون مصری صاحب تعرف نقل میکند من شیخ رجب عن زید
و من فضل لا یزید هر که بازگشت از ره بازگشت آنکه رسید او را جرمی نباشد گفت بگوید که هست و لیکن
یک شکل میشود فصلی بعد ماون العاقبت باشد گفت نیکو بگوئی بعد مت شیخ رفت از این سخن پرسید خواهر یک
دو باری سخن باز گردانید و گفت چه دایم ایصال چه گفته اند روز از حضرت خواهر من پرسیدم فرمود بهال که
دینار روز قاضی عبدالقادر می پرسید گفته آری فرمودند اما ان اولیای الله الاخرین علیهم السلام و انهم یخلفون
سپس آن این حکایت فرمودند که شیخ الاسلام بها و الله این ذکر بابر شیخ علی که کهریست و ذوق شورت و اگر سستی
بیاد شد و بخوشی طعام بخورد و شوها میسر اند و شیخ بها و الله این را التماس میگفت و می گشت لحن سخن در
باب خطابات باری که ز غایت کرم و دلفت در باب بعضی ادبیا و مرقبان حضرت خویش میکند و فرمودند
کسی را شیخ الاسلام گوید و کسی را شیخ الاشباح نامد و کسی را چه و بعضی را خطابی کند که آن عین و شام
باشد و لیکن چنان ذوق و هدر آں خطب را که صد هزار خطابات عزت و القاب جا و جلال آں ذوق ندید
روزی دیدند خواهر محمد سمری بر چهار پای رود و پرسیدند گفت اشتب از حضرت پرسیدم هر کسی را چه بگوید
نیوانی را چه کدام لقب مخصوص کرده فرمان آمد محمد سمری میگ درگاه است دوست مرا سمری میگ درگاه
خود خوانده است ز غایت شادی و ذوق بخوانم در راه هم صورت میگ برودم فرمودند چنانکه پیش بینی

آوردند و میان آن یک کاسه بمنزل بزم بود کاسه بمنزل شناخت کاسه بزم را پر کرد و او کاسه بمنزل آشکست
 بمنزل شنید کسی کاسه ترا شکست و قفسی زو چندان ذوق و دست گرفت که اگر صد بار پر کردی و او ای آن ذوق
 نبودی غمی ذکر کس در باب رویا بود فرمودند همین اتفاقات میگوید هفتاد و بار پیغامبر را در خواب دیدم گمان کردم
 که مگر پیغامبر ای پیغمبر چون نیک بایدم آن سن بود که متشکل بنفس پیغامبر میشد فرمودند آری کاش آخر من چنین عجله هر که
 عمل را در اوقات دین پیغامبر است همان عمل اوست که بر صورت بنی پیش او مثال کند و حاضر می سوال کرد که شیعیان
 متشکل بشال رسول الله می شود فرمودند آری شود ولیکن شیعیان بر صورت تکیه او داشت متشکل خوانند شکر بر غیر صورت
 او شود و عوی کند که سن پیغامبر در دور یک شب پیغامبر علیه السلام را چندین هزار آدمی نمکت مختلف بصورت
 مختلف و بیات حقایق می بیند آن یک صورت چگونه از خرب بمشرق رسید پس آن بیست یقین بود که رسول
 است و مستعد باشد سالی دیگر بر رسید که در بیداری هم کسی رسول الله را میند فرمان خدا تا که خواب او بیداری
 گشت است اطلاع خلاصه و ظهور صفیات بنابر کمال صفاتی روح او بود و او را بدو لازم گشته است او میداند و علایم
 اینی فرمودند که خواب محمد غزالی روزی بر طعام نشسته بود و بنظر آنکه دست بطعام برد و لقمه در دهانش انداخت و بخورد
 پرسید نمکت رسول الله ای زمان آمد که کالایز من شکسته در دهان من نهادی من حکایت بر خواجها محمد رسید
 گفت نه در خوابات قرنی با اطفال خدا نظر ایست این خیا لاهی است که پروردگار میثوند برین بچگان لای راه و فرمودند
 امر در غزل نه شتام غزل

می بینی آن جوان خوش فر
 آن ماه جبین زهره رخسار
 با جسم جهان طاق بازو
 چون نیک نگه کنی بدانی
 آنچه شمشک شاه چشمکی زد
 آن جسم زنجو که مارغاناست
 آن لعل شکر که خون بنوشد
 بوالفتح در استوارش
 روز دوشنبه بیست و هفتم ماه ذی قعدة

روز دوشنبه بیست و هفتم ماه مذکر شش در اشکال قادن است بیست و دو مان بد و فرموده فائده ارادت
اول خلص از عذاب و فرخ است یعنی قادن است بیست و دو مان بد و فرموده فائده ارادت

پای تو من بر گیسو جواب تو بر من باشد همان تو من باشم چنانچه کاری عظیم از دستم و از چهره و از دل و دلیر شده اند
 بانی شانه نیست هم خود معلوم خواهد شد و پس آن حکایت فرمودند که بزرگی را شکل شد که ناله بود و ندیدست
 مریدی را نان شخ ابل سرخی بود و دریشان حال بود و بعد نقش او را بزرگ بر سر گور او رفت و دید روزی
 است از آنش که در گور او کشته اند آتش بدود و گرفتار است با خود گفت اگر ای مرد صالح بودی خلاص
 یافتی امر و که صلح نمود آتش و در رخ بدو رسید ناگه ببردین یان و دیگر بر او ابل سرخی آمد بر او روزی گور
 ایستاد و نقش را از بر سر برداشت و گفت ای مرد دیدی که بر برای ایس روزی باید پس آن ذکر کردی
 در باب شرف تو و بد عظمت تا نبال بود فرمودند هر که او بصدق دل تو کند بر تبه محبوبی رسد و مقام محبوبیت
 میان خود نیال نیک عظیم در جنتی و بلند مرتبتی دارد و بیک سخن بدین مقام نایز و ظافر گردد و قال الله تعالی
 ان الله يحب المتطهرین و تحببت الشیخین هم انیما سخن در سبب تو به فضل جبار حق و فرمودند که تو به فضل
 اول عبادی بود که در میان مرد و یا مردی بود و آنجا زنی کردی و بایس هم شمع دایم بر دست بودی و دم
 دوام داشتی و بختی گوی و بر سر نیکو روی و در هر که زوی آن مقدار ایم او را دادی که او تا بخانه خود رسد وقتی قافله
 میگردد و در آن محل رسید شخصی مالی داشت گفت اینجا فضل عبادی میکند و هم ایس مال بوی و فن کنم بعد از آنکه
 فتنه او کند شتر باشد مال کشته است نام در آن باوید وید شمع نیمه زده نشسته است مردی پلاس فرود بالا پوشید و است
 و شیمی بر دست دارد و گفت ایس مردی دیدار و متدین باشد هم ایس را به هر چو از کل خوف بگذرد هم بیایم
 از بر است نام گفت خواجها بجا فضل عبادی گرانست من از وی ترسم و تو مردی و درویش با امانت می نمائی
 ایس مال را تو بخا بجا چون آن قافله بر سر فرار رسید یاران فضل عبادت کردند و او درند مال پیش فضل قسمت کردند
 اگر فتنه آن مرد چو بیاید چه بیند آن شخص که بد مال سپرده است بخواست مرد و دانست مال قافله پیش او
 قسمت میشود دست از مال بشت خواجها فضل او را طلبید گفت مال تو اینجا من است از آن خود بر جزایر ماند
 آمد مال خود بر دوازده فضل پرسید که ایس چندین کار تو معلوم و صلوة و شمع بایس کار چه نیست و او گفت دوست
 را بسیار بر بنم جانم آشتی نگاه میدارم ایس آیت خواند غلظت او را خلاصا بجا و آخر سستی او را که فضل تو به سبب
 آن بود قافله میگردد شتر مر قافله گفت فضل عبادی خدای ترس است مقرر می شود و شتر را بیاورد بر سر مرد و شتر
 بخانید او از مرق و حیث آیات کلام شتر خواند چو فضل کلامه شتر شود و رذلت آن مشغول شود و نهال بکند
 بچنان کرد و مقرر بر شتر رفت با همان خوشش ایس آیت خواند ان یان یلذین استوان قشع ظم یتم ذکرا است
 بجز آنکه در سبب فضل ایس آیت افتاد گفت آمد یارب یا را را پشت حاد و باوای گداشته ده بیابان
 گرفت میر قافله چو بر حد آن خار رسید گفت تمیل کنید بگردید ایس غافل است بدین سخن شنید گفت

بی غم باشد چنانچه شاعر فضیل میگفت فضیل مرد از شاه میگریزد و مال هر که سده بود نام او بنیست و او شهر او
 بنیست و در دوزخ اند بر کی گشته و بکله از خواست و او را شده رفت بر جود یک مال او سده بود و از دوزخ
 خواست و دشمن دنی شود و عاجز شد پس آن آغاز کرد گفت یکی بزرگ در باغ من است که اگر چند آونی
 متوا چند ماه بکاهد تمام نشود اگر از آن من بکنی بدی از تو خوش شود غم نکند و سبب است و کنار آن پس
 نشست کند و سبب بر آن پس نهاد و خود بنام مشغول شد کند خود بری آید و بر آن پس نیزه و سبب پر میکند
 و خود سبب بر دو چو دل می اندازد و خود بازمی آید و باز بر پیشرو باز میرود و بر سر حال پس تمام شد آن جود
 سبب بیکر چو آن تمام شد جود و در خانه آمد گفت آن زرد بر سر آن من نهاد و بیا رفت آورد و گفت گفت از
 دست تو اندم سست نام که مرا آنچه در دین شست بر من عرق کنی آنچه در دین سلام بود و عرق کرد و جود و سبب شد گفت
 در کتاب آمده است هر که در دین عبادت اگر کسی تو به بصدق دل کند دست بر سنگ نهد و ز شود حق آن
 میگردم که تو تو به بصدق دل کرد و بانه و دین محمد ایس فضیلت دارد و بانه و دین زیر سر آن خود سنگ نهاد و جود
 رسید دست تو من ز شد معلوم کردم که تو به بصدق دل تو به کرد و دین محمد بر حق است بعد از آن بجهانی
 چنان شغل شد که کسی از خضر پرسید که غذای تو چیست گفت بعد از شش ماه فضل را بخورد و می دهد
 شش ماه همان ملاقات او را بجا می نمائی است پس آن ایس دو غزل خوش اند غزل اول نیست غزل

| | |
|-----------------------------|---------------------------|
| پس از و هر می جالی یاد دیدم | ز رخ زیبای آن دلدار دیدم |
| شبی با ماه روی خوش فرودم | و چشم بخت خود بیدار دیدم |
| خوشی و خرمی انزود دولت | غم و اندوه را از یاد دیدم |
| بلر سایه سروی نشستم | بنال آسودگی بر یاد دیدم |
| بساط کامرانی را گزیدم | و گر با تو انصاف خار دیدم |
| هر باقی و در شربت کشاوه | در دین خانه غمبار دیدم |
| محمد ویر بازار و دیر دوری | و یار و دیر را و تار دیدم |

غزل دوم این ست غزل

| | |
|----------------------------|------------------------------|
| کند جسد او دام هوای است | دو گوشه ابرو او کنج جانی است |
| ز رخ تابانش شمع مهر افروز | لب خندانش چو نماند جانی است |
| کنار خرق و ریاض محبت | نشسته در دوزخ چو آتشی است |
| چه پسندم سید بی اسه خواجها | بر روی خوب ما را ابتدائی است |

دو سنگ یک جنبیدنی بمجنید اندک خرمه پیدا شد دوی گفت در خانه من گو سپندی زاد که در قبیل ما آنرا
 شوم دارم اگر در خانه نایه بهال زمان ذوق گفته و اگر بیرون نایه ذوق کرده در خانه آورده فرستم ذوق کنم و پیش
 چیزی خواست گفتیم پس را به هم بدویش آن برین گذاشت وقت که می آیم از در با گدای کنم می آیم بر م
 آنکه بدست باز بیاید آن گو سپندی بزرگ شد شایع آورد و از در گذر شد تا آنکه بگره را آن گو سپندی شد بد چن
 گاهی آن درویش آمد گفت که روزی من در بر قبیل آمده بودم به آن مرد ملاقات شد شخصی مرا گو سپندی
 داد و من بهر بردار گذاشته رفتم جنس معلوم میشود مگر آن مرد توئی گفت آری آن مردم گفت آن گو سپندی من
 ملازمی بسته آن ملاجه گفتم از آن گو سپندی تو یک مرد گو سپندان شده است از آن خود بهر بردم و تمام مر
 بستان دانست مگر بازی نیکه گفت اس عزیز با من بازی چه میکنی گفت بخدائی که بازی نیکه
 راست میگویی آن خود بهر رفت آن درویش آن مرد گو سپندان بتمام برد تو ای اگر این عمل من برائے
 رخصت تو کردم شایسته بوائی و در غمی در میان نمود ما را ازین تنگدگاشی که به سنگ یک جنبیدنی در جنبید
 خرمه کشاده تر شد یوسه گفت که سال قطعی بود قبیل من جز بر من غلبه نمود بالقرن یا بخریه هر که بر وی نام
 بر وی غوری صاحب بهال جوان در غایت حسن و خوبی در قبیل ما بود و مردار و طبع بود و بکشت فدا و آه و باد
 گفتیم اگر اینجنس خبری باشد غلبه تو به هم غور و غمت من از خدای خویش ترسم دور بستر شوهر خویش خیانت
 حکم بجای آورد و او گفت من نیز غلبه نمود اول روز گذشت دوم روز گذشت چهرین صفت سوم روز نشو
 او باز فرستاد و گفت ای غورت هر چه میشود بشوگو چیزی بیا که خواهم مردوم روز باز آمد از من غلبه بسیار
 من بهال سخن باز گردانیدم قبول کرد خود بر بنه شدم داد را بر بنه کردم دیدم که در روز هفت گرفته است
 داد بجای از دست شده و در یک دو و بیست بجای گشته پرسیدم ترا چه شد جواب گفت آن به بخت شوهر مرا
 بدین کار شایع اجازت داد و میکن خدای من می بیندی ترسم تا بر من چه کند با خود گفتم این عورت از خلع چندی
 خوف دارد و چندین خرمه سیکانند که مردی جز ازین عورت کم باشی ازین کار باز آمدم جاسه و شیدم و ازین پوشید
 او را خواهر خودم و فلان بروی بسیاری داد و معتدلت کردم خداوند اگر این کار برائی تو کردم ازین مسئله مارا
 فرج بخش سنگ بجای جنبید افتاد هر سه نفر بیست و مردل آمدند فرمودند که شخصی را بدوی گرفت گفت برو
 مال است گفت آری گفت چه قدر گفت با نصد و دهم شمر دپانصد و دهم بود و گفت تو مرد صادقی از آن تو
 نستانم با که در فرمودند حسن بصری روح روزی از کسان حاج که بخت در خانه حبیب عجی و در آن کسان او
 متعاقب در خانه حبیب عجی آمده نم بر رسیدند که حسن اینجا آمد گفت آمده است درون این حجره خرنده

سنگ یک جنبیدنی بمجنید اندک خرمه پیدا شد دوی گفت در خانه من گو سپندی زاد که در قبیل ما آنرا

ست در دل ایشان و هم افتاد که اگر باشد هرگز نمگوید به شک و دروغ است او اینجا نیست باز گشتند
 خواجه حسن پر دل آمد گفت ای حبیب چه کرده بودی چه گفتار بود که گفتی گفت ای استاد تو شنیدم آن صدق
 یعنی راست گفتی خلاص تو بهمان بود و در کترین بندگان تولدت بخوانم عزمه دار که مخطوطه کور جزا به جزا
 ای تاریخ روز نه که در مجلس باهتر دهم نیز مطالعه بندی نمودم هیچ لفظ بعد لفظ نگذاشته حرف بعد حرف
 از جوت منی و لفظ و ترکیب و ترتیب و استیاق و استباق مشرف شسته بود قیاس مع الاجز و در آخر هر حرف تقصیر
 و مگر گشته هر دو هم جز بعد تقصیر بر طریق مذکور بدین بنده کینه وادند و فرمودند که کار این مخطوطه از جهت تحقیق
 و تفتیش بجای است که واکا من خودی نویسم و مخطوطه را من گردوی آرم و هیچ یکم پس آن هر دو هم بیشتر
 طلبیدند جهت مطالعه و تقصیر حق فدا بکرم عیم خویش سایه دولت محترم بهانیان را بر سر حالین باقی و
 پاینده دارد و در کترین بندگال را عبادت خدمتگاری و شرف ملازمت بندی مستعد مشرف دارد و دو تفتیش
 دقیق بر صفت دارد و تالاسی و اهراس را آبی و خواص نامشای در سنگ نظام انتظام آورد و در جل از نشان
 جمع روز که در محبت فرمودند این دو غزل دادند غزل

| | |
|------------------------------|------------------------------|
| شعاع آفتاب مهر انروز | بر آمد صبح که روشن تر از روز |
| نور و شمع از هر خانه پر شدند | چه گوید جز غریبه سوز |
| بقدر هر وجودی جامه و زینت | بلو غم لباس داشت در روز |
| مرا از آن سر قامت روی گلگون | بماری تازه هر بار است نوروز |
| سپهر سینه است دل را تیر غمزه | چگونه جان رو در آن ترک فیروز |
| گذشته دی و نسر دانا بیاید | بنقد وقت خوش میباش امروز |
| محمد خیره کرد است دیده عقل | شعاع آفتاب مهر انروز |

غزل

| | |
|---------------------------------|----------------------------|
| مگر آواز خاست از قعر چاه | نوه است و بیهوده اند سینا |
| مگر از آشیان و جنت دوری | قوای قسری که می نانی صبا |
| چو من می پاشم در دوشام و غمخوار | که من هم زین خط دارم کلا |
| ترا من دوست میدارم و در گنج | ذکر دم من جنبه این دگر گنا |
| چه برافتم ترا اس شاه خبا | اگر باشد محالے نیک خوا |
| گر خوانی و گر رانی تو دانی | دارم من جنبه این دگر گنا |

| | |
|--------------------------------|--------------------------------|
| کنار شش گیر و در بر کرده میدار | بهشتی کرده با حق باش همراز |
| بدل دزدیده ضعیف آن جوان گیر | چو پنهانی حسد یعنی کرده دم ساز |
| نصف پیری چو آهین سرد باشد | به آتش عشق گرمش ساز بگداز |
| بدل کن ضعف پیری را بقوت | چو آبی باش سر مست و سمر افراز |
| جوانی را بهر کن این است شیخ | کشیده سینه پانزده بسد ناز |
| لب سینه به سینه لب لب لب | گیر از وی نفس چون نفع اجماز |
| برهنه گردد پیر این برون کشش | کنار او بسنه با یکدوی کار |
| ابو القاسم همین است عاقبت چیز | ترا با بهشتیان کردند انباز |

روز دوشنبه دوم ذی الحجه سنه

روز دوشنبه دوم ذی الحجه سنه حوققت نماز دیگر سخن در فضائل خدمت و عظمت و حضرت با جدیت
 ابی بنی فاطمه زهرا بود فرمودند در ساله فقیده ابوالقاسم صاحب عیسی می نویسد که هر بار که دل سوز
 گرفته شدی و هیچ نوعی کفاده شستی یعنی مبارک بر تارک فاطمه داشتی و شش کفاده شدی ام المؤمنین
 عائشه پرسید رسول الله فرمود در شب معراج سبی مراد او بود و ندان صاحب را خوردم و من فرحت و
 خوشی افزود و وقت ششوازی زیادت شد بر خدیجه اتفاق افتاد همان شب فاطمه در شکم مادر که من مبارک
 او بود و بی آن سبب می یابم دل من کفاده میگردد و فرمودند هم در ساله صاحب عیسی می نویسد که
 روزی بی دیدن فاطمه نماندی روزی بدیدنش بخانه او شد و لبسته بود و آواز داد از درون فاطمه گفت
 یا رسول الله برهنه ام چگونه میشویم در آیم رسول الله فرمود پنج جامه و گلی هم با خود نداری گفت گلی دارم که اگر
 بر تن کنم و با سیم برهنه نمایم رسول الله دای مبارک خویش از بیرون انداخت گفت کلیم فرد بر دروا
 بالا پیچ و دایش به چپه در بکشاور رسول الله بدون شد فاطمه شسته بود رسول الله هر چند با فاطمه سخن
 میگفت فاطمه جوابی نمیداد رسول الله فرمود من چندین سخن با تو بگویم مرا هیچ جواب نمیدی موجب چیست گفت
 من بروی ادبی نشود و اگر سگی بر من افتد روزی آرد ده است که مرا قوت سخن نموده است رسول الله علی الله
 علیه و سلم جاسمیش را دور کرد و حکم فاطمه نمود هر کس خشتی بسته بود دست با فاطمه گفت من هم سخن گفتن ترا نم
 اگر این خشت بسته نیاشتم بهرین میان جبرین آمد گفت یا رسول الله فرمان میشود که اهل بیت تو خبر بسیار
 می کشند این کلید خزان روی زمین است بستان رسول الله فرمود بنوا هم که امر و نازل و ولد من بنعم
 دنیاوی مشغول شوند و فراموشی قیامت بحساب آن گرفتار گردند باز گفت یا رسول الله فرمان

بنشیند بستان بشر ما که حساب اهل و ولد تو نباشد شورت با او بگردد یا رسول الله امر
 بحساب است که اهل بیت تو شوری می بنشیند بستان روی بجانب چپ من کرد و چپ را اشارت کرد
 و سر فرود آورد که آن توضع فقر الحق کن رسول الله فرمود یا ابن ابی قحافه ای ای بنی انجرع یا ناکو شیت
 یا ناکو فاجعتی تفرغت و اذ اشدت شکرک باز ما ای پسر او قافه و ایس کثیت پدر او بگذاشت
 بنوا هم که روزی گرسنه باشم و در جزی سیر چون گرسنه شوم تفرغ و نداری بخفرت حق نمایم و چون سیر کردم شکر
 باری تعالی بگویم و هم در ساله که گویی گوید که فاطمه این پنج وقتی نماز قضا سبب نفاس نشده است بعد از
 ساعتی که زادی برخواستی و وضو ساختی و دو گانه گذاردی و اقل نفاس را بعدی نیست بدان بلای که عورات
 علی العموم مبتلا اند آن عیب دردی نبود و فرمودند چون قریب بر حلت شد فرمود که علی مرا غسل دهد دست
 دیگری با اندام من نرسد و جنازه مرا امیر المؤمنین حسن و حسین رض بگریزند و ما شب بیرون کشند تا کسی جانب
 جنازه من نظری نکند و وضو نمیکند و در دست من هفت تربت دیگر بکند تا هیچ کسی تربت مرا نداند و گوید که
 این تربت فاطمه است شب بیرون آوردند و فاطمه آن تربت را هفت تربت ساختند تا این روز آن تربت
 تربت باقی است نمیدانند بعضی که تربت فاطمه کدام است هر تربت را زارت میکند تا میان آن تربت
 زیارت تربت فاطمه هم کرده شود و فرمودند تمام خود مشا بهت برسوس الله و چون در ده رفتی هیچ کس
 آگاس نبودی که فاطمه است می پنداشتنند مگر رسول الله می آید هم از بناسیدی پرسید جنس میگویند چرخ
 گفت بر رسول الله که خدایتا سلیه میگوید ما فاطمه یعنی دادیم چون کماح در ملکوت شده باشد کماح و دیگری
 چه محتاج الیه بود و فرمودند خبر چرخ را حکایت از نقد بر و اخبار از حکم لوح محفوظ بود و حاجی که رسول الله
 کرد و نفاذ همان تقدیر بود و بار عایشی و شریطی که در دین ثابت کرده است از آن چاره نباشد
 طرفی در ذکر نفس ناره و واسعه و عظمت بود و فرمودند نه اینچنین است که هر یکی نفسی و اگر است نفس دیگر نیست
 نفس همین یکی است ولیکن با احوال مختلف و صفات متباین نامی و غیر وصفی و غیر سیکر و قوس بهر حاصل
 خلقت نفس اناره است بعد مجامه و در با صفت و تقبیله و تحلیله و سیکر و پس از آن مطهر میشود و سال
 علیه السلام و از این بر نوز و الا و قد ذل قریب من کین الاخریر و بن و قیل و لا انت یا رسول الله قیل
 و لا انت الا ان شئت فی الله چه خیمه قاعانی فاسلمه شیطان و انت یا رسول الله قال و انت الا انت
 فلا یأثر فی الله شیطان الا اشارت بر آنست از رسول الله که نفس من مطهره جلی است فی خودم از موی
 قول یوسف و ما بری نفسی آن حکایت اصل خلقت اوست و نفس او اناره نیست او را است نفس
 مطهره و کذک کلمه قدسی یا داود و عاد و نوح آئی فنک الاله ناره با نظری ابی بنی فاطمه نفس ای پدر و شفیع

و ملک دینار و محمد بن میرین و جمعا کابلان عهد با ستم قایم و آمدند هفت روز برآمد که شب در روز
 در نازگاه و عا و تقه و زاری و حضرت حق می گفتد بای اثر حاجت پیدا نیست مالک و پندار میگویی
 که من در گوشه شسته بودم و مصلا فرزند است و خالی است می بینم شخصی آمد بر مصلا ایستاد و دو گانه
 گفتد و عا آغاز کرد و ایشان که آمده اند و طلب باران بر بزرگان و بن محمد اند و امر روز هفت روز شد که
 ایشان از تو باران بخواهند و تو دعای ایشان قبول میکنی پس و بن محمد از آید بیگانگان گویند که
 اگر ایشان را در حضرت حق عزتی و قربتی و دی هرگز ایشان را این چنین خوار نکردی باران نمیدهی یعنی بر
 کتاب گاران قبر و انتقام میکنی ایشان یا ری چیتند و کسانند که تو برایشان مقام کنی فضل کن و رحمت کن
 پس کسانند و بخشش باران بدی سخن گفت ابراز چهار طرف جنبید تقاضا فرمود و خود را آدانی
 گرفت سن و دنبال شده آمد تا آنکه به دیدیم در خانه درآمدن آن خانه را شناختم با خود یعنی کردم باز گشتم
 باران کشاد جهانی تر شد من باز در آن خانه درآمد که پای بس آن مرد بکنم بر سید که این خانه نیست
 گفتد سوداگری مدین خانه فرو داده است بر دوکان بخت سود آورد است گفتد که هر جا خواهد باشد
 استیذان کردم درون شدم می بینم خود چه شش شسته و فلان بسیار دست بسته میش ادایستاده
 اند و انتم که او نیست انان و ازین حکایت گفتد بر سیدم چه سود آورد و گفتد فلان آورد و ام با خود
 گفتد میان فلان باشد گفتد بنامید فلان خود کی را خواهم خرید صد غلام داشت از آن جمله خود و آورد
 شمر و که کی نیست گفتد کی دیگر که گفتد آن کی کاهلی حرام خواری کاری نکنند فداوه باشد من خریدم او را
 پیشانی نام گفتد باری به بیخ شاید دل من درخت کند همو را خواهم بعد مقاتلت بسیار آوردند و پیشش
 شناختش هموست گفتد من این را خواهم خرید به یک زبان به گفتد که خواهم آورد و غنی گویم که این
 هر دو بیج کاری است ازین مرد کاری نیاید فداوه بخسبید بیج کاری نکنند گفت با جلد میی که شما میگویند
 من به خریدنی ام بهاصد و نیا ر شده فی الحال فروخت و برابر آورد و در ناخانی آغاز کرد و ای خواهم بخر
 ایشان می گفتد بهر راست میگفتد تو چرا خریدی گفتد بشنو تو آن نباشی که آخر شب آمدی بر مصلا
 ایستاده در نازگاه دو گانه گذردی و با خدای چنین نوع سخنان گفتی و همان زمان باران بارید
 گفت تو دیدی گفتد آری دیدم گفتد باری بایست شکرانه خدا را ده گانه بگذاردم گوشه مسجد گرفت و دو گانه
 گفتد سر بریده نهاد جان بخدا سپرد و احوال بندگان خدا جز خدا دیگری ندانم پس آن پس غزل خوش خواند

غزل
 محمد عشق از می خوش خضالے - شب در روز آن خیال خد و خالے
 علم فرزند و زن یک سو نهاد - نماند در دلش میلی نالے

اشارت بود که درون چه مقصود - عفاک الله خیالی هست فالے
 محمد شیب یا در لذت ماه و روی - بهر صبحی و در چشمی بر جالے
 چنین سرودی بدین حسن نیک نریب - نباشد در ملکستان نبالے
 لب او در خیال و هم نمانست - ولیکن هست جائے قبل و قالے
 محمد بوسه ز او از گداز خواست - نبود دست در میان جز خالے

غزل

من سوخت دل مرا جگر - من ریخته تن مرا خطر
 از دست تو ای جوان خود کام - و رسید مرا بسی جگر
 کشتی نه برد ز آب مشبها - به بخت رقیب بسته در
 ثابت قدمی نه توانی - بگر بر شش فداوه سر
 پوست زو شش بند کازید - و هم شده پس پر از عگر
 دارم بوسی که اندکی تو - بخرای و من کنم نظر
 دیدم شگب پاسبان این کو - در تی همه شب کنم گذر
 بخندم بین تو و دامن را - مانده و دوست بر کمر

روز دوشنبه نهم ماه ذی الحجه ۱۰۳۷

روز دوشنبه نهم ماه ذی الحجه ۱۰۳۷ وقت چاشت جمعی از اصحاب بخدمت محمد دم حاضر بودند
 یکی بشرف تجدد بیعت مشرف می شد تنفس حال او را هر باری میفرمودند و هر یکی را بقدر حال فریاد می
 بود باندازه مرتبه هر شخص مرتبه می داشت پس آن ذکر می در باب رویت خداوند تعالی و تقدیر
 بود فرمودند و لای عظیم و مرتب پس بزرگ است که حق تعالی دوستان خویش را و مقربان خود را
 بخشیده و درین دنیا تبقیه کرد و اولین و آخرین که از سبب آن دنیا چو آنست گذاشت پس دولت
 رویت خداوند است تعالی و تقدس قال الله تعالی لئن ترانی مریضی را خطاب شد تو نه بینی از اینجا
 این نیاید که کسی دیگری در جهان نه بیند چرا نه باشد که حق تعالی بنی دیگر را مخصوص بدین دولت کند
 و امتا او بدولت اتباع او ازین مشرب بر وجهی نه گویند و نه بینی یعنی بدین چشم توانی دید و بگذا
 و مقایده که در مرگ است و از ابروف در رویت معاینه می کنند بدین صفت خدای تعالی را توانی دید
 و هرگز نه تو نه دیگری بدین طریق بیند تا آنکه در حق تعالی ذات بنده و خدیشد علی بیرون آید پس

تو در طبع کعبه شوال و در فرشته با فرشته دیگر میگوید چه قدر آدمی درین باره است آمده بودند فرشته
دوم گفت شش بک چند هزار آدمی بوده اند گفت چچ چند کس قبول شده است گفت چچ کسی قبول
نشده است گفت پس این قدر سلطانان ندانند و مناجاج رفته اند و لیکن بطفیل غفصی که او در حج
نیامده بود چچ همه قبول شد و چچ بیرون قبول بنام او نشیند گفت کیست او گفت پاره دوزی است در
بند او خواجه عبدلشتر نام آن بزرگ سفر کرده در بغداد آمده تا با عبدلشتر پاره دوز طاقات کند و از مجلس پرسه
در بغداد آمده با طاقات کرد و نشست و گفت که اگر تو با من عهد کنی که آنچه پرسه جوئی من ترا بشارتی
بر سامم گفت مرا بشارتی ده آنچه تو پرسه گوئی گفت در حلیم که مشغول بودم فرشته از فرشته دیگری پرسه
کسی قبول شد گفت نشد و لیکن بطین مردی پاره دوزی عبدلشتر نام در بغداد است و در حج نیامده است
بطین او حج همه قبول شد و حج بیرون بنام او بنشیند برای خدا را گو تو به عمل کرده که بدین دولت رسیدی
گفت عمل نکردم ام جز که درین باره ساخته شدم برای حج کردن زاده و راه را موجود ساختم تا گاه زلزل من
در خانه بسایه برای آتش رفته بود و داخل بود و دید که در خانه او چیزی می پزند پرسید که این چه می پزند گفت
کبوتر است و عورات حاضر را بوس هر چیزی باشد قدری از او طلبیده گفت که چون شما خوردید چیزی برای
من هم بفرستید قبول کردند باز گشت آتش آورد و منتظر آن کبوترانند بسایه نفرستاد زن من بر من مظهر کرد
که من از ایشان قدری بکوتر طلبیدم مرا ندانند من بر حسب خود مظهر کردم گفت سرور زناست بر آنحضرت
کبوتر تر و در بر کن سر فاده بود آورد و در بختی خوردیم و شماراه و نیست چچ بد هم این حکایت بگوشتن من
رسید گفت از حج من پرسه کشیدم که این زاده و راه بدین بسایه و هم تسلیم او کردم جز این عمل نکردم آن
درویش بگوشت گفت راست میگوئی هم از برکت این عمل است که بدین دولت رسیدی - بعد درین
میان شخصی التماس توید کرد و فرمان شد بخادم که مصحف بیار مصحف آورد و بردست این ضعیف دادند و
فرمودند پس تویدی بنشیند بودم اگر هست بهمال بیار نفس کردم نیا تم فرمودند و دوات و قلم و کاغذ بیار
مولانا شیخ بلال سستی و آن خادم بلال شرا علامه دوات و قلم و کاغذ آورد و در لفظ استر بنشیند برین صورت
بنشیند و پس آن فرمودند که توید درویشا نشان نشان ایشان است و این حکایت کردند با من که در خدمت
خانقاه شیخ الاسلام نظام الدین کافقند آب بخت شوره بیرون آمد خواجرا اقبال بحضرت التماس کرد که خواج
آب نیک شوره است اگر آب شیرین بودی خلق را بسیار آسودگی بودی شیخ فرمود چهل در سماع باشم
گوئی روزی سماع بود خواجرا اقبال در آشنای سماع در گوشش گفت خواجرا آب با من شوره است خواج
گفت دوات و قلم و کاغذ بیار تویدی بنشیند و گفت بهر این را در میان این آب بشوی و بنشیند

آب شیرین شد بعد که خلق همه خوردن گرفت مقصود این بود تویدی شیخ نشانی فرستاد و کتبه بنندگان
و خدمتکاران کاتب حروف عرصه میداد اکثر مردم بهر شوقی و حاجتی و بهر مصیحت و حاجتی که التماس تویدی
از بندگی مخدوم کردند هر که باشد که باش کوا از سلاطین و ملوک و مراد علما و مشایخ و عوام و مردم همین
صورت تویدی که بنشیند شده بود از بندگی شیخ الاسلام شیخ نصیر الدین بن عزیز همین نوع میفرمودند و این
چند غزل باوقاف مختلف فرموده و دند جمع کرده آمد غزل اول

| | |
|---------------------------------|-------------------------------------|
| امروز ماه من بطریق برآمده است | گویا که آفتاب ز مشرق برآمده است |
| سلطان خور و یال سالار و نبال | حسن و فریب زیب نمک چاکر آمده است |
| از صحبتش میر صبر سیری نمی شود | آینده ناز غنیمت خلقش سر آمده است |
| انکار و دروغ و محبت کسی نه کرد | الاک زاده و بوم کسی از خرا آمده است |
| یاران عشق باز کی تحفه بشنود | سیمین تنی بنقره زور در آمده است |
| امروز دروغ عشق ابوالفتح را پیرس | کو کنت و دمنده بل عاشق تر آمده است |
| مرغ دلم بدام محبت اسیر شد | باز او هوا گیر و درسته بر آمده است |

غزل

| | |
|-------------------------------------|---------------------------------------|
| مشادی برو ز کار جهان عشق باز | فادخ ز بود و ناپود و ز خویش بے نیاز |
| دل بر کی نماده نه افروغی خبر | گاسه بدوق بوسه و گاسه بدو کار |
| گاهی کنار و بوسه گاهی در او فدا | عشاق راز حسرت و لما شده گداز |
| بت را چه می پرستی ای مشرک پلید | ابروی بار من بیس آن صحت کن نماز |
| مین السیال به چینی در هم که دو ابرو | یک صورت حقیقت در پرده مجاز |
| خانه خواب کردی پی جسد شمسواری | ای مستی محمد ای گیسوی دراز |
| بالووی پریشان در گوشه گمستان | ساز و به یس ترا نه ابوالفتح را چه ساز |

غزل دیگر

| | |
|-------------------------|----------------------------|
| ابوالفتح مدیث عشق کم کن | اگر دوستی دهد اینجا قدم کن |
| ز لعل شکرین لطفی بفرماں | سپس این جعد را بگیر دست کن |
| تو دمه کشتن کردی ملازود | ولیکن هم بدست خود کرم کن |
| اگر مانی بدیدی چهره او | کنز تو به ز تصویر صنم کن |

| | |
|-----------------------------|---------------------------------|
| طولی عسری یاری نداری | عزیز سوس خود در دو غم کن |
| هوا ی ابر باران است بوافق | شدرلی یا کبابی را بهم کن |
| لب او هم شراب و هم کباب است | تو بر سر کار یکبار چشم کن |
| بمخمس عشق در خمس بر تو قریب | تو کلک قال و قیل از سر تسلیم کن |

غزل

| | |
|---------------------------|------------------------------|
| بس جعد و سرین آن ستم گار | او بار نبود روی اے یار |
| از لعل لبش که می چکان است | سرست شدیم بلکه هوشیار |
| دانیسم ذوق نه دستی | که دیم ز تو بهر تو به صد یار |
| گر هست هوا یی کشن | اراد بدست بجر سوار |
| من سر بهم تو تیغ بیدار | لیکن به سزا نماند از کار |
| آهسته تری بران سبکتر | تا گیرم ذوق در دلبار |
| هر دو ادهی شوند محبت | می میرد و میزید بهر سوار |
| افسانه شنید و محبت | با محنت در دو غم گرفتار |
| تو هر چه کنی بدیده و سر | دارم دگر دلت و فسادار |
| ایں محاسن هر زخیر و یار | الحق که پیش تست اقتدار |

غزل

| | |
|-----------------------------|-----------------------|
| دبستگی است جان مارا | با خسانه گیسوی تو یار |
| هر کس بتعلق گرفتار | ارای پس جعد تو سوار |
| شفت او کی دوسر به فرما | از لعل جیوه بخش مارا |
| مانی که بنای جهره بازاں است | چراست ز نقش تو نگار |
| من منکر عشق را چویم | گادیت خریست سنگ خارا |
| فسر یاد دست تست هر دو | ای ستم گار و وز گار |
| سروی ز تو و لفریب و زیبا | در باغ نیست دور صارا |
| از فضل خدا مر است عشوق | زود دیدم صورت خندارا |
| زان سرود قبا پوشش و مهر | بوافق کجاست شاد سارا |

روز دوشنبه هفدهم ذی الحجه ۸۰۲

روز دوشنبه هفدهم ذی الحجه وقت نماز پیش سالی بر صند داشت که چه معنی است گفته اند انفسلم
 اجاب الله الاکبر و بعضی گفته اند اجاب الله انما نذر در نیک مایه ای الله تعالی اجاب نذر الله
 و قال هر چه جز فی است اجاب ذات خدا است اما اجاب دیگر بهر قبیح و کثیف اند و اجاب علم
 سبحانی لطیف و حسین و ممدوح و مقبول است ازین خواستن نیک و شوار است بخلاف جیب و دیگرش
 حسد و حقد و غضب و کینه و بغض و باقی صفات فحشیم نفس که همه قبیح و مذموم است فاستن ازان
 نیک آسان باشد بخلاف علم که نیک ممدوح و مستحسن است فاستن ازان سخت و شوار است فلابد که
 اعظم حجاب بود ازین علم خود و قدرت و قدیم و قده و تفسیر مراد نیست و مراد علم باشد است و آن علم
 ذات و صفات باریست نه بدلیل و برهان بل بشا به و حیان و تعلیم من الله بلا واسطه و ترجمان
 آن علم حجاب عظم است و غیر این را پیش ایشان علم نه گویند زیرا چه آن علم مجازی است بجهتی که قابل
 تغییر معلوم است فلابد حجاب او باشد و لیکن اعظم زیرا چه فاستن ازان نیک و شوار است چنانکه گفته اند
 انما الله اعلم غفره انما غفره من الطاغیة عانت خلائق من غیر خدایتالی استغلا و اوحیل که هم بر و بداد
 پس وحشت از خدا و حرمان او از حق باشد.

روز چهارشنبه نوزدهم ماه ذی الحجه ۸۰۲

روز چهارشنبه نوزدهم ماه مذکور وقت نماز حقیق ذکر است در باب سیر رسول الله بود فرمودند رفتار
 رسول الله خراماں بودی پای مبارک از زمین برداشته رفتی تا خانه نیکه زمین منسوب چنانستی که فرمودی آیه
 از بلند ی بینی که پای مبارک بر زمین کشان کشان میرفتی بلکه یک پای مبارک برداشته دوم
 بر زمین نهاده رفتی یعنی خراماں و جلال کنان رفتی و صحابه رسول الله چون بر ابروی بودند و عقب شد
 سید ویدند و آنچه کسی نرسیدی اگر چه بعد بسیار می نمودند و مشقت میدیدند که بر رسول الله رسند
 رسیدنی نمی توانستند و از پس ویدند رسول الله بر کار خود و فرمود رفتی و انتقام بحال ایشان
 انکروی سید الانبیا غیر الا ولین و الاخرین صلی الله علیه و سلم سید کشان رفتی فی الجمله هر چه از
 اوصاف حمیده در عالم ممکن باشد صورت و سیرت همه ذات مبارک او موجود بود و به تمام و کمال
 اکثرین بندگان این بیت خوانند بیت

شیوه و شکل و شال و حرکت و سکنت آنچه خرمال همسر درند تو تناداری
 و خوانند که نیک علی الله بنی که آن مجمع العالم فی داعیه فرمودند عجب این است که با پنجاه این کفر به بخت

در روز دوشنبه هفدهم ذی الحجه ۸۰۲ روز چهارشنبه نوزدهم ماه ذی الحجه ۸۰۲

اچا باخته و چاکر و زو و چک اند پیش آمدند و ششام دادن بر تیغ و تیر متعین شدند و قفا زدند و مگلو
 شنبیدند و کجند که چه تنگ گرفتند روزی رسول الله علیه السلام در راهی میگفت و ابو جهم بر بخت
 در میان راه ملاقات شد و دید چند دگر زور رسول الله بر روی افتاد چندی که ای فکر زور و ان شد و توبه کنیزک
 ابو جهم که اول مشب پینا بر را شیر داده بود و ایستاده میدید و شش سوخت و دهنک شد و حمزه پیشتر بود
 بادیه بودی تا جاشاک کردی و هم از آن شکار خوردی و شب در پیشه بسر کردی بعد چند روزی در میان
 که آمدی اتفاقی در آن روز بکه آمد هر دو را که گذشت توبه ایستاده بود و فریاد کردای حمزه و دیدی امروز
 بر محمد ابو جهم چه کرد گفت چه کرد گفت در میان راه میگفت شست چند دگر که ز و محمد را بر زمین انداخت پیش
 آن چند که ای ز حمزه را غضب فرو گرفت و دوا را حرم کعبه در آمد و نزد صنادید که مال کردن گرفت
 و سرور و ای و شکست ابو جهم حیران ماند گفت من چه کردم که تو مرا می زنی گفت محمد را تو چرا زدی گفت
 اگر تو بشنوی آنچه او میگوید تو او را بکشی گفت آنچه او میگوید همه راست است در میان ایشان شکل سخن
 ای بود که گویند محمد بر حق است چون این سخن گفت دوا بر رسول الله آمد و گفت ای محمد من دینی تو
 اختیار کردم آنچه تو بگوئی بر من آب چون بکنم که گفتم که انان آورد و عجب انقیادی که حق قضا داد و برادر
 زاده او باشد او در تحت فرمان او در آید یکی از کسان او گردد و نیز فرمودند که رسول الله شیر خواره بود
 حارث و علیه بخت پروردون در قبیل خویش برده بودند تاگاه روزی غایب شد طلیعه و حارث و بخت
 و جوشند نه هیچ جای نیافتند نماز دیگر از جانب بادیه تنها ضعیف و نزار و لاغ شده پیدا شدند بر سیدند
 که تو کجا بودی گفت بازی میکردم و دهر دی آمدند مرا برگرفتند و بادیه بردند در میان فلان که سیدند مرا
 پاره کردند و طشت و آفتاب آورده و در دو گانی مرا کشیدند شمشند بنور پر کردند باز در آمدند
 و در وقت شتر و دشتن من پیدا بود پیران با که نمودن و دین نو فار بود و در انجای بازی با ختن تاگاه گشتی
 و گفتی من پینا بر از زمانم و ختم همه پینا بران ام من آنکه که دین میی را باطل کنم من آنکه که دین میی
 را محو کنم تا باز بشکند فلک همه عالم من بگیرم حارث و طلیعه دیدند که ای پسر عبد المطلب پسر عبد الله رئیس
 کماست و این کلمات گوید و در بادیه و صحرا تنها باشد و جهانی این را عداوت میکند شاید کسی تلفت کند
 ما را جواب چه باشد رفتند بکه رسانیدند باز گشتند

روز پنجشنبه بیستم ماه ذی الحجه ۲۸۶

روز پنجشنبه بیستم ماه مذکور وقت چاشت آینده پابوس آمد و عرضه داشت که ویدن روی شما
 بر مبارک است فرمودند این بر حسب اعتقاد شما است روا باشد که یکی محض خیر بود یکی از تو قی

شمری کند لابد او را همان شمر پیش آید و یکی محض شر بود و یکی از اعتقاد خیر کند همان خیر پیش آید روی
 مبارک رسول الله را چون ابو جهم دیدی همه انتظار خیر و برکت کردی و جهر شدی که لا محاله در پیش آمد
 خیری عظمی و نفسی بس بزرگ است و ابو جهم ملعون مخدول مصایم که ای مبارک رسول الله دیدی
 فال بد گرفتی و با خود گمان بروی تا که ام شمری عظیم و زبانی بزرگ و پیش است که روی محمد دیده شد و طایم
 این سنی فرمودند که روزی بزرگی در بادیه بر بر قافه میگفت شست تاگاه پس ماند ره گم کردی و بی آبی بود
 طاقت و متعین دیدند و دست گرفت نشست نشکلی سخت گرفت انتظار مرگ کردن گرفت و شنیده
 بود که چون کسی تشنه نیر چند قطره آبی از چشم او بر و دیر و بعد بجات است که این زمان چشم پر آب
 خواهد شد و جات بدون خواهد آمد هر یک میان ناگاه دید ماری بزرگی سپیدی قصه کرد و دوا را جانب
 اوی آید بخورد که مار را دید که بخت مار تعاقب کرد و او پیش شد و میگرفت مار دنبال شده می آید نه مار
 از دوش گرداند و نه بد ویر سدا و میگردد و هم در انجای دودین تو که پیش آمدی احوال بران بلند می
 بر رفت دید حوضی پیش بزرگ است و مار در عقب نیست ایستاده شد قدری قرار گرفت دست
 روی شست پس آن قدری آب خورد و خوشش شد و در کناره دیگر رفت تاگاه دید قافه تمام همان جا
 فرود آمده است هر یک که آن بزرگ مار را دیدی توقع خیری کردی و این سرغزل خویش خواندند غزل

| | |
|-----------------------------|--------------------------------|
| مسلمانان مرا نسزد یاد | نکر است آن جوان گاهی و دم شد |
| هر کس در خوشی و ذوق سستی | مرا مادر برای درد و غم ترا |
| ز قور و ستم نسیم از من | تقنا را این چنین نقشه بر افتاد |
| ز من از لذت و ششام خوابان | هر ایشان شد همه تسبیح و اوراد |
| مرا از آتش بجران امید است | که موز و خاک و ساز و دایم براد |
| غباری افتد و شاید دران در | بدین دولت شود جاب از علم آزاد |
| چنان از سقبت چشم می فتد آب | همی ترسم فردا افتد زینسیا و |
| حقاک الله ز درد و محنت و غم | سلام الله محنت را است بزداد |

غزل

| | |
|---------------------------|---------------------------|
| بر و دل را جوان ساده نداد | عقل را کند عشق از بین یاد |
| هر کجا عدل راست انصافی | نیست در شرع عشق جز بیناد |
| صل شیرین بکام خسرو ده | کوه شیرین سپار بر فرهاد |

مُرخ در دام عشق گرفتار افتاد
زین قفس کی بگردد آزاد
نیست امید زینست و فاستنش
هر که او تیر عشق خورد افتاد
هر که او را شود مزید جمال
در دانه ده من شود ویزداد
ذوق دشنام یار بر دوز من
راحت ذکر و لذت او نداد
ای محبت بجز تو کیست دیگر
بند و وقت از هسان آزاد

عزل

آن ساده که هست خواه زاده
دین و دل من بباد داده
اورا هر روز نیست کاری
جز گشتن باغ و نوشن پاده
آن منجی ما هر آن که دیده
ز نار به بسته پر کشاده
اسه دوست هم شود میتر
من گروم خاک و رفتاده
گر عاشق پارسا است زاده
او محرف از طریق و جاده
پروا عشق اگر تو عشق بازی
بر بندگی خود قلا داده
انکار بدست یار بسیار
بهر سو که بر دگر کشاده
در کعبه و در کلینک ابرو
اخلاص و ریاء و داع داده

روز یکشنبه بیست و سوم ماه ذی الحجه

روز یکشنبه بیست و سوم ماه ذی الحجه در وقت نماز پیشین ذکر می در باب زیارت اهل دل
بود فرمود که روزی بزرگی در گورستانی گذشت شوری در اهل قبور دید پرسید که چه شوره است
ای میان شاکفته که یک هفته باشد که خواجیه حبیب عجبی بر ما گذری کرده بود یک فاتحه به نیت ما خوانده
بود مزیدی و ثوابی که زان حاصل شده است میان ما منت می شود هنوز پادینی نیست این شوره از
منت و فرمودند روزی رسول الله صلعم بر سر دو گوری گذشت گفت که مردگان این هر دو چه در
اند و لیکن در کاری دشواری گناه نیست یعنی گناه کرده اند که گذشتن بر آن نفس و شوره بودی
زایشان از بول استنزه نکرده ای یا استنزه کرده ای دوم آنکه سخن چینی مردم کرده ای شاخ تری شکست
و بران دو گور نهاد و گفت تا آنکه این شاخ تر باشد عذاب برایشان سبک بود بعضی علما گویند که چه
تر باشد شمع می کند از برکت این عذاب برایشان سبک گردد و فرمودند حق تعالی و تقدس میگوید
زان من شکی و لا تسبیح بخیر و شی بوم خود شک و تر را شامل است تخفیف بچشمی توان کرد و انداخته تخفیف

عذاب برایشان عجز نمی ست که خواست از حضرت حق تا آنکه این دو شاخ تر باشد برایشان عذاب تخفیف
شود کمترین بندگان عجز میدارند که در شرح مصافح تشریف که میره نام دارد و من عین سخن میگویم و بی این
و بی تخفیف عذاب آن سال زبانه آن تخفیف عذاب تا اقامه غشیا نایم پس از من قال انما یخاف
ما دام زبانتی فلما اغتر به جندانی انظر و فوال لاطایل غنیه و هم از جاعن و احوال ابو طالب رسول الله
بود فرمودند که چه عدل کرده بود نوشیروان و چه بد کرده بود و حاتم طی برایشان که عذاب تخفیف شود گویند
که ایشان در تابوتی اند و در دوزخ که آتش دوزخ را برایشان رسیدن نمی دهند عدل نوشیروان
به نسبت جبار و ملوک زمانه او بود و بدل حاتم به نسبت زمین عرب که قطعه فقر آنجا افراط است
عصب دار زانی کم باشد جزائے نصرت ابو طالب که بار رسول الله کرد موجب تخفیف عذاب بود اگر چه
ای نیز نصرت الهی است و لیکن ابو طالب بدین موفقی شد و علیه السلام تنه و تمام صنادید قریش عدد
بودند و مانند آن میان ایشان اگر چه ابو طالبی یاری ده و ناصر و معین او نبود کار نیک شوره بودی
روزی جمله بزرگان قریش جمع شدند در خانه ابو طالب آمدند گفتند یک سخن برای انصاف آورده ایم
ابو طالب گفت بیا به گفت گفتند که یک جوانی زبانی معرونی زیر کی عظیمی غریزی از قریش بستان
داد و پسر خود کن نسبت او تو باشد او را بنام تو خوانند میراث و همه قسمت و نسبت بهم بگم پیری و
پداری باشد اعانت محمد بگذارد اما نیم او انداخت گفت محمد مردمانید شاکسی کرده است که زان خویش
را از دست دهد و بیگانه را زان خود کند باز گشتند وی گفتند که چاره نیست جز کشتن محمد بعد از آن هر چه
می تواند ابو طالب بکند تا چند وی را پس خواهد آمد این سخن بیع ابو طالب رسید و رسول الله شغول
در کوه حرا بوده است و قضا را آن روز از مقام قدری بیگاه کرد گلاب برد و مکرر بکست محمد رسانیدند چنان
بانی با ششم را گرداورد و فرستاد که حرم کعبه برود و بر سر جمله بزرگان قریش که در حرم اند چنان نفرین بر سر
هر سر گرفته ایستاده باشد و نقران و مانند در قبیح حال مصطفی شود تا می رسول الله بصحت و سلامت
بیا آمد پس آن سخنی و حیا که گرفته خود رفت در حرم کعبه گفت ای صنادید قریش شما میدانید که امروز
برای چه خبر ساخته کرده بودم گفتند نمی دانیم گفت شنیده ام که شما چو از من باز گشتید می گفتند که محمد
بکست رسانیم و محمد بیگاه کرد و جوانان بنی دثیم را فرستاد که چنان نفرین برود بر سر هر یک نفر بایند که
محمد تر جمه کتاب میر می تحریر بر سر که آن دو نفر اهل قبور بر عذاب کی کی و چه می که آن حضرت مسلم بن حق تعالی و دعا فانی
که بکند و دو نفر شایسته هر یک را با حق و شاکستند که می رسد و در جاس کی نمیر این طور کی جاس که هر شاخ تر شیخ
گرفت به نو و غیر سبزهات به این علم که کجول نمیشد و هر چه که شیخ و هر شے که فی به خواه و ملک بر اثر قطع

آنکه بچنین باشد هم یکبار بر شام فدی کی از شاد و جهان زنده نگذارند قریش گفتند که یس بلاقابل و فدی
 نمی نماید و تکلیف دیگر فرمودند که روزی فاطمه مادر علی برای ابوجالب گفت که علی پسر بابا محمود وانی نشیند
 و در میان ابوجالب بیگانه عجب بود که قریش جمع شوند و بر محمد عداوت پیش آیند لاجرم یک نفر خدیو آدی
 را بس آید عاقبت بدک شود پس با اگر با وی وفاداری کند خود کف شود اگر خود وقت کارزار زود بگریزد
 خود در جهان روی بسیار شود داغ بیوفائی بر چنین مانشیند و این سخن در مجلسات فرستاد البته چنان
 کن که بر داور از صحبت او باز دار به طایب آمد و رسول الله در که حاضر است و او امیر المؤمنین علی و زید
 عارث بر با رسول الله و رسول الله با امیر المؤمنین علی نماز میگذازد و در آن ای ای بالاسه کو
 ی نشست و زید عارث میرفت نماز میکرد و بعد ازین میان ابوطالب رسیده و اتفاقاً زیت علی بود که با رسول
 نماز میگذازد و گفت با محمد این چه کار است که تو یکی گفت ای محمد ای را نماز میگوید این کار است که امیر
 کرده و این هم کرد ای محمد نیکو دینی است و آتی درین دین اگر می توانی پرسید دین وین چیست گفت
 فرمای قیامت شود گفت چه باشد قیامت شود گفت چه باشد قیامت شود گفت همه در مکان را بر کنند هر که
 درین دین مرد است او را در بهشت و در آنند پرسید بهشت چه باشد فرمود آنچه صفت بهشت بود گفت
 و آنکه درین دنیا باشد او را در دوزخ اندازند گفت دوزخ چه باشد آنچه صفت دوزخ بود گفت بعد از آن
 اجداد خود پرسید گفت عبد المطلب هم در دوزخ است گفت آری هر که هست که باشد که اگر درین دین
 نیست او در دوزخ است گفت ای محمد راست میگوئی که ایس دین نیکو دینی است بر دین دین را اظهار
 کن از کسی مترس که قرآن درین صانع و جسم باشد من دانم و او گفت ای علی نیکو دینی است و درین
 دین و آتی دین وین را اختیار کن گفت ای پدر من ایس دین را اختیار کردم او گفت نیکو کردی مبارکست
 با و نیز در طلب کمال خدیو و صفت رسول الله صلوات می کند میگوید بهترین جوانان و راست گو ترین مردان عالم
 بر حق تعالی آخر وقت ایمان بد و روزی نگر و گفت تا علی و بن عبد المطلب چون نصرت و باب رسول الله
 کرده باشند و اعانت در دین حق کنند چرا تخفیف مذاب او نباشد و چرا دعای رسول الله در حق او بر آید
 تخفیف مذاب مستجاب نشود و این غزل خویش و او ند غزل

| | |
|-----------------------------|--------------------------------|
| شرباب عشق را لعل تو بیاست | بهر که بزدی سر مست و میران مست |
| سوز رفت که دام صید و لهماست | جهان سرشته و روانه پریشان مست |
| لب لعل و صید خیالی بران لب | درین صورت جمال کفر و ایمان مست |

سلبه بن عبد المطلب که در حبس پرورایم یوں

| | |
|------------------------------|-----------------------------------|
| تو در عیش و خوشی احسنت انصاف | مرا گوی که در دلت بای و در مان ست |
| ترا با من همین عکس و عداوت | مرا دل هر نفس ای با رخا مان ست |
| بلائی من درین پیری و گریست | نگر که دل گرفتار جوانان ست |
| محمد پسر شد عیش همین است | همین با کو و کان و گوی و چوگان ست |

و این رباعی بنسر فرمودند این است
 در کوئی خسرا بات معانرا به برم
 من هر چه کنم مراد و اوست و لبیک
 و محبس طامات جو از راه برم
 شیفیت محمد بی من نذر برم

روز پنجشنبه بیست و هفتم ماه ذی الحجه ۸۰۲ هـ

روز پنجشنبه بیست و هفتم ماه ذی الحجه سنه ۸۰۲ هـ وقت نماز خفتن ذکر می در باب شومست تو چه بد دنیا
 به رویش و فرمودند مولانا جمال الدین بانسوی جده شیخ قطب الدین منوره بماناز خدمت شیخ
 فرید الدین بود هم در حیات شیخ بر حمت حق پیوسته بود بعد نقل پسر او را مولانا بران الدین پیش
 خواهر بردند و تناس کردند که خواهر این پسر مولانا جمال الدین است نظری که در باب او کرده بودند
 در باب پسر او همان نظر کنید فرمودند نظری که ما را بود نمائند حاضران مجلس گریستند که خواهر این سخن
 چرای فرمایند گفتند می دانیم که این نظر بر روز تیر تر است گفت از آن روز باز که پادشاه بر آمد یک
 بر ده بیم آورد و باقون ذکر و دیم و پنج کسی از متعلقان با هم قبول نکردند تناس کرد که خواهر فرمان شود
 پیش و رشتنام شام صدقه به هم دیدیم نیک بخت میشود و غم به از آن روز باز که این بیم برود ما بنام ما
 صدق و او ندان نظری که بود ما را نمائند و این غزل فرمودند غزل این است غزل

| | |
|--|---------------------------------------|
| شیرین بخسرو آب ده فرهاد را سنگسار کن | و صفت بخسان بخش شد از خصوص از کار کن |
| خاطر پریشان میر و جمع آمد مطلق بکن | گیسوی سر پیچیده را بکشی پر خیار کن |
| نشیده مار سیه و دعوی قتل می بکن | بناسر گیسوی خود افشول گری و کار کن |
| بر طوطی موسی بوده ام بر که لبنان گشته ام | جناب مر حلقین را پس هر دو زیر بار کن |
| خود سرور آل پاکجا با تو برابر ایسته | گر گل بشوخی رخ کند او را قرین کار کن |
| گر حسن یا احسان خود پیرایه زینا شود | از ما همه جرم و خطا تو رحمتی ایثار کن |

گرچه تو چهره بری و افسخ را سایه نمکن
 دیوانه شد ای ساحر ایت روم را احضار کن

در محفلت درمی آید و بجانب خانه کوشش می نموده که آواز گریه هست یا نیست و آمد و دیدم عورت چندان
 با جرم نشسته اند و او بجهرا آنکه مرا دید برخواست و دید گفت شیخ چه فرمود گفت فرمودند برو و ما را خود را
 بگو خاطر جمع دار اگر پسر ترا چیزی شود من ضامنم همه خلق و ما سر و بر آوردند گفتند چه جای امید است
 و انشالله شیخ است بر سر است و اگر در پاره دادم که شیخ فرموده است ای را در میان آب ترکند
 بر سید یک زبان همه فریاد کردند که کدام وقت این تلخ است اگر در این وقت بناتی و گلابی باشد
 به هندی برادر فریاد کردند که شیخ گفت است بکنید باری انوس نماند که گفته شیخ نکر دیم آواز او در سمع
 من رسید و نام شیخ در گوش من افتاد چشم کشادم پرسیدم که چه میگویند گفتند شیخ فرموده است
 که اگر در چراته بد هم اشارت کردم که به هید و او بر کال چوب است شب تری کنیده بیدارند بعد
 از آن با ملا و قدری آب او بر روی آرنجی الحاح چنانچه مرده بشویند چنان شستند آن آب و
 صحن من کردند بجان الله و دادن آن آب تلخ گویا که آب حیات در کام من چکانید تنبخر خدو لن
 بر خاکم شستم تب دویه آخر چند روزی دیگر رحمت بود و لیکن امید منقطع نبود و فرمودند
 یکباری بندگی خواجہ رحمتی بوده اند مرا فرموده اند که برای صحت من مشول شوشول شدم پرسیدند
 باں چه میگوئی گفت خواجہ رحمت است فرمودند چه میگوئی گفت تحقیق است که من عرض داشتم دوران
 وقت دیده بودم رحمت سخت و لانا است و نیک ضعیف شده و تنگ گشته سپس آن دامن فراز
 کردم پیش ایستادم فرمودند بخواب چه خواهی و این سخن متا و خواب نبود گفتی مایم بگو چه میگوئی ما آن
 روز در باب من رحمت فرمودند گفتند خواه چه خواهی عرض داشتم بخوابم که خدای تعالی مرا مرگ
 پیش خواهد دید تا دیری مثال ماند بعد از آن سر بر کرده و سر دی زود فرمود ما نیز این آرزو داشتیم
 که پیش خواهد میریم خدای تعالی خواهد ما برود ما داشت گفت بنشین نشسته و آن روز این مصیبت
 خود را داشتم که روزی باشد خواجہ از ما برود و شربت فراق او بچشم من در دایه و دایه نوار
 خوشبوی بود و از هر جنب مختلف که در زمین خراسان و عرب و هند وستان می باشد ذکر می یافت
 فرمودند خوشبوی ترین خوشبویها در زمین عرب و وقت رسول الله خوی اندام مبارک رسول الله
 بود و ما ادیش می فوسد که رسول الله در جرحه از حرات مطهرات خواب کرده بود و بر جبین مبارک
 خوی شده بود صاحب آن جرحه زنی از زنان رسول الله مضعه بود و اام سلمه رضی الله عنها از جبین
 مبارک خوی را گردی آورد و رسول الله درین میان بیدار شد و دید خوی مبارک گردی آمد و پرسید
 چه خواهی کرد گفت مال من ترا در خوشبوی می اندازیم ایچ خوشبوی بدل نیرسد بهترین

خوشبویها نزدیک من جبین است رسول الله گفت آری راست میگوئی - لحظه در بعضی مرا می
 امیر المؤمنین حسن و حسین بود ذکر می در بعضی مکارم اخلاق آن نور دیدگان مصطفی و فرزندان
 فاطمه زهرا و جگر گونان مر قضا یعنی حسن و رضا و حسین شهید و شت که بلا صلوة الله علیه اجمعین
 بود فرمودند ای و و شاهزادگان کرانه ای می گند شفتند دیدند پیری در کرانه آب و صو میگرد و گردن
 نمیدانند گفتند با خود که دکان ایم این پیر چگونگی بر رویه بگویم که وضو گردن نمیدانی هر دو بر آب پیر
 آمدند گفتند پیر را تو منصف باشش بیس میان وضو گردن که میداند پیش تو وضو کنیم تو بیس اگر
 با جانی غلط کنیم ما را بیا سوز هر دو شستند وضو گردن گرفتند چون وضو تمام کردند آن پیر روید و در
 پای افتاد و گفت ای فرزندان مصطفی شما وضو گردن میدانید ولیکن من نمیدانستم شما بدین عبارت
 مرا وضو گردن آموختید از شما دیدم امر و را آموختم

روز یکشنبه سلخ ماه ذی الحجه ۱۰۳۲

روز یکشنبه سلخ ماه ذی الحجه ۱۰۳۲ شب ماه محرم وقت نماز صبح کترین خدمتکاران را به مبارکباد
 ماه رفت سر بر زمین داشت فرمان شد اسب شش رکعت نماز میاید بگذارد و هر رکعت بعد فاتحه
 یک بار آیه الکرسی و یازده بار سوره اخلص و رانتهائی هر رکعتی بجان الله الملك القدوس اخبر سبیل
 میاید خواند و بگذارد و هر کسی را بگوید

روز دوشنبه یکم محرم الحرام ۱۰۳۳

روز دوشنبه غده محرم سده ثلاث و ثمان نایه وقت نماز و یحذر ذکر می در باب گریه بود فرمودند مرا
 گریه با فراط بودی ولیکن از آن روز که در تفسیر این آیه و قافله آبا بهم عشت و یکلون قون حسن بصری
 دیدم که گریه بجهه نوع است یکی نوع بر اخلاص و باقی بر نفاق از آن وقت باز گریه کرد آ و دوم در
 می نویسد اذ انکلت الریح النفاثی نکلک فیناه انکلا چون مردانک نفاق گردود و چشمه او مالک گریه
 شوند هر وقت که بخوابند بگریه گریه کم کردم و کوشیدم که گریه نباید زیرا چه اطلاق بر غرض اسرار
 گریه نیک شکل شد پس قناعت از آن ها ما کن بهتر باشد

روز سه شنبه دوم ماه محرم الحرام ۱۰۳۳

روز سه شنبه دوم ماه محرم الحرام ۱۰۳۳ وقت چاشت فرمودند خدمت مخدوم زاده خورد و بیس
 مبارک از مقالت باره رسانید که مگر کسی و بیس بیست خاں چنین رسانیده که در خانقاه تنگ

ساعت حرکت یافت و اسلام که بجائی پنهان و در صبح یک پاس فتنه وقت روئے بسته است

نرخ است او یک سلوخ و مبلغ مال بخدمت فرستاد بندگان محمد و فرمودند و عافی سن بجان
برسان و بگوایس مال کسی را بد که در سب تو رسانیده که بر ما بخیر است اینچنین نیست که با بخرج نیتیم
روزی باشد که در ملک ما از تنگداری نماند خداوند تعالی هر روزی باشد که از تو روز
انقدر خیر بخشد که از عایدی و اندامه نبود و اگر ایس وصف ما باشد خود او رویش بناشیم شب فاقه
نایمید است. و عظیم این یعنی فرمودند که روزی خدمت شیخ الاسلام نظام الدین در برجی بزرگ که متصل
در وازه مندره است آنکه میان در وازه یک برج است مشغول بود چند روز گذشت چیزی نرسید
به شیخ فاقه بود متکلی از آن حال خبر داشت بعضی حایکان که چکانه خبر کردند که نخین مروی در بسیاری ششما
می باشد و چند روز است که فاقه دار و طهای ساخته کرده آورده اند پیش شیخ به دست شستن آب
طلبیه خواست که طعام بخورد که از غیب آمده اند گمان حایکان بودند گفته اند آنرا هم عقل باید غافل
دست شستن گفت خدای بران بنده رحمت کند که از ایس حال خبر کرد و شیخ دست از شستن برداشت
و فرمود چه خبر کرد و گفتند ما را فداست خیر کرد که شرا چند روز چیزی نرسیده است تا ایس طعام آوردیم
خواجگه گفت که سر شیخ ایس طعام نخورد و هر چند ایسان چه که طعام ایسان نخورد پس آن آورده که از جهت
اهمیت خاں آورده بود بایستاد بایس و قرآن و بخدای و ششمنه سوگند آن خورد که این یعنی که در سمع
همه کارک بندگان محمد و فرمود رسانیده اند تفاوت است ایس وجه یعنی دیگر فرستاده و هیچ کسی از سمع او
ایس سخن گفته و او را از حال خانقاه علمی نیست پس آب التماس پسران کرده که او گفت است که در خانه من
پسران نمی شوند فاقه به نیت او خواندند و عذرت فرمودند.

روز پنجشنبه چهارم ماه محرم الحرام سنه ۸۳۵ هـ

روز پنجشنبه چهارم ماه محرم الحرام سنه ۸۳۵ هـ که می در باب آب بود که خدا برادر و ستایش باشد که ایشان را
چنان پنهان دارند که هیچ کسی را خبری نباشد فرمودند فرمای قیامت بعضی دوستان از او صند و تمام روز
گفته و در قمر و زخ فرو بردند هیچ کی از حال ایشان خبری نباشد و شعوری نبود که ایشان بجا اند و بایشان
چه معاطت است ایشان دانند و خدای ایشان آه معذب بدو زخ نباشد و فرمودند که در تاریخ خویش
می نویسد که متر سلیان علیه السلام روزی از خانه بجز پرسید که از عجائب در با چیزی بن نگفتند از خدا
خواه که مرا هم بر خور آن اطلاعی نیست از خدا خواست ناگاه دید صند و قی بزرگی پنی و درازی مثل حجره
پیدا شد حوائی از در او بیرون آمد با هماسفید در بر آورد و او نیک سپید و قطرات آب بر روی او می چکید
پرسید تو کیستی انادای بجز باشی گفت آدمی در یانه ام پس قصد تو چیست گفت مادی و کاشتم تیری

در باب او احسان میکرد و او دعا کرد و وقت تقص خدا با پسر مرا چنان کن که هیچ کی را از حال او علمی نباشد او
جز ترا پرسید و جز ترا نداند خداوند تعالی و عافی او قبول کرد روزی من در کناره دریا آمدیم ای
صندوق را دیدم در کرانه آمد با خود گفتم درون او بروم به بیمه که چیست من درون رفتم و در بابا خود بر میبند
مرا در قمر دریا بردند سالها برآمد که من در یس دریا بستم هیچ فی بینم جز ظلمات و غلظت و در اینها سپیدارند
عبادت و میاشتم. آنکه سخن در معنی قول جند افتاد که پای او بوسم که در یس کار قدم بدو رخ نهاد و دوسنی
فرمودند کی آنکه بدو رخ پای در یس کار بند غلظت ایس کار در دل داشت است و چیزی عظیم مانسته
و او را قصدی و محبتی و میلی و عشقی در یس کار هست آنکه خود را بدو رخ بر بند و دوسنی دوم آنکه در یس کار تکی
بدو رخ نهاد و بدرجی محبت که نیت او صادق گردد و نفس او عبادت خدای غنی گیرد و از نیت بدو نیت
ایک باز آید و از آن باز نماند. و عظیم این معنی حکایت فرمودند در فواید انفرادی نویسد که جوانی عاشق
عورتی شد آن زن گفت که رسیدن من تو ممکن نیست مگر آنکه در محبت ما سجده است تو بیانی آنجا
صلاحیت و تقوی و عبادت خدا پیش گیری شوهر و خسر من در دران من و والد من با همالمان سخت
و تقا و بسیار دارند بنده ایشان باشند من از ایشان اجازت طلبم که بر تو بیایم مرا باز خواهند داشت
بچنان کرد و همبدر یس نیت در سجده مشغول شد تا کار بجای رسید که میان همه خلق مشهور شد شوهر و
برادران و والدان و عورت معتقد شدند از ایشان اذن پانچوس آن زاده خواست آمد و او را خدای تعالی
و تقدس چنان بجانب خود کشیده بود که او را از حال او شعوری و خبری نماند بود آن عورت آمد غلظت
او را با او هم بصورت قدیم پیش آمد و او را استنکاری کرد او را یاد و بانید گفت من همان عورت بناشتم که
برای من ایس زهد و ایس نماز اختیار کردی یاد او در گفت ای عورت راست میگوئی بود این معنی و لیکن
چند جمله است که لذت عبادت در کام من چنان نشست که من از یس باز نتوانم مانند ملا بتلای با خدا
خود افتاد که هرگز یاد او از غیر او در دل من نماند اکنون با سرود کار خود گیر که مرا سرود کار تو نیست و مرا
روزگاری دیگر پیش آمده است از برکت آنکه او خود را بعبادت خدای داد اگر چه نیت بدو حق تعالی
به نیت نیکو روزی کرد و چنان مشغول بخود گردانید که هر مادی دیگر نماند و فرمودند ملک دینار سی سال
در مسجد جامع دمشق بر ای تولیت اوقات مشغول بود ویر شد متولی و مشق در مال و اسباب کم از پادشاه
نباشد همه روز بملکات و نماز و تسبیح مشغول بودی چون شب شدی بعد از نماز خفتن از مسجد بیرون شدی
بایارانی که حریت او بودند همه شب با ایشان شراب خوردی و در باب زوی و آنچه لایق آن مجلس باشد
بران مشغول بودی قریب صبح شدی و سجده در آمدی کشتی اینچنین یاران خفته اند و شسته

باب میز و ازار باب آواز خاص است یا مایک نامک ان لا یتکلم بآیات الله و بآیات رسوله و بآیات اهل البیت و بآیات الخ
 اگر و بعد از صدق دل بخدا می خویشت مشغول شد جان روزی بید خلیفه باجموع خویشت آمد وقت نماز
 آورد پیش شیخ داشت و قولیت جز صلح و دماند بنده چندین سال خواهد نامک و بنابر گفت که ای خلیفه
 چه برای این کاغذ باسی سال باشد که بتذویر عبادت کردم همسایب بخدای خویشت باز آمد و دل را
 به دوام و زنجیر و برداشته اکنون امروز پر و دارم که بدین کاغذ با پر و دارم مرا بمن گذار و کاغذ خود را
 به دیگری بسپار هر چند که خلیفه چه کرد قبول نظر مود باقی عمر بخدای مشغول بود تا ختم کار او بهمهال بود و
 همین معنی قول پیغامبر است علیه السلام انما یخلف الله فی امره الا الذین یاتون فی حق مطلقه اند که سخن
 در تبیین طایفه افتاد که ایشان بنده شرع از پا بگسلند برین گمان که همه اوست فرمودند سلفت همه
 اوست یعنی هموست که صورت بهشت را از رحمت خویشت پیدا نمود و بیا فرید و هموست که صورت
 دوزخ از قهر خویشت نمودار کرد و بیا فرید و نیکی پیدا کرد و بدی پیدا کرد و قهری ایقهری باز آورد که نسبت
 با او دارد و لطف با لطف که جنس میل بکنش خود بر صفت رضا در نیکی آمد که متبع او رحمت و لطف است
 صفت که ابریت و غضب و مخطور بدی آمد که متعارف است پس ای هر دو احمق و نادان و گرفتار
 هوای این مقدار اندیشه کن که از تو چه می آید بدی و یا نیکی هر چه هستی بهمان باشی و بهمهال باز گروی
 و شتم کار تو بهمهال باشد فکل شیء فی خلق لا قدری و دوزخی میسر بکارهای قهر است و لطفی و شتی موقت
 بهار است رحمت و لطف است با همه عرفان و با همه دانش که ترا بخدای خود باشد ازین دو صفت بیژن
 نتوانی آمد سویی که وجود ندارد و محتمل نباشد و نیکی جز با اتباع پیغامبر نیست و هر چه خلاف اوست بد است
 و در بهشت جز نیکی نیاید که لطف جز در باب لطف نیست خبر و همانست از عارفان خدا باشد که در دوزخ باشند
 عذاب و دوزخ بکشند و نمانند و نزارند و با او هم دانند که بهواست که ایشان را عذاب می کنند و اوقاتی
 گوید آری منم که شمار عذاب میکنم این نباشد چنانکه مرد و این هم بهواست و بعد از و میداند که نکند در
 دوزخ بهین مثال میدان از و بهمهال و بسوزند و بیخ از آن عذابی که بر کافران و جاهلان میشود
 که بدین عارفان نباشد عارفان خلاص از آتش دوزخ جز با اتباع نبی صلعم نباشد بیانی که کردیم همه
 سبیل شرع و امور اخروی و دعوت و بهشت نبی و با همه معارف و حقایق راست شست و بسج
 اشکالی ندارند حاضری پرسید سلسله افتخار را چه میفرمایند فرمودند اول قلای و تقدس بار و اختیار ما را
 آفرید و در آنچه میگویم آید و اول تقدیر کرد و در آنچه آفرید و دوزخ آفرید و اول آفرید بهشت آفرید

له هم لا یتکلم بآیات الله و بآیات رسوله و بآیات اهل البیت و بآیات الخ

و اول او را آفرید و بعد از آن عالم در ما پیدا آورد و آتش را او گماشت و ایادی و عالمی که در عجب آن پیدا آمد
 و آفرید ناله و ناری و گریه که دوزخی کرد و همه از دوشد کسی دیگر احتمال وجود ندارد و بهمهال اوست و معاد
 هم اوست اگر سن بشال بنده می بودم و او بشال خوند کاری او مرا کاری فرمودی و من میگردم و بران
 عذاب کردی هر آینه ظلم آمدی هر جا که کافریت و مکار بریت بخت همین است که اگر خدای خواستی
 ما کفری در زیریم خدای بایشان در قیامت گوید آری آن هر سن کردم و اینهمه من میکنم این بهمهال
 و بهمهال و اگر از تو چیزی باشد آن را ظلم بگو و چنانکه بنده و اگر حقی داری دعوی آن بمن اول منم و آخر
 منم بهمهال منم و معاد هم منم پس آن پرسیدند که سنی آنا الحق چه باشد فرمودند سنی این سخن مردمان
 ندارند و گمان برند که ایشان مگر خلاف شرع سخنی گفته اند معاذ الله این معنی باشد مردان سخن چیست
 که همین منصور از خود بهر رشید و روحی او با و نماند حق در ظاهر و گفت آنا الحق چنانکه در ظاهر و در خست
 با موسی گفت ای آنا الله لا اله الا الله که در ظاهر حسین منصور بنی کام و بنی زباں گفت آنا الحق و
 این صورت و حرور خلق کرد و خلق متفانید و بر سر این سخن مردان اطلاع یافته اند جمع شدند و او را
 گشتند ما اینجا از حسین با حسین جرمی نبود چنانکه رسول الله صلعم کلمات قدسی حکایت عن الله میفرماید
 من چنین گویم که حق تعالی در مظهر نبی سخن نیز کلمات قدسی هر چه از مشایخ ازین کلمات در آید و غلبه
 وقت صادر شده محمول هم برین است که ما گفتیم که حکایت عن الله باشد و این معنی خاصه من نیست
 در عوارف همین نویسد که در واقع ثابت است همین است جز این نیستی هر چه گویند هم گمان مردمان باشد
 که در باب مشایخ برند و ساخت ایشان از آن بیزار بود و وقت نهادن سخن در شاعت حال دنیا و
 قباحات مال و سوء عاقبت اهل او بود فرمودند بنده می خواهمی گفت که خواهم نمود غزائی نویسد که مثل
 اهل دنیا اند تها و دنیا بکلوانی اند که کرمی و نرمی و جزنی و خوشبوی و لطیفی باشد و لیکن در او قدری نه هر
 بهر بار کرده باشند مردمان نیک گرسنه باشند علی العموم قصد خوردن آن کشته مردی بیاید بگوید که
 ای گروه مردمان این علوا خوردید و بچرخنی و شیرینی و لطافت آن غره مشوید که چنین زهر است و لاک
 خواهید شد بعضی او را استوار دارند علوا خوردند و صبر گیر سخی گفتند سالم مانند و لاک نمردند و بعضی استوار
 ندارند دست اندازند خوردند خوردند لاک شوند خدا بیستایند در مرد و مردمان را در ماندن آن اهل لاک
 کرد و دنیا را فرستاد که خبر از لاک ای او بهند بعضی استوار دارند بر مقتضی هوا که شیرین تر از جمله هوا است
 بروند و باز بدن از هوا سخت تر از جلد گرسنگی است صبر کنند و تعب آن پیش جلد رنجها بکشند
 سالم مانند لاک نشوند عاقبت با آتش دوزخ باز نیاید و بعضی استوار ندارند بر حقیقت هوا و
 عاقبت آتش دوزخ باشد و فرمودند که در افشا نه می نویسد که مردی در دوزخ

رفت باز شیشه بها خرید مزدوری را بر سر داوره خانه گرفت شش تنکه مزدوری او گفت برود و از ده
 شهر مزدور آمد باز شیشه نهاد آن مزدور ششست با خود گفت گرفت که ای شش تنکه ناگزین ما
 بخورم چه چیز است فی الحال ناپیدا خواهد شد ازین شش تنکه یک چوزه مرغی بهاخرم از او پرورم مرغی
 شود بچینه آرد آن بیضها را خورم نفروشم فردا و نیم از آن بیضها چوزا باشند ایشانرا پرورم مرغان
 بسیار شوند ایشان را بفروشم گویند بهاخرم از آن نتایج شود گویند ایشان بسیار شوند ایشانرا بفروشم
 و دوا بهاخرم ما دوا بسیار شوند ایشان را بفروشم ما دوا ان اسپ خرم از نتایج ایشان اسپان
 بسیار شوند بعد از آن ترک بچال بهاخرم آن ترک بچال ترا تیر انداختن و تیغ زدن آموزم مراقبت
 بسیار شود با این لشکر سوار شود خروج کنم بادشاه را بکشم خود بادشاه شودم چون بادشاه شده باشم
 عورتی که بهترین عورات در خلقی حسن و نسب باشد او را بخوانم از او پرسه بزنم او را سوار می
 دیر و گوی و چو گال با حقن آموزم و علم و هنر یاد بخیر بیا موزم اگر ما در او چنین و چنان گفت من بشوم بزم
 لکه بر سر سینا دم هدر پس خیال لکه بر آورد و بر باز شیشه بزد آن شیشهها به شکست خشم شیشه آن
 مردک نادان را گرفت ریه ها و در گلو انداخت رواں کرد که مال شیشه من به ده آن جلد خیالهای ایشان
 تمام شد آن مردک گرفتار ببلای دیگر شد مثال هوا و هو سهاله دنیا و اهل و خیال باستان ایشان
 زمین است لکن سخن در ذکر مرقی از خوارق و کرامات بعضی دوستان خدای بود فرمودند بندگان
 خواهر فرمودند که سلطان علاء الدین جهان سوز در غزنی آمد فتح کرد و برادر خود را گذاشت خود در ولایت
 خویش باز گشت خلق غزنی که متفرق شده بود جمع آمد برادر او را کشت باز غزنی را بدست آورد سلطان
 علاء الدین را ازین حادثه خبر شد لشکر با جمع کرد و بفرقه تمام آمد باز غزنی را نهب کرد و آتش زد و تمام شهر را
 سوخت و او را جهان سوز از آن روز خطاب شد و در میان لشکر جهان سوز ترکی بود لشکریان و کشت
 گندم چنانچه رسم لشکر نیست اسپانرا گذاشته اند در میان کشت مسلمانان بچند آن ترک کسل
 بریده است اسپ را دهن گرفته کسل را بچراغید لشکر با آن گفتند چرا این اسپ را بیکباری که بچو ترک
 گفت این کشت مردمان است ما را دانیست که اینجا نفری کنیم گفتند چنان سخن میگوئی ولی هستی
 ترک گفت اگر من ولی باشم شما را عجب چیست باز ایشان گفتند چنان سخن میگوید چنان زبان این
 کوه ها را خواهد گفت بروید همین زمان این کوه بگفت این رواں خواهد شد گفت باشد اگر کوه باران
 گویم بروید کوه ها بروند کوه ها برین گفتار رواں شدند ترک گفت کوه ها را من شما را میگویم که بروید
 من حکایت می کنم کوه ها ایستاد و فرزند و ششم که در میان لشکر آچنان ظالم اینچنین مردی چگونه اقل

کسر سواد و در دست فرمودند کارها خدای در حساب مانیت چه دانه تا برای چه کار با این طایفه
 کردار نامزد شده است و تا بچه غرض میان ایشان آمده است فاشه اعلم سپس آن فرمودند که مثل
 این حکایت از خواجها برابیم ادا هم نیز نقل کنند که روزی شش پرسیه کای ابراهیم ملک بلخ را که
 گذاشتی ترا بدین چه بدست آمد گفت آنچه بدست آمد بیان آن توانم کرد و اقل این ست که اگر بخوانم
 این که بهار رواں شوند همه رواں کردند ناس سخن گفت و کوه ها بهما از جای بپنید ابراهیم هم بر کوه نشست بود
 دست زد بر کوه گفت رواں شدن نمی گفتند حکایتی میکنم شما بر جای خود باشید کوه ها همه بر جای خود ماندند

روز دوشنبه هشتم ماه محرم الحرام ۳۰۰

روز دوشنبه هشتم ماه محرم الحرام ۳۰۰ وقت چاشت ذکر کرد و باب حرام خلق از در جات
 قربات با ریه قلعه داشت همت ایشان که پسند بغیر او کرده اند بود فرمودند ای برادران دای و دستان
 آنچه باید و شاید از زن و فرزند و مال و جاه و علم و زهد و تقوی و اجتناب و درس و تقوی همه فایده را
 با این همه آیین قدری هست که از خدای خویش محرومید ما در جمله دانشندان برین قرار گرفتند که
 درین جهان کاری نکنند رواں جهان بهشت یا بند و از دوزخ نجات باشد ریت و پیکر و عده و رفعت
 یکبارگی باشد ما و شما برین قرار گرفته ایم چه چیز است که بویزید میگوید صد و سیصد و بیست و یکم
 مطلوبی که داشتیم برایشان گفتند هر گفتند ای ابو یزید سخن تو میگوئی یا خبری کنیم چه بود آن صد و سیصد و
 بیست و یکم گفتد بویزید طالب آنست و بیاید اندیشید راست است آن حکایت که در تذکره نویسی
 کسانیده بر امام جعفر صادق روزی آمد و گفت ای زنی امام جعفر صادق گفت ای مرد ای چه
 بے ادبی است که در حضرت حق سبکی موسی را فرمان شد زن قرآنی ترا بگونه ریت حق باشد آن مرد
 گفت آن دین موسی بود ای دین احمد است آری موسی ندید و امتان او ندیدند اما محمد دید و امتان
 او بینند گفت ای مرد در دجله بیندازید بر دندانداختند و جله فرود برد و یک غوطه خورد و بیرون آمد
 گفت یا صادق انیثا امام فرمود بار دوم غوطه دهید رواں بار هم فریاد کرد و یا صادق انیثا
 بار سوم بچین کردند سید فرمود ای دجله فرود ببر باز نیاری زانی در آب درنگ شد در ماند
 کارش از دست شد رواں باز گفت یا رب انیثا انیثا بعد آن گفت مطلوب من حاصل
 شد گفت مرا برون کشید امام فرمود بروں آوردند طلبیدند گفت بگو مطلوبی چه حاصل شد گفت
 تامل تو متعلق بود و غرضی حاصل نبود چون کار من از دست شد دل از تو ناامید گشت بخدا باز آمد

له بے خدا دمار و کلافه ۵۰۰ بحکم هرگز نیست و دیگر است ۵۰۰

کامیاد اگر امروز عمل نکند نمی بیافرودد بر وایس را خورده بکنال بیار خورده کنانید آ و در فرموده او را بدیده
دبست او را بدیده و پنج او را بدیده و شش او را بدیده تا آنکه یک نفوس هم برای خود گذاشت کینزک حیران
ماند روز دوم بیافرودد و فتنه باز برای همزم و پاچک برود در فلان موضع گیاہی است بدین نشان
در برگهای او بدین طریق آنرا بکنال بیار آورده گفت چنانکه دینروز بویته کرد بوی بکن پنجان کرد گفت
آتش بکن سنان حصای امیر المؤمنین علی بود از چوب جدا کرده است در میان آتش انداخت تا
آنکه بر لیم او بجای رفت سپس آن فرمود که در میان بویته کن و شیر آس گیاہ در آن بینداز پنجان کرد و بعد
ساعتی زری خالص بر دل آید باز فرمود بر و خورده بکنال بیار آورده و هر را او ده پنج غلے بر آسے خود
انداخت فتنه پرسید ای فرزند پیا بر خدا میبخش عی که تو میدانی اگر قدری از بس در کار داری این
بخش می چو چوایا شد فرمودند اگر ای عمل نکند نمی آید از خدا بیا میرسد آن نرسد فرمودند ای عمل نیکو است لیکن
موجب تاریکی دل است پس آن فرمودند ای ملایم همه ضایع و باطل است پنج شاهی و اعتباری ندارد اگر
میتوانید از خداوند خویش چیزی بر خورید و او را بخوابید و او را بخوانید که پنج از بس دیوات عنقریب
باشانانند جز نفوس و پیشانی وایس رباعی خواندند رباعی

دنیا شد او قصه و دعا قانرا . . . دوزخ بد را بهشت مریکان را

شیخ فرشته را شناسان و انسان را جانان مار و جان باجانان را

نظری سخن در تاثیر نظر پیر و مجانب بر کائنات آن بود فرمودند البته هر که در باب او پیری نظری کند
اگر چه ظاهر حال او نه بر آن اندازه می نماید ولیکن البته عاقبت کار او بخیر باشد و او را آن نظری بجای
رساند و آنکه در باب اول طاعت پیر و رحمت او و نظر شفقت او نیست اگر چه در نه و تقوی و مجاهده و
ریاضت بمباحث جمعی تمام بیناید البته در عاقبت کار او را مال بخیر نیست این نوع تجربه کرده شده
است و الله اعلم - و تلایم این حق حکایت فرمودند که مریدی از مردان بندی خواهر ما بود و خواهر عطا الله نام
تقتدی در نه و تقوی و ریاضت و مجاهده مکنش تمام داشت و شوقی کمال دیدی و خبری از تلفوظ
خواهر ما محبت کرده بود آن خواهر را در باب او چندان نظری و شفقتی نبود و ما را در این کار تحیری تمام بود اگر چه
باندک اصلاح و تقوی شیخ در باب مریدان و دیگر رحمت فراوان میفرمودند ولیکن در باب و چندان
منظور نبود و آنکه بندی خواهر را اتفاق رحلت شد خواهر عطا الله چند سال هم در شهر بود و بسیار وصف
کرد که رحیوة خواهر بود آخر الامر او را عزیمت سفر خانه کعبه شد در سامانه رفت آنجا تا در خان بود و ذکر عطا الله

۱۔ ریم کائنات میں، ازلی و عجزہ

پیش واکروند مایل شده که ابدیت ملاقات کند گفته فرستاد که شما بر من خواهید آمد یا من بر شما میایم
جواب نوشت که جس النقیض من یأتی باب الامیر و لغت الامیر من یأتی باب النقیض تا آقاهاں خود آمد
ملاقات کرد و از او پرسید آنجا عزیمت است گفت عزیمت خانه کعبه است زاد و وطنه میاید گفت اگر
شما چند منزل جانب شهر را گردید من زاد و وطنه برای شما ساخته کنم قبول کرد یک هزار تنگه نوشت و در
بجود رفتن بشاز زد و بدیند همچنان گردن بسته رسانید ایشان فی الحال او را کردند آن مال را و خانه او را
اتفاق خانه کعبه زویش رفت مطرب و در بنج و در شراب و کباب آرانید و مشغول تمام بدان شدند آنکه آن
مال تمام و پس روز به خراج کرد پس آن جزا پانزده روز نزیست چون آن وقت او بر سر روز به شد معلوم
کردیم که متر آنکه نفر خایه و باب او نبودیم بود که امر و ظاهر گشت عایین خزان خویش او را ندانند غزل

دارد و دل من ز من جگر با از جان و تنم بسی صدمه

باری که نسا دهم چیں تن
من داخم و دل کجسا دگر با

از کوزه دل شمر که برخاست

از دیدن خوب تو چه ماشا
من فارم هر طرف نظر مرا

لے روئے کسی امت آل حمزہ
دیر کے است کمرہ ام گنہ

وقت بخانا : گفت کہ کہم کہست
دیوے است ای آن یوامرد

وہی جملہ اذقت میں بیست
آلہ صمدیہ کہ کہہ داتا

ال جمد و سیریں کہ دیدار استاد
بر کعبه شریف دست بر سر آمد

لها سطح نه چفت خام تر ماند ... کرده است از پنبه و کتان

قد رب حکایت در محبت بود فرمودند خواجه قدس الله سره میفرمودند علامت محبت این است که خواب و
خور برود باز گشخته نرود و اناکم شود و همیال مقدار که بخواب و خور افتد همان مقدار از دست حرمال باشد
چنانکه جوانی بود با عورتی ابتلائی داشت میان ایشان خلوتی البته میترسید آن عورت گفت اشب
من با زارت از شهر رانده ام که در خانه پدر و دم محض و در فلان ره و کوچه خواهد گذشت با نجانا منظرش باشی
ساعتی سن با تو بخلوت نشسته جوان هر شب نشسته میگزشت و این رباعی میخواند رباعی

دیدہ بجائے خواب آہستہ مرا زیرا کہ بدید نشنشتا بہت مرا

ای بیخبران چه بانی خوابست مرا

اتفاق تقدیر بر سر جملہ بود و ہاں نفس کہ او را عنودن آمد محض مشوق بہان وقت گذشت پیدا شد و نیست

عاجی بنوازل و او را ندانده است سبب آن وصیت میکند که سفت مار با کنی و اتباع ما فرو گذاری و دوم
بایس مستحقان رعایتی کنی ایس حکایت چهارشنبه بود شب جمعه ز سمت آغاز شد شب جمعه بینه نقل بود
تا باشد و آتایه را بچونان

روز پنجشنبه یازدهم ماه محرم الحرام ۸۰۳

روز پنجشنبه یازدهم ماه محرم الحرام مستطرد وقت چاشت حنی در لایق و دنیا بی قرار می بود فرمودند
و دنیا همه انسان است حاصل او جز حکایتی نیست اگر کسی در جهان معاطی نیکی کرد نیکی او در جهان ماند اگر
و البیاض باشد خلاف آن کرد جهان ماند نبشته اند لیکن قهیرا حسانه ذکره فاشا لیس
احادیث مردمان هر انسانه پیش نه اند. توانی حکایت اند نیک شوکاری بکن که در جهان حکایت نیک
تواند پس آن شخصی بر خاست غمنا داشت که که بنده است خوابی دیده است که بزدگی خود در مقام
بلندی شسته اند و مردی بزرگی پیری نزدیک خود است و پنج سپاره بر دست خود است
آن پیر گفت که ای سبج سپاره من به بند و من دور ایستاده ام بزدگی خود و فرمود میان تو و میان
آن مرد وقت باشد نبی توستان و نبی او را بده او نبی مراد او نبی خود است بزدگی خود و سزا الله تعالی
فرمودند دلیل برین کند کون تو با تو سلامت ماند و ترا پیزی از مرتب وین نصیب شود هم از یاد کری در
باب تعبیر رویا بود فرمودند تعبیر و یا ذوال مصحف از یک قیس است حکم توان کرد مگر با امام متبیر شخصی باشد
که بر و بطرف نسب اطلاع یافته باشد و بایس هم اسمای از طرف خدا باشد تا حکم او بر صواب افتد فرمودند
که خواجه حسن بصری علم تعبیر رویا را چندان مرتبی نداشتی و خواجده محمد بن میرین مخصوص بدین کار بود و
خواجده حسن بصری خواب دید که بر سر مزبله بر نهاده ایستاده و در باب میزند در تعبیر آن خواب نتیجه ماند گفت
ایس خواب را محمد بن میرین بر نهاده اند گفت امر فدای خواب مزبله را جز حسن بصری نه بیند دنیا مزبله
ایست و او بر نهاده بر و ایستاده که هیچ علاقت با دنیا ندارد و بدل خوش و خرم است و در باب میرین شخصی
آمد پیش محمد بن میرین خواب گفت که من دیدم که فرج زنان و دهن مردان را میگویم فرمود مگر تو خودی گفت
آری گفت در ماه رمضان بانگ نماز کمتر گویم و میدان صحیح گوید و آنکه کمتر میگوئی خلق از جماع بازمی ماند
فرج عورات را گوید که میگوئی و خلق از خوردن و آشامیدن بازمی ایستند و من مردان را می بستی
شخصی دیگر گفت که من خواب دیدم فرمود ترا سفر پیش آید که اول او سفر است و فرمودند مردی خواب
دید که ماه از آسمان فرود آمده است و در دامن شسته و من آنرا در آستین خویش انداختم فرمودن تو حامل
است گفت آری گفت که پیری بزرگی و او را عمر نباشد تا تاب پسر است و آستین صورت گور است و

از ائمتن تو در میان دفن کون باشد در کور او پسر زاد ائمتن روز نقل کرد و نیز مردی در خواب دید که در
پرویس در آمده است گفت و نیز پیر در میان چند روز غلیظه قصه بر روی کرد و او را کشت زیر پای و نیز
است و مردی صورت گور است و مردی پیش شیخ رکن الدین آمد و گفت در خانه من در درگاه گرفته است
خندست شیخ قال پرسید شیخ فاس دیدید و آن به پسر اندر حسن الرضوی شیخ فرمود پیری برای و آتایه نذر ایس
بسم الله وقت روان باشد و دوا کردن میگویند پیری نذر و عمر نیافت و فرمودند که امیر المومنین حسین
در محرم در نزد رسول الله شسته با برادران میگفت که شب خواب دیدم سر معاویه در محرابی افتاده و سگی
بر آن شسته تعبیر کرد که معاویه شیر و دایس کار را بریزد و برادران گفته اگر چنین اتفاق شده باشد
شماره برایس بیعت مزامت دهند چه کنی گفت چنانچه بیعت بر کسی که در بیعت لال خیانت کرده است
از فائین نباشند بعد ازین مخالفت بود که طلب معاویه از حسین فرمود که ایس طلب من بکوت بیعت یثرب
آمده است جواب گفت که شب را خواهم آمد برادران و مولی را گفت که ایشال از من بیعت او خواسته
طلبید و من بیعت نخواهم کرد و ایشال قصه کشتن من گفته شما با اسلمه برابر من باشید و نیز در ایستاده
چون گویم آنکشت یا خدا و الله شما یک با اسلمه درون در آید پنهان کرد و خدا نوشته برید کشید
بحسین نمود که بیعت از حسین بکنند اگر کنه آنها و الا هم بر جای بشید حسین اب آمده و گفت برادران
مشورت کنم خواست بکشید امیر المومنین حسین فرمود آنکشت یا خدا و الله مولی و برادران با اسلمه درون
در آمدند معاویه ترسیده و جای دم زدن نبود حسین بهر دل آمد آخر بر زمین گفتند که شما که سب است
و مگر بر دید چند روزی ساختگی کرد و آن شد چنین گویند در مدینه سب بار قیامت قایم شده است یکباری
روزی که رسول الله نقل کرد و دوم آن روزی که امیر المومنین علی نقل کرد سوم آن روزی که حسین زنده یزید
پیر دل آمد و فرمودند که در ایام مامون خلیفه مردی دعوی پیغامبری کرد و ازانی الحال در حجره بست دست
کرده بغض و طلبید گفت اگر امروزم مردی دعوی چیزی کند آن دعوی ثابت باشد و آن کار او درست و در
در است باشد یا نه همه شمار کرد و اتفاق کردند که دعوی او راست باشد و این کار او درست و در و گفت
ابو شمر دمشقی را نیز بیا نهاد و او را در آید استاد ایشان بود آن شست هاشم کرد و آخر الامر حکم کرد
دعوی آن مرد دروغ باشد و این کار او درست نه و در همه ضعیف باشد ایشان مجامع کرد و گفت آنچه شمار
کرده اید دل مشبه نیست ولیکن چندین دقیقه چنین و چندین مرتبه چنان بر تراست چنین ستاره
دیگر گرفت و دعایت آن ستاره ایس باشد همه تقیرانند بهمان ساعت آن مرد را شستند و فرمودند در
دفن کنید مقصود شمار در بخوم خطانی نیست اما حکم خطای افتد زیر پای و قایم که هر یک مستلزم یقین

آتی بحسرت خواجہ قطب الدین مودود چشمت

بسم الله الرحمن الرحيم

آتی بحسرت خواجہ حاجی شریف زندنی

بسم الله الرحمن الرحيم

آتی بحسرت خواجہ ابوالاوار عثمان ہارونی

بسم الله الرحمن الرحيم

آتی بحسرت خواجہ معین الدین حسن السجری

بسم الله الرحمن الرحيم

آتی بحسرت خواجہ قطب الدین بغیار گیل الباب لاوشی

بسم الله الرحمن الرحيم

آتی بحسرت خواجہ فرید الدین گنج شکر باریق تاجت السعد الابدی

بسم الله الرحمن الرحيم

آتی بحسرت خواجہ سلطان عاشقین رحمۃ العالمین خواجہ نظام الدین محمد بدائی

بسم الله الرحمن الرحيم

آتی بحسرت خواجہ ابراہیم اثاثی نصیر الملک والدین محمود اودھی

بسم الله الرحمن الرحيم

آتی بحسرت خواجہ صدر الدین ابوالفتح اولی الاکبر صوفیہ محمد بن یوسف الحنفی الملقب بگبر و لد

و این غزل از گفتار بندگی نمود است غزل

| | |
|---------------------------|---------------------------------|
| گر داده حق ترا سزاغ است | امروز جو اسے کشت باغ است |
| بسزد و بسزد یا حکایت او | و ہم است و خیال و ہزل و لاغ است |
| وہ دیدن سوئے روئے اختیار | برسیہ یا رستگ داغ است |
| بسزد ہر جہ قسرت غلام | ہم کر سہی و عرش ہم و مارغ است |
| مرغ دل من ہدام شغفہ است | عادس بہ نسبت کل اغ است |
| ہم بسزد و بسزد پائمال است | ہم کبک ہر اں خرام زاغ است |
| ابوالفتح بقدر وقت خوش باش | گر داده حق ترا سزاغ است |

روز یکشنبہ چار و ہم ماہ محرم الحرام سنہ

روز یکشنبہ چار و ہم ماہ محرم الحرام سنہ وقت پاشت ذکر سے در باب نغزال اہل بیت
مستطیع و فرمودند سید ابوالحسن بنیادی و دوازہ ہر محل بد ما باشد و زیر حصار دہی منسل و دروازہ شکار بقرہ
حضرت سید است و ہر شب بعد از نماز فرودی آید اکثر ہمایاں انشاں بدیں گواہی میدہند و ہمہ خلق
اں مقام دیدہ اند و او را شہیدانہ بگویند و تمام درخت انار از لیسان چم است گفتند کہ مردمان ما چمنند
بسزد اند و ہر کی را حواجی ترا آمدہ پیش از یام فتح دہی سید با شانزدہ نفر آمدہ بود پیش دروازہ بزرگ
شب مانہ مشورت کردند کہ وقت بیرون شدن مویشی با مدور شہر در آیم چمنان کردند قتالی عظیم شد
بسیار سے از ہنوز ششہ ہر شانزدہ نفر از برج دروازہ شکار بیرون افتادند بسلامت بیرون شدند
شب یازدہم بیرون دروازہ بزرگ افتادند گردنہا بجا شد کہ گردنہا چنہ سگے نمادند و حرا بے کردند
بانگ ناگفتند ناگزیدہ روندہ با مدور با ششہ بار دوم باز آمدند چمنان وقت مویشی در آمدند قتالی بس
بزرگ شد جانہا از ہنوز زیر تیغ آوردند و شہر شہر سے عظیم انداختند باز در حصار دروازہ شکار
بیرون افتادند و اں محلے کہ سید افتاد ہم انجا ہجوم ہنوز بود ہمہ کبار بر سید افتادند ہم دہاں نس
ششہ ہدراں موضع تربت سید است ہر آئینہ فرزند رسول افتاد قتالی برائے خدا کردہ و ہم ہراں
رفتہ لایہیک از مقربان حضرت و مشفقان است باشد داشتہ اعلیٰ الصواب

روز دوشنبہ پانزدہم ماہ محرم الحرام سنہ

روز دوشنبہ پانزدہم ماہ محرم الحرام سنہ وقت پاشت از شہر نہالہ جانب کبہایت مراجعت
فرمودند خیلہ از اکابر و معارف و شایر و عمار و طوک و اہل ہم در کاب سادت بودند و موضع پائیس
نزدول فرمودند وقت دواغ گریہ و فحش و شورش از خلق بود کہ بخت بیکے از پسران بقل پدر کتر گرید کوچ
کوچ متواتر آمدہ می شد و اللہ اعلم بالصواب

روز یکشنبہ بیست و یکم ماہ محرم الحرام سنہ

روز یکشنبہ بیست و یکم ماہ محرم الحرام سنہ در عصر اساوں رسیدہ شدہ چار روز انجا مقام بود
جمع از معارف و شایر و عمار و طوک و اہل ہم در کاب سادت بودند و موضع پائیس
نزدول فرمودند وقت دواغ گریہ و فحش و شورش از خلق بود کہ بخت بیکے از پسران بقل پدر کتر گرید کوچ
کوچ متواتر آمدہ می شد و اللہ اعلم بالصواب

شب خواب نیدارستم که چه باشد تمام شب مشغول می بودم اگر خواب رحمت دادی قدری پس
 گرد آس میگردم برخود می داشتم آنکشت بلعاب تر میگردم و آن پلهی بلعاب میگردم و درون چشم
 می انداختم تا میتری اودرون چشم برود آب شود پیر دل آید خواب زحمت نه و درون فرمودند که خدمت
 شیخ الاسلام فریاد بین قدس اندر ستره العزیز در کوه کی پیشتری در مسجد جامع که می توانی بنوازل مشغول
 و مستغرق بودی تا آنکه خلق عقبه شیخ را قاضی بچه دیوانه میگفتند و در شب شیخ جلال الدین تبریزی در کوه پیر
 رسید پرسید که اینجا درویشی هست نشان شیخ دادند که کوه که هست دیوانه شکل در مسجد جامع افتاده
 میباشد شیخ جلال الدین پیرین او آمد شیخ مشغول بود و طلبید اندر بدست شیخ داد شیخ صایم بود و بخلی قسمت
 کرد یک دانه افتاده ماند وقت افطار هم بلال دانه روزه کشاد و آن مزیدی و تری بالاتر یافت با خود گفت
 اگر تمام آنار هم من بخورم والله اعلم چه مزید با بودی چون شیخ الاسلام قلب الدین پیوست ایس
 حکایت کرد شیخ فرمود با با فرید هر چه بود هم در آن یک دانه بود که بر آن تو داشته بودی نمی سخن در میدان
 اصل و نسب خواجی حضرت افتاد فرمودند اکثر اقایین برین است که حضرت بنی است همان اربابینا میر است
 که در بیت المقدس غائب شد چون بخت و نصرت کرد و بعضی گویند نام حضرت بلیم بن مکان قانع
 بن ارفشد بن سام بن نوح حضرت از آن گویند که بر توده یک شکست شسته بود و فاخته از آن توده
 خاست تمام سبز شد قسمی حضرت بر آن توده سبز روید قسمی حضرت خضر نام شد و بعضی گویند پسر پادشاه است
 آن پادشاه را بهین یک پسر بود پادشاه پیر شد مقرران او با و گفتند تو پیر شدی و پسر تو علی و هنر
 اندر و پیر ملک و سیاست آن که خواهد کرد ایز را بر مصلحتی بفرست تا او را نیک کند و کوهی او را بر مصلحتی
 بر آن خاندن فرستاد و در میان راه ناهرسه بود و در رفته ششست تمام روز با او مشغول بودی
 سرچا و کردی هال کردی و پنج اسل و نیا و کار و نیا شطرنج داشت تا آنکه جوان شد خبر پادشاه بر د
 که او بخاندن نیر و در میان راه ناهرسه است با او بیاد مشغول می باشد از رفتن بر آن خاندن منع
 مرد هم در خانه بگوشه مشغول گشت و در برابر پدر و گفتند که ای ملک از خانه تو خارج رفت زیرا چه تو پیر
 شدی و پنج پیری از آن تو نیست و اگر هست خود شطرنج از دنیا و کار و نیا گفت چه حیل سازم گفتند بنوعی
 او را در کار و نیا و در فرمود چه حیل باشد گفتند او مازن بد که او بلند است و اگر فشار شود اتفاقات بد نیابند
 عورتی جوانی حیل آراستند بروی فرستادند و در نماز بود رفت نزدیک او نشست بسد فرخ
 پرسید تو کیستی آن عورت گفت پدر تو مرا بر آن تو فرستاده است گفت می توانی با من در کار
 خداست که بندگی او بهتر بن کار هست مشغول شوی یکدیگر درین کار با شیم غفلش در دل آن عورت اثر کرد

و هم خدا مشغول گشت بعد چندگاه شخص حال او کردند تا گاو دیدند آن عورت هم مشغول بخواب شده است
 و پنج بدو التفات ندارد گفتند آن عورت خام بود چون عورت و تا بزرگ بخت کاه بفرستند تا به حیل
 او را بخود کشد چنان کردند چون بر او در آمد پرسید کیستی گفت منم آنکه پدر تو بر آن تو فرستاده است
 گفت که می توانی با من در عبادت خدا یا با شیم غفلش در دل او هم اثر کرد و او هم در کار خدا مشغول گشت چون
 حال این عورت نیز به بخت معاند گفتند عورتی به کاره مکاره خدا را با کار و حیل پدر فرستاد چنان کردند
 بهر غرض حاصل نه شد و نیز بد عورت بکار خدا مشغول و مستغرق گشت گفت آنکس چه چاره است
 گفتند آنکس بیاید و در حجره اندازد و در آن مرد بر بندید و طعام و آب منع کنید چنان کردند بعد چند روز
 مختص کردند و در حجره نیست از آن وقت باز غائب است برای قول ولی از اولیای خدا باشد بنی نبود
 او ایاس هال ایاس پیغامبر است که بر بلبلک مبعوث بود یونس بن مقلی را که زنده کرده او دست غلیظ
 گرفت و خود از خلق غائب شد شقت و مملکت با خلق و از آنده و دو مکتب ایاس غائب گشت و در
 هوایرید ایاس بری است و خضر بحری است مصلحت خدا داشت کرد که خضر زنده است فرمودند که
 هال خضر زنده است مصلحتی رسید چه معنی باشد که رسول الله صلوات الله علیه فرمود لو کان الخضر حیاً لآزانی
 فرمودند چنین گویند که چون مکنده شاه سدا جوج و ماجوج بست خضر انجا بخت محافظت نصب کرد
 چون ایام بعثت رسول الله رسید بر دو خواب انداختند صد سال بخت بعد از آن چون بیدار شد
 از رسول الله آفرید مانه پرسید که مبعوث شد یا نه شده است بنوعی گفتند مبعوث شد و گفته شد که ایام
 رسول الله از بعثت و مولود و موت نصبت و چند سال بود او صد سال بخت ملاقات با رسول الله میبخت
 و ایس که در احیاء و در قوت القلوب روایت سبعات عشر از ابراهیم قسیمی و او از حضرت خضر از رسول الله میکند
 چنین دلیل کند که با رسول الله ملاقات کرد و اگر گویند ملاقات روحانی باشد گویند پیش فقیهان بر آن
 احتجاج روایت ملاقات روحی معتبر نیست و روایت سبعات عشر در جمله کتب هم مستند دارد پس
 است که تلقین بقول کرده اند هم بدین روایت است پس معنی حدیث لو کان الخضر حیاً لآزانی بعد
 سخت حدیث الله اعلم ایس باشد نوم که اخ الموت است موت خواند و گفت لو کان الخضر حیاً لآزانی
 ای یقظ نایمی اگر بیدار بودی بروی خواب گماشته نمی بودند ملاقات کردی

روز شنبه ششم ماه صفر المظفر ۳۲۰ هـ

روز شنبه ششم ماه مذکور وقت چاشت ذکر کردی در باب مذمت طایفه بود که بر سم دعاوت مانده اند
 و در بند حقیقتی در یافتند ستره نشده اند فرمود نمای طایفه قنند و حیدری و براتی و اشکانیش

که خود را بر دل ز سر و عادت مردم گویند و دیگران را عالیاں خوانند چندان بر سر و عادت لایق و بیافان
 اگر فغان اند که در تحریر نیاید و در تقریر نه بخند پس فائده برون شدن از رسوم شرع جزایس نباشد که گرفتار
 بر سوس باشد که نتایج فائده شرع و حقیقت بدان متعلق نیست شدا گویند در فغانا نمیه ندهند
 کس را که پوسته بالا باشد و او را پوست نکیه گویند و آن وقت که نکیه گیرند پیش چه نهند و پس چه نهند
 و راستا چه بدارند و چپا چه کنند و هر که این را رعایت نکند او در ویش نباشد و پس کنگ تر که او
 خایس کچکول بتو که رفاں کرد ابدت از گدیه در بد خالی نباشد و در فلاں ولایت رفتی که گوچه ویدی مناره
 آن شهر چو نیست مزار چند است مسجد چه نعمت داد و لاجول و لا قوة الا بالله العلی العظیم این خرافات است
 که هیچ نیست تحقیق و این تحقیق ندارد و ملایم این حکایت فرمودند که روزی پس پشت نماز گاه دی کینه
 در ویش بود حکایت میکرد و گفت به دیدم درون آن در ویش بود دوست بر سر نیزه و آه میکند و گریه
 میکند و سینه بیکو بد بخت شدم گفتم چرا چنین عتوبت بر خود میکنی نزد کش شدم پرسیدم گفت اسه پسر
 بی پیش واقعه مان خود با تو گریه من مردم سوگند که بچه بودم مال فراوان داشتم خواستم که اختیار ره خدا
 آنم و آن رسم و عادت که عوام مردم بدان مبتلا اند بر هم دیدم طائفه قلندران سر در ویش تراشیده از رسم
 و عادت برون آمده اند پس صورت اختیار کردم چو در میان این طائفه آمدم اسه پسر چکوب بر آن
 مقدور رسوم و عادات بیفانده در پس قوم دیدم که در بیچ طائفه نیافتم اکنون سر بیکویم و دیگریم بر حال
 خویش که بکار دم چکونه نایس بلا خلاص یا بکم تنیس آن فرمودند طالب خدا را باد رسم و عادت چه کاریم چه
 در جهان بد و مست ره بر واد و هال را التزام نایه و از هر چه ره بد و نبرد از و معرض باشد هر صفتی که بیچ
 خطره آن او را زاحم نبود و الا طالب صادق نباشد و ملایم آن حکایت فرمودند که در ویش از میان
 بدالان در بادیه میگذاشت زیر سایه درختی نشسته و دیدار بود و محصور کرد که او و بی از اولیای
 خداست ایستاد تا با و طاعات کند چپ و راست گشت ره طاعات نیافت که او چنان مشغول
 است بخدائے خود که بیچ پر وایس طاعات این ابدال ندارد و در ویش دست و پا زد و تخفیف کرد و بازی آید
 نشست مانند خود گفت چو سایه برگرد و بر سر مرد آفتاب بتا به هر آئینه بطبیعت خویش باز آید با و
 طاعات کمتر تا آنکه سایه و رخت گشت چو آفتاب بروی تافت بر فاست در طرف دوم رفت
 سلام علیک کرد او بخواب سلام با اشارت داد و دوم طرف زانو بالا کرد و بهر ساز مرقبه سر در مرقبه کشیدن
 گرفت در ویش دید که پس وقت است اگر چیزی بگویم گفت اسه در ویش یا نیم که هر چه
 از خداست بخوابیم یا نیم سر بالا کرد و گفت اگر شما آئید که هر چه از خداست بخوابید یا بیدار خداست

بخوابید که سایه و رخت نگرد و تا این قدر وقت من ضایع نشود که از اینجا بنحیم و اینجا بیایم و فرمودند که در سنانا
 بی نیکد که شخصی بر باد شاه آمد و گفت من مردمی که با هم کار و بار کردن نمیتوانم برایت خدا را مانع
 تعین کن که بخورم افتاد و با شتم باد شاه فرمود این چه استحقاق است و زیر عنقه داشت که این استحقاق
 نیست و لیکن در میان مردم حکایت شود که شخصی از باد شاه مانع بر حکم طلبید باد شاه نما و فرمان
 داد این قدر مانع این را بدهند که شمشیر بر شود چند روزی گذشت دیگر عیضه داشت کرد که
 من کالم برائے او هم شد تا آنکه دیگر عیضه می آید کار بجای کشید و رفت شد عجوبه نیست
 مال خزان در خرج رفت و هر روز مزید میشود و زیر گفت این خلق همین شیوه گرفت جلا خلق همین ساز
 گیر و مال از کجا بدهند یک احتمال بکنیم هر که در واقع کابل باشد بماند و هر که خود را کابل ساخته است
 برو آتش در مقام ایشان و در نیم چنان کرده اند چو آتش در مقام دروند و بهر دیوار با دیدن
 بیرون افتادند بخفگی گفت آتش گرفته است خانه میسوزد و دوام گفت ایات ترا در گفتن هم زبان
 نیست سوم گفت می بس چهارم پس رو سب کج کرد و پنجم را حرکتی و سکنه در میان نبود بعد از آن
 شش را کشند پس پنجم را استقیم داشتند و دیگران را بیرون کردند پس آن فرمودند طالب خدا در
 هر چه راه بخدا نبرد کم از این کابلان نباشد و این دو بیت خوانند بلیت

نیمید چند مراده برائے مستی را که سیر گشتم از پس زیر کی و شبیاری
 نه همی تو مرا راه خویش گیر و برو ترا سعادت باد امرانگو ساری
 پس آن غزل خوانند غزل این است -

| | |
|------------------------------------|------------------------------------|
| شاو باش اے عاشق دیدار یار | فسار غ از نابود بود روزگار |
| غرق در ریائے سستی و خوشی است | آنکه او میگوں بے دار و گنار |
| هر که با خوابان نشسته خاسته است | از سر زهد و صلاح در رسم و عار |
| جدا او و دم رسیده بر سرین | و هم بر دم بر کھی بر رفته مار |
| هر چه از یارای رسد خوشتر بود | گر چه باشد محنت و درد و فگار |
| جرعایم اگر از جام عشق | جان دوین و دل کنم بروی تبار |
| اسه که پند می دهی از یار دل بانزار | بازی آرم و لے بے یار دل آید چه کار |

هر که با خوابان نشیند خیزد از جان و جهان
 عاشق و دیوانه اگر دو کم کند صبر و قرار

روز یکشنبه هفتم ماه صفر المظفر ۳۳۰ هـ
 روز یکشنبه هفتم ماه مذکور وقت چاشت در میان این آیت و این شیدل توانا غیر کلمه فخره لا یکنونوا
 انشا کلمه فرمودند روز سه فرمان شد منصور ابدان را که او از میان ایشان عمر و رازدار و دانا تکمیل ایشان
 حسین بن موسی و خبر شهادت حسین بن موسی بود و روز جنگ پیش حسین بن موسی استاده بود و که بر
 چهل نفر از هر طایفه کسی بر و شد از خیاط و عایک و کفش و روز و پاره و دوزخ کرد و ایشان را از خود
 بجای خبر رفت بهوش گشته در بادیه با خرمی است آنجا آوردند جمع کردند و آن نام قطب ابدان
 بود و در افشار سیر ناگاه دختر کی در بادیه نشسته دید نزدیک او آمد پرسید تو از آن گیتی گفت پدر من
 بر آن بریدن نیزم آمده است مرا اینجا شانه رفته است زمانه بیاید مرا بر و دایم دختر که حال
 داشت و نیک بخت بود نظر عمران بر و ست افتاد و در دلش گذشت اگر من در این حال نبودم این
 اینخواستم یک کلوته پیش داشتند پایش و لیدارت و جان بخداد و هر سیر منظر چهل نفر ابدان
 افتادند حال منصور ماند تنها سیر هر تمام کرد و بعد از آن منصور در حضرت نایب تکی چه فرمان میشود با
 این بر جنگال فرمان شد بر دایم چهل نفر که جمع کرده بیار آورد و کسی هر یک که بجا دیگر از آن
 دلاک شد گاه قیتم می شد و بجای او ایستاد و هر یک را دهنک میزد و در دایم میگرد و نزدیک
 یک هفته هر یک از ایشان عارفی کشته شد و صاحب قدی دومی سری و دومی صاحب بیانی
 و اشارتی گشت تا که فرود نشود و کاز من بین هم چیز است و این لایات خویش و از این غزل
 سرور استاد بهتر چو تو رفتار کنی
 هر چه بر ما میکنی میکنم چه مطلوب است
 یار اگر فرمود لطف بوسه را گشتی محباز
 هر که در کوه تو آید گاه و بگاه بلبه ادب
 عقد طی بر سر و پس دعوی عشق ایاز
 فی آنکه غزل جلال مرید است با جاده و جلال
 اے پسر لب را پوشش و بر قمر بر و نه گش
 جود را خوش بر سر سیر افکنده اے خوش نگار
 اے محمد عشق بازی را یکے روزه کنی
 عشق آن صورت ندارد نقش آن مانی کند

بعد نماز پیشین ذکر کرد و باب فضائل قاضی عین القضاة رحمه الله علیه بود فرمودند چو را
 سوختند و خانه آمدند کاغذ های او خالص کردند که هر چه از مجلس کلمات محذره باشد و کینیم در میان فحیثه کاغذ
 نبشته یافته در آن این رباعی نبشته بود رباعی
 با مرگ شنیدی ز خدا خواسته ایم از دوست سر چیز که با خواسته ایم
 گردوست همان کند که خواسته ایم آن نقش و لغت و لور یا خواسته ایم
 و فرمودند که خدمت خواجیه فرمودند من و قاضی عین القضاة شش ماه در یک مقام بودیم ما را در پیش
 و دیگر این گوید که من با عین القضاة که در یک چیز بودم بعد از آن از مقام او کار پیشتر بود و ظاهر
 روز یکشنبه بیست و یکم ماه صفر المظفر ۳۳۰ هـ
 روز یکشنبه بیست و یکم ماه صفر المظفر ۳۳۰ هـ وقت نماز علقن ذکر کرد و باب ارباب ذوق مطلع بود
 فرمودند والدی گفت صوفی بود از مریدان خواجیه ما وقت خصوصت گفت بهندوی او بنویس که ماذیہ گفت
 شما که بواجین سخن او را ذوق و او در خانه آمد و در حجره بیست این سخن میگفت و میر تقی میر وقت درون
 حجره بود و نهال نقل او نو تیز بود و در پائے آن صوفی خزیه از فایت ذوق انتقاله بدان کرد و همچنان
 سیکشت با آن صندوق بهم که آن و نهال نقل از برگ و پله و استخوان گذشت آن مرد بلبه تاب شد افتاد
 جان بخداد سپرد و بعد از آن خلق فاشا نقش نفیص کردند که در است و در حجره خی کشاید و سخن نیگوید و هیچ
 حرکتی احساس نمی شود در حجره کشاوند درون رفتند دیدند مرد تمام شده افتاده است و در نهال نقل
 صندوق در میان پائے است و حجره تمام پر خون است و نیز در رساله قشیری می نویسد که بر ابا الحسن
 نوری بساعت این بیست وقت غلبه کرد از خانه بیرون افتاد و نهال نقل از بازار شد از بازار به بیابان
 گرفت و در فتنال افتاد و بی بریده بود و سیخ باقی بود و در آن میان غلطیه ن گرفت سپیناے نے از
 یک پهلوی شد بر پهلوسه دیگر در می آمد نقل شیخ بهرام بود فرمودند این را موسی سماع گویند بدان
 ماند یک در راه میگذاشت و در اے افتاد شنید شد رفیق در راه سبب موت نه شد میگذاشت در میان افتاد
 دلاک کرد چنانکه شیخ نے و شیخ نقل در میان افتاد دلاک کرد و بعد از آن سخن در غلبات عشق و دلاک کردن
 عاشق جان عزیز خود را در راه مشوق افتاد فرمودند در موضع سبیره روز من ماه هفت بار در بر من
 بوده اند یکے میان ایشان گفتگان نام داشت عشق فاحشه شد سلی نام فاحشه را به عشق فاحشه میان این
 طایفه هر که این چنین کند و غیر مجلس رازن کند از وے بیزار شوند و مجلس خود شستن نه بند بجهل و بیخیا
 او را از میان خویش بیرون کردند و او گرفتار او شده اند آن بازی تواند آمد بلی از ایشان جدا شدند

وقت نماز دیگر کاتب حروف چند نسخ این تعویذ و توبیخ شرح داده که نسخ آن این است.

بسم الله الرحمن الرحيم قلنا يا نوح اننا قد اقمنا لك ولداً ولسلاماً على ابن اهل بيته
بروم فرمان شد در مصحف من بردار که در مصحف داشتن تعویذ اثر عظیم دارد و البته تعویذ در مصحف
می باید داشت و البته عادت بندگی محض هم نیست بود که تعویذ می نوشتند و در مصحف می داشتند بر آن
حاجت مند می کشیدند عطا می فرمودند و آنرا که عظیم بود روز جمعه ۲۶ صفر ۱۰۳۰ بدین اربعه ذکر و بیان
این آیت تمنا یافتند و آنرا نیز بدو فرمودند در رعایت قیامی می نویسند که آنچه خدا فرمود در آن رعایت
او بود و در آن او کرد و در آن آیت این آمد که هر چه امر و در آن رعایت او باشد از آن باشد و هر چه علیه
را خود خداست و در آن نیست فرمودند چنانکه خدمت شیخ الاسلام فرمایند این میگوید که چهل سال آنچه
خداست فرمودند و مسود آنرا که در آن روزهاست آنچه بنده سود میگوید خدا همان میکند

روز دوشنبه بیست و نهم ماه صفر المظفر ۱۰۳۰ هـ

روز دوشنبه بیست و نهم ماه مذکور وقت نماز دیگر در باب طواف غیر کعبه بود و کترین خدمت نگاران روایت
سبحی المعصیه خواند که عن علی رضی الله عنه رایت رسول الله صلعم و اخلاقی بکلمه و اخلاقی بکلمه و اخلاقی بکلمه
یقنعه ان لا یفقد شجرة من شجرة علی الاذن من علی فی فرایده که رسول الله مخلوق میشد و در جمعه و در آن
و در آن رسول الله گرد رسول الله میگشتند و اهتمام و قصد می نمودند تا موی مبالغه که رسول الله بر زمین نیفتد

روز شنبه یازدهم ماه ربیع الاول ۱۰۳۰ هـ

روز شنبه یازدهم ماه ربیع الاول ۱۰۳۰ هـ در بیان این آیت ذلک بکلمه من اجمع فرمودند هر که
بسمت او از دایره لذت محسوس و دینی و دنیای خود بگذرد و مبلغ او از علم همان باشد مثل آن کار او نبود
مگر بواسطه آخرت خواهد از آن برآید و حلوا باشد و اگر دنیا خواهد بدو امانت است این بیت را
انشار کردند

غم که کردی پشت این ست علقه در رکوع گره در جفت امید قلیه و حلوا استی

فرمودند نه بجه نافعان عقل و دین که کلمه لا اله الا الله برآید بسمت گویند و مرده و خدا صمد هزار بسمت
بدو مقابل آن که یکبار کلمه گوید پس آن نفعی در آن دینا و حسن معاشرت ایشان بود فرمودند
دینا باشد به هر راست و در سیدان در ویست فقیر باشد به پاوی هر می باشد و دنیا بدین است اگر بعد از آن
صرف کنند پس بگفت کسی که او را دنیا دست دهد و در آن میان کار آخرت کند هم دنیا جمع شده باشد

من است و در آن دنیا یعنی آنرا که در آن دنیا است و در آن دنیا است و در آن دنیا است

برآید او هم آخرت سعادت و دین برآید او دنیا گردد و دینا برآید معنی کاسی فرمودند که اهل
در شهر می گشت در کوچه کوچه و کافان بازی میکردند یک کودک بزرگ توانائی و قوی و دیگران خرد و
ضعیف این ضعیفان آن قوی را میزنند و بر جوی می کشند و او را می بینند و کافان این می کشند ابدال با خود
این کودک بزرگ و توانا و ایشان ضعیف و این را میزنند و او را می کشند و معنی است و ابدال
شریعت طبع و نوازه است دوست بیشتر شد پس سید که ایشان را میزنند و توان ایشان قوی تر و بزرگتر و
ایشان را چهره اسکانات می کشند در ویش چو میگوئی ایشان نیک می کشند و باید گفت هر کس که قوی
سیفرهای من هم بدکم در ویش دانست که سر فم است که بازی ماند ابدال با خود گفت کسی را که در کوچه
این قدر فم باشد بسیار باشد اگر بزرگ شود تا چه کند ساعته در ویش سیری کند و این را
کودک یکجا کشد و مانده آن ابدال و در آن کودک سیر کرد و بدین گمان که در کوچه که این فم کند تا آنجا
بجای کشد از آن عاقبت کار او معلوم کرد که وقت آن کودک در این شهر بادشاه شود گفت شاه کاره اید
گفت با پیشم تا نیم با خود گفت من این نشان می کشم بروم روزی که آن نشان یادگار باشد گفت
اگر پیشم بدیم مراد بی بی بی گفت آری به تمام بدیم یک نموده و پیشم داد گفت که خواهی داد گفت فردا دوم
روز در ویش آمد و دانسته بدست آورد و در ویش مروری آن داد و چند خود را از لنگه خود کشید
آنهم داد گفت که این از آن من باشد تو بخوری او بر مادر و پدر رفت آن مروری بر ایشان هر دو چند گمان
دادند و در میان ایشان تقسیم کرد ایشان گفتند از یکا با منی گفت در ویش که نده داد و او در آن خوش
مراد و گفتند از آن در ویش نباید خورد و چه دانند مردم که آن در ویش چه کسی است گفت اکنون این
برای من است شمار در این خط نیست هم راست خود خایید فرود برو بعد چند گاه به آن ابدال ابدال
شهر را افتاد گفتند ابدال کوچه شد آنان کودک با او و نقص کنیم که حال او چه شد هنوز بادشاه نشد
است باشد گذشت حوض نقص کرد دانست که بادشاه بخواست گفت اکنون با دس ملاقات کند که او بسیار
فهم است و با دینا مفید و بطل او را از طایفه کالای دیگر بر تختس کرد که او چو سوار می کشد بیشتر کرد
سوسه بر دینا بدین یافت ره گرفت بجای گاه می بندد ایستاد چو فوج بادشاه در آن محل رسید
او ایستاد اگر طرفی کنی آنجا می ایستد بطیعت آن سوسه نظری افتد نظر مرد سوسه افتاد با گشت
اشارت کرد و بکنایه چنانچه کسی را از حال او نشان داد و بادشاه شناخت ایستاد بر خود خواند نزدیک
طلبید و گوش او گفت داری پشی که بتا بدیم در ویش گفت و جمال پیشم تا بی گفت آری من
همان پیشم تا نیم و پیشم تا نیم بچام بلکه ازالا بدو و کمتر در ویش گفت بجز الله هر روز ترا در این ترقی دهم

در فراغت وقت میرفت در باب فیله سبالو میفرمودند و بدین بحث میگردیدند و معنی گفت سفر حجاز
مینخواستیم فرمودند تشویشات حجاز معلوم کرده اید گفت آری و لیکن اینهمه از جهت فراغ وقت می گنجد
تا در بیت الشعر بروم چند روز بفرارغ بگذریم خدا بکنم فرمودند اگر وقت فراغ دانیست با شتی و ترا
وقت بفرارغ نغذوده باشد بنزد زیارت خانه کعبه ترک بدی و بگزاشی بفرارغ دل با خداست خود
باشی مشاهده حق بالاتر از مشاهده خانه کعبه است - بیت

بغیر غول زمانے نظر سے بہاہر دے بہاؤ انکہ حشر شاہی ہم عمر ہائے ہوئے
و قلام ایمنی حکایت فرمودند کہ جنید زور خانہ کعبہ میرفت در میان بیابانے مقامے خوش و جنگلی
کش بود و در میان جوانے لشکر بود نیک نغین و حزمین جنید از حال او استکشاف کرد کہ
دریں چنین بیابان خوش اسے جوان تو بہد کنی گفت اسے جنید حکیم کہ وقتے داشتہم دریں مقام گم کرد
ام اکنون بکدام وقت بخیزم باز رفت و کہ از میان شکست چون بخیزم و تو در خانہ کعبہ میروی اگر
وقت برو خوش شود و نظر سے در حال ما ہم کنی شاید رفتہ ما باز آید جنید قبول کرد چوں در طواف کعبہ
بود وقت جنید خوش شد و نوازاں جوان یاد سے برو نظر سے در کار کرد و رفتہ او باز آمد گم شدہ او
بدو رسید چوں جنید باز گشت بر حالے خوشی ہماراں مقام دید گفت اسے جوان اکنون چہ شستی
گفت اسے جنید از برکت خاطر تو گم شدہ من میں رسید رفتہ من میں پوست مقامے را کہ وقت
گم کردہ بود منی تو انتم گذاشت مقامے کہ در وقت یافتہم چوں تو ام گذاشت۔

روز شنبه هیژدهم ماه ربیع الاول است ۸۰۳ هـ

روز شنبه یازدهم ماه ربيع الاول سنه هجری نبوی صلعم وقت پاشت در بیان این آیت
محل یوم نبوی شایان فرمودند پادشاه چه بود از این آیت و زیر را پرسید وزیر ملتکه کرد و گفت مرا
ملت باشد فردا گویم و در خانه رفت از این آیت هر کسی را استگشتان میکرد و غلامی حبشی بود او گفت
که در خاطر من معنی می آید شاید که همان باشد گفت بگو گفت پیش تو گویم اگر مرا پیش پادشاه بری بگویم
پیش پادشاه برو و معنی پرسید گفت محل یوم نبوی شایان ای عزیز دلیل و یدل عزیز از محض
و شیخ یقیناً یقیناً و نبی فقیراً پادشاه این معنی شنیده یک موافق طلبه و بد خوش شد و زیر را فرمود
خلعت و وزارت لایق این غلام است بکش در بر او کن خلعت و وزارت کشید و در بر غلام کرد و آن
غلام گفت خواجه نذاریغنا بن شیون الله فرمودند این حکایت از بندگی خواجہ شنیدم آخر مینا و کشتان
روا آمد فرمودند اکثر حکایت که از بندگی خواجہ شنیده ام همه در کتب معتبره مسطور است و در کتب

صوفیان و یحیی نیست که آنرا سنده در کتب
 تراز سرتا قدم حسنی و نازی
 همه عالم اسیر جعد تو گشت
 تراز سرتا قدم حسنی و نازی
 سحران سروان را بدست سر
 تراز سرتا قدم حسنی و نازی
 نهاشد نریوے زیبایت را
 تراز سرتا قدم حسنی و نازی
 محمد را نظر جز بر خدا نیست
 تراز سرتا قدم حسنی و نازی
 محمد را مداح محمود غزنی
 تراز سرتا قدم حسنی و نازی
 محمد را محبت قصه و حال است
 تراز سرتا قدم حسنی و نازی
 رسد بر مه کسی کبر و کرشمه
 تراز سرتا قدم حسنی و نازی
 تسبیح بالاست بالائی ندارد
 تراز سرتا قدم حسنی و نازی

عزل دوم

شنبه با ماه روزه خوش غنودم
 بے باب بهم چسبیده مانده
 چه لذت داشت آن دشنام اوداد
 در افتاد بیلان ما گذشت است
 در آن حالت محمد را به پرسند
 من اودا و من و من در میان
 ابو الفتی اگر از آن میخسرای

روز جمعه بست و چهارم ماه ربيع الاول ۸۳۳ هـ

وز جمعہ بست و چار ماہ رجب الاول ۱۲۳۸ ہ بعد نماز کو کہے در باب استقامت تو یہ بود فرمود
صوفیاں چنین گویند کہ اگر کسی را بحر محنت و استقام افتد تو بہ او مستقیم نباشد یعنی سختی و درضا بطریق صوفیاں
در حالہ سماع بود فرمودند مردمان چنین گویند کہ صوفیاں را در سماع خبری نمی باشد اما صوفیاں
را چنین گویند کہ اگر فائز شرف بر دست صوفی ہر شست باشد کیے از آن فائز اگر بر زمین افتد و
سے کہ از دین بی نیاز سے چنان سے مستافدنی بیاد کن اما سے مستف کو در حق رسول کے ہر جس کا تیل بھی کھالایا ہے

نماز و صاحب وقت و مالک حال نباشد و خداوند ذوق نبود و انشاء علم باصطواب

روز شنبه بخت و پنج ماه رجب الاول سنه ۱۰۰۰

روز شنبه بخت و پنج ماه مذکور وقت چاشت ذکر در باب تیقظ و تحفظ و دیندار بود و فرمودند
استاد السکین بطول بقاء هر کس و هر زمانه مرد عاقل متدین را میباید که در خود فکر کند که اگر خداوند
اندیشه مند باشد که سرچند روزی است این تن چه خواهد گشت بر کدام وصف باز خواهد آمد و هر چه حال
سر انجام او خواهد شد آنرا که این قدر اندیشه و امن گیر او شود البته از بسیاری ناخایسته ها دور باشد و
از غلبه بخل و قوی به قوی بود و بوی تنیز کند و تامل نماید البته بدانکه این ترکیب
با فراق باز آمدنی است و این اجزاء تجزیه باز گشتنی است و این را که بناز و نفیم می پروردم عاقبت
طعم گل و گریه ها خواهد شد اکنون بان و بان یک یک اندیشه کن از این زائل و فانی بر آئی و گرد
کار بر آئی که با قیامی باشد و در آن وقت که این همه زوای و فضا پذیرد و هیچ باز آید ترا صاحب است
و مونس باشد و فرمودند این معنی ظاهر و کاشده و بین و کشف است بر چشمتی که نباشد که این
و این عزیز و بهتر و بالاتر از امور دنیا و نیست و لیکن یک از اجزای هست که اگر نگردد و از آنکه و یاد دهم
و یا سفر نه و دیگر از امور دنیا و لایق شود چندان بنالد و بزراد و بگریه و تحیر و ناصت نماید که آنرا
حدی و اندازه نیست و اما اگر نماز با قضا کرد و در صد بار روزی غیبت و نیست و عاقبت و سعادتی و سعادتی
او که منتهای شریعت است در وجودی آید و ملی القواتر و التواتر زبان بر زبان برسد اگر مرد
دیندار و پوشتیار است غایت او بر چه می آید که هی استغفر الله که در بجز که با زبانها است
همین فعل مراجعت می نماید و اگر نه آن مرد پوشتیار است خود به التفاتی میکند و هر چه خوش
نی آید میکند بیخ بدای مبالا نمی کند هر چه خوش می آید نه آنکس این سخن از سر زبانست از صدق
دل نیست زیرا چه چون فعل با قول برابر نباشد و دلیل بر صدق این قول نبود و فرمودند که نخواهد داد و
طاعتی رحمت الله علیه میان روز میان آفتاب در هواست تو زبانی حرامی که آن سوگرمانی باشد بر
زمین افتاده و در نزع بود و خفته آمد خواهد را در این حال دید و دل او سوخت گفت اگر فرمان بخش باشد
در سایه دیوار بهرم بخلطام گفت همین آرزو دارم گفت آنکه بر گیرم گفت خودی تو آنم رفت گفت شیخ
می گوئی آرزو دارم و میگوئی خودی تو آنم رفت چرا نمی روی گفت شرم می آید که در آخر عمر چند گاه
بهوای نفس بزم اگر چه داد دین این بود که داوود طاعتی داد اما اگر مرد آن دست نداده اندک اندیشه
نه بخت نعل خوری و نه سایه غازی، به گوئی «تسلیم» در پی سلسل

لابدی در کار باشد و قدر بر آید کردن و دوستی بر جان و پاست بر اندیشه پیران ضرورت
بود و این چند غزل باوقات مختلف گفته شده بود در کتاب آمد غزل این است غزل

نمی و اتم که آن بد خویرس دل تا چاه بازو
غبار از سینتی خیزد و جان از در می سوزد
همه عالم نظر دارد و بجا و مال خود آخسر
تعالی الله تعالی با چنان موزون و زیبائی
لب لعل سیه خالی جیش باروم یکا باشد
اجازت بوسه گر یابد محمد عاشق بیدل

غزل دوم

تراز حال من اگر نباشد
کس را که هدایت عشق کرد است
بیاید خود و در دلبه سوخته عشق
حقایق بار بر چشم و سواد است
برین شکل و روش هر دلی ندیدم
بجان و دل اگر حلقه کشته یار
چه کوه دار و ز نخلان تو یار
بیا عشق هر چه از محشوق آید
اگر طوفان آتش سر بر آرد
محمد نیستی مردان عشقتش

غزل سوم

شاد باش اس عاشر دیدار
غرق در دریای سستی و خوشی است
هر که با خوابان نشسته غاسنه است
هر چه از یار را رسد خوشتر بود
جرعه یا بم اگر از جام عشق
فارغ از نابود و بود و روزگار
آنکه او میگویند بلبه وار و کنار
از سر زهد و صلاح در رسم و عار
گر چه باشد محنت و درد و ونگار
جان و دین و دل کم بر دے نثار

گر ترا با سر و بالائی فتنه
جدا و دیدم محسوس ترین
پست گرد و زیر پایش شد غبار
و هم مردم بدستش بر دست مار

غزل

ترا حق داد و دے پڑ کمالے
ز حسن خویش انگه بر غری تو
بر من حسن و نیک ناز و کرشمه
ترا ناز و کرشمه داد چندان
بست بار یک بس نازک تنگ تر
اگر کردی اشارت بوسه لعلش
سوال بوسه از لعل لب شاه
درخت سرو و نخل و نیشکر هم
محنت در جبهت عشق بازم

غزل چهارم

یک جسر طے بجام ماکن
ساقی قندے دست ماده
گر برگزیده بجام آں شاه
آهسته تری بگوشتش بر خوال
اے شاه غیب یک کرشمه
دشنام و ہی تو چاکر اں را

غزل

امروز آں بلائے جمال دگر نمود
یک خندنی کشاد جہاں را حیات داد
بشارت گلبن است لبش شکر لطیف
سوز فراق شمع رخ جان و دل بسوخت
هر جا که هست اہل دے جنگل و دوست
ہر جا کہ غمبار و دے او را گشت بحدود

خالے رخس کد وید کہ از دین خود گذشت
یک بوسه که یافت از ازل لعل بیچکان
گراہل ہند میں نہ ترک خطا خن را
از قاتلش چہ برسی سر دیت راست او
یک چٹکے نہائی بود اسخ را بچشش

غزل

کف پائیت بلالے با جلالت
حکایت اعز و شاب احسن الوجہ
بہاں تا بود خوبان نیز بودند
نباشد سرور این حسن در قمار
بے حور و پری دیوانہ تو
دے بے تو جہانے عاشق و شہر
مرا علی کے دوئے یار تم و
شبے با ماہ روئے خوش غنوم

روز چہار شنبہ بست و نهم ماہ ربیع الاول سنہ ۱۰۸۰

روز چہار شنبہ بست و نهم ماہ مذکور ذکر سے در باب حسن معاشرت مشایخ با خلق باجنتاب
از مکروہات شرع بود فرمودند سلطان تغلق یک خواجہ طعام بہ آوردند و فقرہ بندگی خواجہ را
فرستاد و برابر شیخ الاسلام بود باعث فرستادن آں طعام جزایا نمود اگر آراء و دایں طعام
نخور و ہمیں را بہانہ سازم و بروز بد خویش بر آیم و اگر نخورد بگویم تا مشو و غ کردی ہم بہانہ بد بختی
من باشد خدمت شیخ بیچ نہ گفت کند وری فراز کردند دست انداخت یعنی از کاسہ زرس کہ در
آن ترشی بود کشید بر آن شاد خوردن گرفت چوں شیخ الاسلام باز گشت پرسید گشت
کہ صورت حال بر آنچہ بود ما نہ گفت و سخت کیش است ایچ رہ بد بختی بیافنت غائب و خامہ
و مقهور ماند تختی سخن در قدر و نیاز آخرت در نظر اولیائے خدا بود و فرمودند کہ بندگی خواجہ فرمودند
کہ روزے سلطان الاولیاء ابراہیم اہم نور باو یہ قریب کہ میگذاشت دید مردے پشتوراہ میزیم
در گوشہ داشتہ نماز میگذارد سلطان بنور باطن شناخت کہ ایں مرد و از اولیائے خلاست بایستاد

و سلسله گفت و اندر پرسید که خواهی اگر در دل یکی دنیا گذر و برو چه واجب است و اگر آخرت
گذر و چه واجب است گفت اگر دنیا گذر و و منو واجب آید زیرا چه او زائل و فانی است پس
انکه گننه باشد و اگر پشت در خاطر گذر و غسل واجب آید زیرا چه او باقی و دائم است و بدل
همه را محوت کرد و پس خطرات او عظیم ذنب باشد پس غسل واجب آید یعنی خن در افواج
مرا تب طالبان دنیا بودند فرمودند طالبان دنیا بر افواج اندیکه راغب دنیا باشد و اما بصلحت
میان مردان مذمت هم میکنند او هم یکی از طالبان و راغبان باشد فرمودند در حقایق سلی می نویسد
که مردی پیش را بعد بصری مذمت دنیا بهالت میکرد گفت برو که تو طالب دنیا هستی و راغب
در دمی و الا چندین ذکر دنیا چیست هر چیز که اعتبار او از دل تو ساقط شد هرگز نفس تو به دست
و مشغول نبود هر چه به دست او مشغول است هنوز اعتبار او از دل تو ساقط نشده است
پس معلوم شد تو طالبی و راغبی یعنی سخن در بدل و سخاوت بود فرمودند و لطافت قشیری می نویسد
انفیل من یعنی عند السوال بنیل دست که در وقت سوال خواستی بدیده سوال و طلب نه ده
فرمودند عجب حکایه که از مشایخ که در بدل و سخاوت است شخصی بر او عبد الرحمن سلی آمده
گفت حاجت دارم شیخ فرمود بر طهره که ده پیش من است بچند دمی از تو اگر ترا بهم خلق من
و بنال و نگذارند و لیکن تو از پیش من بستانا بگریز و در پس ره برو چون بدو در رفته باشی گویم
شخصی از من بختی برود و در پس ره برو اشارت ره دیگر کنم ایشان دنبال بدو وند تو بسوئی دیگر
برده باشی همچنان که واقارب را خبر شد نشان بسوئی دیگر داد و رفتند و دیدند به نیند او خود برده
بود و فرمودند که بر او علی و قان شخصی آمد گفت ده هزار تنکه و ادنی دارم شیخ فرمودند بر من چیزی
نیست و مال تو بسیار یک کاره بکن مراد دیوان قضا بود دعوی ده هزار تنکه بر من بکن
و سن اقرار خواهم که دقاضی فرماید به خواهی گفت ندارم مجلس خواهند فرمود لایه قارب من و
مریدان و معتقدان معاندانند که مجوس نام هر حیل که باشد مال تو به بند مراد بکنانند همچنان
کرد و مریدان واقارب شنیدند جمع شدند و ده هزار تنکه تا ناز و دیگر بتمام ادا کردند و شیخ را بکنانیدند
رضی الله عنهم اجمعین مثل و مانند این حکایت معالط ایشان چندان است که آنرا حدیث
و پایانی نیست و حکایت چند هم از این باب در رساله قشیری شیخ ابوالقاسم در باب اسفا
می نویسد یعنی سخن در شفاعت او لیست خدا بود بر لکن نگارایا فرمودند ولی اگر خواهی

سلف بطهره و منکر کنی کا و ثا

شفاعت بکلی بعد موت او کند اول در حال آلیست نظر کند که او را چه هیت است اگر
اندم تمام سیاه چشم سبز و وسیه و شکم آسیده چنانکه از آن جلندی باشد می بیند خود را
که این مرد از جهان بجا مانده است شفاعت است شفاعت است شفاعت است شفاعت است شفاعت است
لا قابل شفاعت است و بنال آن مشتق زیادتی نه بیند و اگر مقدار بخند در پیشانی او سپیدی باشد
یا بجائے در اندام تحقیق و اندک ایمان او باقی است و قابل آن است که شفاعت کند بمقتل
خطا ص از آتش و درخاید بعد نماز پیشین ذکر که در باب غیرت شافع بود فرمودند خداست
نماه دارد و از مرشدی که غیور باشد و این جائے تلفع مریدان قابل و طالبان صادق است
شیخ بهاء الدین هیچ یک را پذیرد و آنرا که پرورد و بر نیاید و نگذاشت که بر خود چنین گویند که
بغضه و چند گوشه نشین بود و در خانقاه شیخ بهاء الدین امام کسی بجائے رسانید تا آنکه روز
شیخ جلال الدین تبریزی گفت که مولانا بهاء الدین ابن چه نیکی گفت شامی و اندیشه ایشان چنین
آنیکو است و پس شیخ بهاء الدین شیخ صدر الدین در صحبت شیخ جلال الدین پرورده شد تربیت
از دیانت و وریش بود بعد نقل شیخ بهاء الدین از من زرا میراث او آمده بود حاج اجناس
و اسبیاده و مجرب و اسبیاده را با این زرا آنچه در خانه داشت و یک روز یاد یک لته
دره بست گوشه گرفت بعد مشغول شد و فقیر بود و فاقه فاقه کشید و هیچ بر سر پیر پدر
خوش نبود و فرمودند که شیخ رکن الدین پس شیخ صدر الدین بود شیخ صدر الدین دوازده ساله
گذاشته مرده بود واقارب و مریدان و معتقدان اتفاق کردند که بجائے پدرش باشد از آنچه در دست
شیخ صدر الدین نشسته بود و دستار در پیش بود آمد دستار شیخ نهاد و فرمودند گرفت بر سر
نهاد هر کس از نزدیکیا خواستند که از سرش بستانند شیخ فرمودند بگذارید با مستحقان است
است و مریدان سخن خلافت بعد شیخ هم میسر آمد و او دوازده سال بود فرمودند مولانا میران الدین
غریب را مرید بود و فرمودند نامش مولانا بود و دوازده سال بود و دوازده سال بود و دوازده سال بود
امشب بر لکن من خواجده عمام از غیب آمده است مولانا این سخن شنیدند گفت این سخن جائے
غیرت و در ایشان است آن بیچاره جز بکاهی دیگر نه زیست و فرمودند بندگی خواهر هر که واقع
و اشارت از غیب بخلافه و ولایت و شیونش کند و اندک و با بنوع مای احسان کرد که
مرید بدین کار حفظ دارد و بکلی با خوش شقی و گفتی که این بر مرید تو از کجا افتاد و این روز ترا بکجا پیش
آمد و او را از جمله مضامین خود کردی و از همه قابلیتها بیرون داشتی و من پیش خواهر مدت عمر بخت
لا قابل کار نیست یعنی بکار آمده نگارایا

گذرانیدم جز آنکه نیست به شیخ داشت که خواجہ چنین داد و خواجہ چنین گفت و چنین بخشید و خواجہ را چنین دیدم و آنچه از مواهب آئی که در آن ذکر خواجہ بود به پیش او می گفتم خوف آنکه ندانم در ولسش چه آید جز یک باره که من کو که دودام و اول مشغولی مرا خواجہ فرمود بود و بستم یکم ماه رمضان بود هم درون خانه مشغول بودم مادرم از کرده من نشسته ماند چون خواب برد غلبه کرد و گفت ای محمد تو کو دکی از من جہاں پر چشیدی و از من دنیا چه بر خور دی طعام تو سیر خور دی و تو آب سیر نیاشامیدی در من ایام کو دکی بدی جہاں خود را می سوزی دل من از کرده تو سوخته بر آستین خدا بر امت من بشو بر غیز بخلط و آن زمان غلطیدن بر من بلای است که آن بلایا نهایت نیست سخن مادرم و ذکر دم و نماز گماہ داشتم بر خاستم غلطیدم هر چه باقم بعد از آن شب یا فتم تا روز بچشم آن زمان که پیش شما نشسته ام همه بر حاصل آن شب ام با مادر او ام پیش خواجہ رفتم کو که دودم ندانستم جلد مواهب آن شب گذرانیدم خواجہ فرمود الحمد للہ رب العالمین و هر دو دست مبارک بر رو فرود آورد و ندا ماکار سیر بر خط بود لیکن بر کو دکی من بخشید و عنایتی کردی که در باب من داشت از آن گذشت و دستار من طریقه شیخ در حیات شیخ بسن میدانستم هرگز نہ بستم چه دائم تا خاطر او چه آید و هیچ کتابی در سال و تصنیف در حیات او نکردم خوف آنکه شاید به درسد تا ولسش چه آید چون بد نقش شیخ زبان میان کشادم و قلم تصنیف رواں کردم و دستار بر بستم شیخ بستم نشست و خاست هم از آن بچشم پیش آوردم مولانا علاء الدین یار من گفت ترا این چیز را بعد شیخ کشاد گفتم از صدقه او هم در حیوة او داشتم اما حرمت او گماہ میداشتم و مراعات جانب او میکردم و این جلد را پنهان میداشتم و خود را درین معرض نمی آوردم خوف آنکه تا در خاطر او چه آید فرمودند که سید نصیر الدین خلیفہ مولانا برهان الدین غریب سماع می شنید و بحضور شیخ می جمید و می رقصید شیخ استادہ بگوشتہ چشم جانب او میدید لیکن بنظر من تیزی من جہاں ساعت با خود گفتم کایں نظر شیخ نیکو نیست چون شیخ در خانه آمد فرمودند ای سید نصیر الدین نیکو قاصی است پای او را نیکو باری میدهند بعد از چند روز سے پاهائے سید نصیر الدین زرد دے و نشسته پیش آمد و ہم در آن مرض بر حمت حق پیوست باز دے سماعی نہ رقصید و در مجلس حاضر نہ شد و بد و پانہ استاد ہم در من مرض بعبادتے اور فتم بسیار عجز و الحاح میکرد که پیش خواجہ بگوئید که شما بر حمت و بندہ روز مرا صدام اندیش خویش فرستاده بودند من آنرا خوردم و مرا بسیار تخفیف شد و نفع کرد و بستم شد ہم چنین وقت وقتی کرم کنید

و مادر ولایت شما آمده ایم در پناه شما افتاده ایم پیش خواجہ عرض داشت کردم خواجہ فرمود موت و حیات در دست خداست این کس را بایں کار ہائے کار سے نیست با خود گفتم کہ سید را کار تمام شد قابل حیات نامد شاید در ہفتہ بعد از من سخن سید جہاں زانی کرد و ہم چنین عثمان متیاح مرید شیخ رکن الدین بود و از نیز پیش خواجہ روز سے و چیلے سماع گری و تیزی لائعات کرد و می شنید و شیخ بہ تکیہ چوب ایستادہ بہ بر طرف او می ویدہ باز او در مجلس حاضر نہ شد و سماع شنید و سماع علم

روز پنجشنبہ غرہ رنج الآخر

روز پنجشنبہ غرہ رنج الآخر در بیان این حدیث کہ احب البشای الی رسول اللہ یعنی من فرمودہ از پنج ستر جمع اندام ہمہ یکبار میشود و فرمودہ و دای بدی سرعت اشتغال نیست ہم از من جاوہ این ست کہ بعد از غسل اول پیرا ہن پوشند بعدہ جامہ دیگر ازار و بعدہ جامہ دیگر زیر او پیرا ہن ستر تمام اندام یکبار میشود و نختہ ذکر سے در باب جمل علماء باحوال و مواجید صوفیاں بود فرمودند بندگی خواجہ روز سے در خانقاہ بریں بیت ذوق بحال گرفتہ بلیت

جغایر عاشقان غمغنی خواجہم کرد ہم کردی قلم بر بید لاں غمغنی خواجہم راند ہم راندی مولانا شیخ شاعری رسالہ پر داشت و ذکر ایں مجلس تمام در آن رسالہ کرد و بدی معنی کہ ایں بیت بیج بحقیقت نمی توان برود اگر جو در جفا نسبت بخدا کنند کفر لازم آید و مثل و مانند ایں چند کلمہ فشار جمع کرد مولانا محسن الدین عمر فی برود او ایستہ برگرفت پیش شیخ فرستاد و شیخ دید مولانا بنیشت و طلبید و ایں رسالہ بردست او داد و دستار و در رخ پوشانید باز گردانید و بیج نہ گفت مولانا منیشت اندین نمیدانند کہ ایں چه مرحمت است کہ در باب او می شود و دنتہ و جگر سماعی بود و بندگی خواجہ بریں و بیت میرقصید و اضطراب میکرد و بیت

بطلن مغایہ و ولسش چه بلے باک زدیم عالی علش بر سر افلاک زدیم از ہسر کے فسخ بچہ میخوارہ صمد بارہ کلاہ توبہ بر خاک زدیم بعد اضطراب بسیار شیخ بالائے بام رفت نشست و فرمودند مغیث البطلیدہ مولانا مغیث زوشد رفتہ و ایں حالت پیش ایستادہ و گفت ہاں مولانا بنویس کہ ایجا چه عمل بود ایں سخن گفت و مولانا باز گردانید بعد نماز دیگر سخن در ظهور غائبی بود فرمودند برکے کہ غائبی از عالم غیب شاہد گرد و میان ایشان مجاورت و محاکاتی با شریعت و حقے مردم و دیگر ہم بہ ہیئتہ و کلام او بشنود اگر چه آس مرا ہاں ولایت آن نباشد خدمت برادر سید السادات سید یوسف طالع اللہ عمر و خدمت داشت

که کینز کی بندگی مخدوم امیدواری حکایت میکرد که بخت وضو کنانیدن در مقام مخدوم افتاده بودم ناگاه دیدم مردی پیر سر خود محارره و دستار بسته پیداشد بر مخدوم سلام کرد و حضرت مخدوم جواب او فرمودند و ملا صحبت او و او انجمنی که کلی از دست رفته ام و ساعتی مکالمت شد من آن فهم نکردم و باز آن مرد غائب شد و کمتر بن خدمتکاران عرض میداد که اگر از این جنس حکایات بندگی مخدوم در قلم آرم بجلدے دیگر تالیف می باید کرد و تحمل مستغرق آن شود یا نه شود و بعمر شصت چنیں دایم که نشود و فرمودند دیدم سگ بر مقدار خر از بالای بام من فرودی آید و او را هر چند که حیثیت می زخم و منع میکنم هیچ نمی ایستد تا آنکه در صحن خانه من ایستاد و پنهان غائب شد گفتند که آه ملا در شهر نازل شد که مدتی آنرا نباشد و لمجائے از آن نبود سپس آن بتصرف گفت که در این شهر چنیں و چنیں بلا بایزاید بر سر حد که زمین فرود بالا شود و کم خانه بود که در حادثه تحمل زمین آن خانه کافتند و آن خانه را خراب و بر کال پر کال ساخته اگر چه سنت من این نیست که آنچه بنم بر خلق گویم اما از این واقعیه بانگ بلند بر خاص و عام و وضع و شریف خبر کردم و همه را غمخیز بدین امید که تحمل کسی گفت من بشنود از این بلا بگریزد و در شهر و دلائی و دیگر برود.

روز شنبه سوم ماه ربيع الآخر ۱۲۸۵ هـ

روز شنبه سوم ماه ربيع الآخر وقت نماز پیش برادر م سید یوسف اطال الله عمره و او اتمه گذرانید که من و برادر من یعنی کاتب جوامع الکلم الکتابه الشسته شرب بخوریم و در اثنا از آن کتبی که کتابی بر دست من داد و من به درین بیدار شدم تعبیر آن فرمان شد اشارت برین است که با وجود نقدی که باشماست متعلق به علم هم باشد ازین بجلی خالی نمانید و علایم یعنی فرمودند که روزی و اتمه بحضرت خواجہ گذرانیدم که پیش استاد سبقت بخواندم پیش او نشسته ام سبقت بخوانم و در آن کلمات لغت است چنانکه در این لغت در اثنا آن دیدم همه سبق الله الله بنشسته اند لفظ و دیگر نیست بندگی خواجہ فرمودند ما نمی گفتم که از تعلیم فارغ شو بعد از آن همه الله الله شوی و فرمودند بندگی خواجہ میفرمودند که خواجہ سیف الدین باخرزی هر شب دو جز تصنیف کردی بعد از آن خطه شب تصنیف کرده جز در سران نهاده خواب کرده خواست چه بنده هر چه بنشسته بودم محو شده الله الله تمام بر دے صفر کافذ بر آمده است با خود گفت اشارت بچه شود که اکنون بگذر ازین تصنیف و ازین لغت و شنو و تو به کن وقت این آمد که هم بنده مشغول باشی و تمام خود را ببرد بر بی تصانیف بگذاشت بحق مستغرق ماند و گفته ذکرے در باب حق بندگی خدا بود فرمودند که

سید میری جان کی قسم ۱۲

از ترس و دوزخ و از حرص بهشت پرستند و خدا را بنده پرستند و دوزخ و بهشت را بر سر سینه واکه او را بر سر سینه و دیگر پرستند او غرض خود را پرستند او خدا را بنده پرستند مردے از سر یکی دستار بر دوش آن مرد و دوزخ و نبال آن مرد و دوزخ و نبال دستار خود و دید عارضی و نبال مشوق نبود و دوزخ و نبال دل خود میداد که مشوق و دش را برده است و اما آنکه خدا را پرستند که بانه الله و هو عبده خدا را پرستند و هیچ مطلوب و مقصودے در میانند داشت جز آنکه من بنده ام بنده را بنده بندگی کارے نیست او خود کار است او را با خود کارے خود کار است اگر رحمت کند هم میشاید و اگر براند هم میشاید رسول الله صلعم از صیبت بهین خبر میداد که نعم الغنیه صیبت و کم یخف الله لم یفنیه و یعنی ان است اسکان لم یخف الله لم یفنیه بکلم الله و هو عبده اگر او را خوف دوزخ نبودے هم عصیان نکردے بدین که او خدا را من است و من بنده اویم و فرمودند را به بصری رحمة الله علیه و زسته یک دست آب گرفت و یک دست آتش کرد و در بعض غلبات وقت خود بر دل آمد هر کس پرستند که ایس چه حالت است گفت که میخواهم که بدین آتش بهشت بهشت خدا را بسوزم و بدین آب بهشت در که دوزخ را بجوشم تا هیچ بنده خدا را بجوشم بهشت و ترس دوزخ نه پرستند همه خدا را بنده است.

روز شنبه هفدهم ماه ربيع الثاني ۱۲۸۵ هـ

روز شنبه هفدهم ماه مذکور وقت نماز فتن ذکرے در باب رعایت ادب بحضرت مشایخ بود فرمودند صعوبت رعایت ادب بحضرت صوفیاں در حیرتقال نیست و نگذاشت جزئیات آن در طوق وسع انسان نبود چاره بهتر از دور بودن از ایشان و محترز بودن از صحبت ایشان دیگر نیست و خود اگر کرم ایشان بودے هیچ کس به سلامت نبردے اما ایشان تصفیه بصفات خداوند تعالی اند و گفته است که سبقت رغبی علی غرضی و هم در بعض محال اعمال قهر هم میکنند چنیں گویند که در حضرت شیخ الاسلام قلب الدین شمس دستار چه زیر گردن کرده و جد یک بسته آمد شیخ جانب او دید فرمود صیبت سراز من جدا کرده پیش در و ایشان می آئی بسیار وقت نگذشته بود که بادشاہ او را گردن زد و زسه پیش خواجہ مولانا محمود معلم مسجد روات عرض یک

سید معتب ۱۲ سید یوسف که یک خدا اس کا جو ہے اور وہ خدا کا بندہ ہے ۱۲ میری رست معتب پر بهشت رکعتی ہے ۱۲ یعنی ده بعض رات پر صفت قمر کا ظہر بھی ہوتے ہیں ۱۲

استین ببا به ناپوشیده رفت خواجه فرمود مولانا ای چه وضع است که پیش ما می آئی از
 بیستین این سخن مولانا محمود بکی از دست شد که جز از استین رفت دست در استین میخوابد
 بکند و بجای دیگر میرود و خواجه ابراهیم خادم خواجه را بود گفت خواجه مولانا منوکرده بود لب
 می پوشید من طلب خواجه رسانیدم در آن هیئت رواں آمد جز از استین نداشتند از غایت
 خوف خدمت شیخ عذر او قبول کرده از سر آن گذشت و فرمودند بر استین پوشش همچنان باز
 گشت و همان معذرت بود و سخن درین بود و با باشد که صوفی را اطلاع وجودش باشد
 مخصوص دهند که با مباشر آن شود مقصود با صفا پیوند و لا بدی باشد که مباشر آن اسباب کند
 و طایم این معنی فرمودند چنانچه حضرت شیخ الاسلام فرید الدین آمد که خواجه مقطع ده ماه بند کرد و زن
 من در بنداقادوس منبت گشته اویم طاقت صبر از و ندارم چاره کار من بکنید خواجه فرمود بنشین برو
 آمد نشست بعد ساعتی بران او طعام فرستاد و گفت خواجه طعام بے او خوش نمی آید خواجه
 فرمود بخور گفت من بشنوخور نماز پیش شد باز بناله پیش آمد خواجه فرمود نشسته باش اندیشه
 امکن بعد ریس میان نویسنده از دلی بنده کرده بر مقطع سبب تنه می برند آن نویسنده بحضرت
 خواجه آمد قتل پیش گذرانید انما س غلامی و مرخصی کرد خواجه فرمود اگر تو رفتن را رها شوی و
 بر تو مقطع مرحمت کند رفتن برائے تو سهل بود و در یک چوبه و در یک کینزک و در دوش تو برو
 مقرر دار آن کینزک را بدی گفت بدیم بدل و جان قبول کرده خواجه آن حبیب را طلبید
 فرمود این را بدی آن حبیب گفت من کینزک آن مرد چه خواهم که من زن خود را می طلبم
 خواجه گفت قصه بکن از آنچه میگویم بکن حبیب برابر آن نویسنده رواں شد چنانکه اشارت
 خواجه بود همچنان رفتن مرحمت فرماں کرد و او را از بند رها کرد و یک سله چوبه و یک
 بخشید و یک کینزک و او بچرا که در وثاق او آید این حبیب از دور دید نعره زد و برخواست
 و جانب او دید که این همان زن من است بگم فرمان خواجه آن نویسنده آن کینزک را
 تسلیم کرد و او زن خود را در خانه خود برد و عرض بندگی خواجه را اطلاع شد که بدین سبب
 مخصوص زن آن حبیب بر و برسد لا بدی بود که خواجه مباشر آن سبب شد سپس آن حکم بفرستاد
 پیوست بعد نماز پیشین ذکر سے در باب فضیلت خلوت و عزلت از مردمان بود فرمودند
 ذوق که خداوند قلم در خلوت نهاده است و تنهایی و خرابه بودی صحرایان و جنگل گشتن
 بخشیده است در پنج چیز نه باشد و آن بلا و اندوه و پیریشانی و وقت که در معاشرت

با مردم مزاحمت و وقت صوفی است در تحریر نگذرد و در تقریر و در نیاید جز ازین و جز طالع
 صوفیه و اهل خلوت دیگر را نباشد فرمودند مولانا وحید نام درویش بود نزد یک خطیب
 آدانبی که در چنانچه بود بیالای پس حوض متلخان و رایام علانی متلخان خطاب ادانسیر
 بود و خانه مولانا وحید بود و در آن ایام آنجا شمره نبود و در خانه باره خانه کرده بود و چهره داشت
 و یک کینزک زان کلمان نام و در همان دو بار داشت یک بقال دوم ضباط او خلیفه خدمت شیخ
 فرید الدین بود بعضی گویند خلیفه شیخ صدر الدین بود و بعضی گویند خلیفه شیخ سلیمان بود اما بحقیقت
 این است که او خلیفه شیخ فرید الدین بود خدمت خواجه نظام الدین چول بزیارت شیخ الاسلام
 قطب الدین می آمدند تنها بدین مولانا وحید نیز می آمد و بدین معاشرت نیک خوش
 شده و اگر خواسته سمع بشنود کینزک بود او را گفته چند سیر کجی پیروز و رغن بیار که امروز
 می خواهم سمع بشنوم و خود رفتی در خانه آن دو بار ایشان را طلب کردی و رفتی مطر بار
 آورده و خود سمع شنیدی در خانه حکم کرده بے بستی بعد سمع ناگاه کسی آمدی گفتی
 خود شیخ من این طرباں را چیزی بدیم فرمودی بد و چه خواهی داد اگر گفتی بچنگ ناخوش
 شدی و بد گفتی و اگر گفتی ده تنگ خوش شدی و آن کجی کشیدی خود با آن دو بار خود
 و بطرباں دادی سمع مجموع بپس بود و ز سر خدمت شیخ الاسلام نظام الدین بدین
 او آمدند و او در خانه نبود کینزک گفت میران در فلاں باغ رفته است خواجه در آن باغ رفت و او
 با آن دو بار بطرباں را برابر کرده و بچست سمع بیرون از خلق رفته ناگاه خواجه را دید سمع
 تنگست و گفت مولانا نظام الدین ترا که گوید که تو درین وقت مزاحمت دهی ایس زماں ایس ملوک
 و خاندان و شاهزادگان میشوند که تو اینجا آمده می آیند بر من مراد بر طلب میکنند ذوق ما را خراب
 میگردی خواجه فرمود عذر داشته دارم گفت بگو گفت در اینچنین وقت یار دیگر نیایم بدین سخن
 خوش شد سمع باز طلبید شنیدن گرفت و فرمودند که در قصه خسر و خال فتوحات که بر آن خواجه
 فرستاد کم از ده هزار بر آن کترین غلام نبود و بر آن خواجه یک لک بود بر آن او بر دست
 صوفیان بر او رے از آن خسر و خال بود یک لک فرستاد و بچرا که خواجه دید آغاز کرد که خواجه
 من این مال چنانم مرا یک چیتل کافی ست هر احماسی که او کرد هرگز قبول نکرد و بعد از آن می گفت
 حله بر آن ماسماع بیاید فلاں روز صوفیان آمد بر خسر و خال گفت خسر و خال نیک خوش
 شد چند روز طعام ما بر حسن ساخته کردند چول آن روز آمد سراجا و سایه بان و مظلمه شیران بار

پیدا شد نزد یک خان و او رسیدند و چون خلق و آواز مردمان گوشش افتاد پرسید
 که ای عزیز کجای این شورش است گفت شما که آنروز سماع طلبیده بودید آن سماع آورده اند و صوفیای
 آن پیش و اینستاد و لانا و حیدر و غضب شده عصا ایستاده و میگفت این چنین و چنان این
 شور و غوغا بر در من چه آورده و صوفیای دستار چه بر روئے داشته به پائے پائے میگرفت
 و میگریخت و او دشنام میداد عقب شده میدوید برائے زدن را هم از بیخافرم و مذبحان الله
 آن هم درویش باشد که در بندایس باشد که مردم بر من بیایند و بجوم بسیار شود در ویشال
 برائے دفع بجوم چند بسیار کرده اند تا کسی که در ایشان نکرده اما سبحان الله امر و زان طائفه هم
 نمانده است که سیرت اس قوم بدانند که چه بود علی الخصوص که بران بردن امر و زان سناشته مانده
 است که فلان ملک امر و زور خانه او چرا رفت بر من چرا اینا بد و بد و فوج بسیار بر در من آن
 مقدار نیاورد آنکس با این طائفه مردم چه گوید و فرمودند که والد من گفته که امروز شیخه در جهان
 الله اعلم تا کجا باشد این شیخه نباشد مقام با آرای فضیلتی تا کسی چیزی بیارد و خود بخورد و بخوراند
 مرا گفته پدر تو گفته که صوفیان پیش میرفتند در دوکان بنگ فروش جوایی میخرند تا خلق
 بدانند که ایشان بنگ میخرند در وقت ایشان که فراخ نشود و فراغ خاطر باشد که خود مشغول
 باشند بعد و دهفت و دهشت روز نیم سیر طعام در شکم ایشان نهفته و فرمودند خواجه حمدون قصار
 که سر ملاطیان است به عباری گذشت از و پرسید با آنوقت جو آنروی چیست عیار گفت
 که آنرا آن تو گویم و یا زان خود گفت ازان من هم و از آن خود هم گفت جو آنروی من این است
 که این کار که من دارم ازان باز آیم کار تو کنم جو آنروی تو این است که این کار که تو میکنی در
 جان من در آئی و بجای این سخن در دل خواجه حمدون قصار اثر کرد و جامه عیاری در بر کرد و ره ملک
 گزید هم ایضا ذکر کرد و باب حرمان خلق از اطلاع اسرار باری و مشاهد جمال و جلال او و فرمود
 سبحان الله کدام دولت ممکن مرا ایشان را و کدام غفلت و حرمان گرفتار کرد و بیخ و قیظ خور آن
 شوئی کرد و بهی در آن جانب نمی جنبند آمدنی صنایع و در فتنی صنایع و فرمودند با جماع اهل اسلام
 و اتفاق کتب سادای این سنی محقق و یقین است که افضل و بالاتر از مقام محبت مقام نیست
 و اگر نه خطاب افضل از انبیا و ابدال نکرده و نه به محبت مقام محب و محبوب و دوی صورتی و همی است
 و میان ایشان یکانی و اتحاد و صلی و شفقتی است نه اینچنین که مقام محبت منحصر هم بر رسول الله آمد
 بدولت اتباع او و از طفیل طاعت و کرم او قطره بکام و بجزا چکانند آن قطره چون شد که دریا

مقابل آن قطره نباشد هر که طالب آن باشد خود را در پیر مرشدی بمولای و محبه عاشقی و
 معشوقی بربند و آنچه او فرماید همان کند و از اختیار خود بکلی مسلخ شود و بجه که او فرماید مستقیم
 دارد و محاسبی که او گوید از آن بگذرد و با این همه پاک نفس شرط باشد شراب محبت بکام او نیز
 چکانند و غمها بریزند و هرگز سیری او را حاصل نشود و انبیا و ابدال بر شکر طاعت کوره باشند و بیانی
 هم بد و باز گرد و ملاست هم بد و عاید گردد و فرمودند برادر بزرگ من عاشق عورتی شد شیشه
 او را کزدم گزید برادر من تمام شب در پای داشت بعد از آن محله که او را کزدم گزیده بود و فریاد و دقته
 که زهر کزدم از پائے او فرو آمد پائے برادر من هم نیکو شد و زینجام را طلبید بجهت قصد گفت
 بکش خون یوسف هر قطره که بر زمین افتاد همه نقش یوسف بر زمین برمی آید این در هوا
 پرستی است در خدا پرستی کم از این نمی یابد بود و عواصم بندگی خدائی کنی و زندگی او گذارشته
 بنده هواست خود باشی نایب که در مقام خود گماری که من بنده خدایم ز به طعن عظیم و به حرمان
 جسیم و فرمودند آنچه حکایات نهانی و اشارات مخفی میرود که صیب و سلمان و بلال و بلال بر در پای
 افضل صحابه ابو بکر و عمر رضی الله عنهما می آمدند و در میزدند و میگفتند تعالوا اننا نؤمّن ساعه ایشان
 بر حضرت رسالت محمد کردند که یا رسول الله مگر با سلمان نایم فرمود شما مسلمانید بخداست که میب
 انتم المؤمنون برت الکفره پس چیست که این موالی بر درهای آیند و میگویند تعالوا اننا نؤمّن ساعه
 رسول الله فرمود ایشان از این ایمان ایمان و دیگر مراد دارند و ایشان نمی پرسند که ایمان چیست
 و رسول الله بیان نمی کند و ایشان را حاضر آورد و فرمود چه باشد که شما شراب جائے و دیگر میخورید
 و بدستی جائے و دیگر میکنید انتم المؤمنون علی عزکم بر کاهائے خود استوار باشید عجب حکایت و تحفه ضعیف
 میرود که ازان خبر ندارد و فرمودند که بیشتر مجالس خواجه محاکات معالمت و عبادات مشایخ
 و مجاهدات و مکارم ایشان بود و سخن در میان محبت و عشق کمتر بود و در مدت شانزده سالگی
 طاهر بن محمدت بوده ام بمحل ده مجلسه نخواهد بود که در آن مجلس حکایت محبت افتاده باشد و آن هم
 تمام مجلس بمهر مستغرق باشد و نوازندگان هم عوام مردم از این کلمات بیرون ست و اگر وقت
 بود خود هر بار که جمله گفتی بکلی از خود غائب گشتی و باز بخود آمدی پرسیدی که چه میگفتم بعضی
 حاضران مجلس سخن را یاد میدادند باز یک جمله دیگر گفتی باز از خود شدی و چشم پُر آب کردی
 و بکلی از دست رفتی و فرمودند چه عجب سر است که در این حدیث میگوید و این را عری خوانند
 و بیخ ترجمه آن نه فرمودند و گفتند این لفظ حدیث نیست این لفظ حدیث است و این حدیثی

سَلَوْنَ كَيْفَ عَلَى أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَهْلِ النَّارِ أَسْأَلُ اللَّهَ جِبْرِيلَ إِلَيْهِمَا بَارَكَ
 بَلَّغْتَ سَلَامِي إِلَى الْغَيْرِ يَتَقِينَ فَيَأْتِي الْجَنَّةَ فَلَا يَجِدُ أَهْلِيهَا وَيَأْتِي النَّارَ فَلَا يَجِدُ
 أَهْلِيهَا فَيَرْجِعُ إِلَى الرَّبِّ وَيَقُولُ يَا رَبِّ إِنِّي مَا وَجَدْتُ أَحَدًا مِنْهُمَا مِنْ
 أَتْلَعُ سَلَامَكَ فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى أَفَى جِبْرِيلُ أَكَلْنَا نَسَانَ مَيْمَنِي وَصَلَّى عَلَى
 چوں سالما بسیار بر اهل جنت و نار گذرود حق سبحانه تعالی بر جبریل را بفرستد که بر هر دو گروه
 سلام من برسان جبریل آید به جنت و نار اهل او و دوزخ بیند و نه اهل او باز حضرت شود گوید
 خداوند تو بهتر میدانی که من کس را از هر دو گروه نیافتم سلام بگردانم خدا گوید انسان من بود
 من رسید سبحان الله چه بود باز گری باز کشیده بود باز خود کرد و در عجیب عالمی
 و عجیب شارل محمد ثانی در این حدیث سخن گفته اند و رادی این حدیث عمرو بن عاص است
 روایت او معتد نیست بعد در میان سید سید پیا کوس آمد پرسید که چه میاشتی و من
 داشت دیدی است لابدی میگردد و هانجامی باشم فرمودند عجیب خدا تعالی ترا از جمله تعلقات
 فرغ کلی داد زن نه بچه نه مادر و پدر در این ولایت افتاده چرا در کار خدا نباشد چه لابدی است
 که دیت افتاده عمر صالحی بری و خود را بزیا میبرد هی مردمان حدیث است حال تو می کنند و تو
 از آن غافل فرمودند و در ایامی در دلی قضا افتاد و پهلوانی آمد در دکان بقالی ایستاد و او
 آنچه پهلوانان با استخوانی که تندر بر رفته است اول نظر بر آرد و افتاد و پرسید که ای آرد از آن
 تست فقال گفت از آن من است باز روغن دید آغاز کرد که ای روغن از آن تست گفت
 آره ای هم از آن من است شکر دید گفت ای شکر هم از آن تست گفت آره ای شکر هم از
 آن من است نیزم دید گفت ای نیزم هم از آن تست گفت آره ای نیزم از آن من است
 گفت واه مالیده کنی بخوری اکنون ای حال تو بدان بقال ماند و حالت مردمان بدان پهلوان که
 ایشان در شمار آن بقال قرار و توار آن بیج بر بخوری و لذت میگیری

روز پنجشنبه بیست و دوم ماه ربیع الثانی سنه ۱۲۸۵

روز پنجشنبه بیست و دوم ماه مذکور روز عرس حضرت خدمت شیخ الاسلام نظام حق والدین
 رحمة الله علیه و قدس الله سره العزیز بود جمیع بسیار و خلق اجوم بخدمت حاضر بودند وقت
 و ادع فرمودند که عجیب باز میباش است این اجتماع دنیا و افراق او و آن غر و ذل او و آن فقر و غنا
 او نگاه چندگاه میباید چند روزی و یا یک ساعتی جمعی از آدمیان بر کاره اتفاق کردند

چوں آن کار با تمام رسید هر یک بعمل خود متفرق شدند چوں آن عزیز که مردم همه گرد او آمده بودند
 اینها شسته می بینی گوید که بیج که نزدیک بود بیج عصبه بد موت در دنیا و دین بالاتر از دنیا و دین
 و بیخوف نیست بار بار بودی که در افتاد شیخ چوں عرس و جمعی که شتی ناز و دیگر مولا ناصر الدین
 و مولا اعلا الدین میگفتند که شما که مرا بدین کار خوانید به بینید بیج عصبه بالاتر از بیخوف نیست و بیج
 عزت شیخ بالاتر عزت خواهد ماند حاصل عزت من آمد که مصطفی چند به بخردانید چوں آن
 مصطفی سر آید هر یک بسر خود شود و مقل و انانیا را پس بخت و بکدام پلند پس عزت دنیا هر چه
 در تصور کنی همه را مال بویال باشد این است جواب هر شبی که ملازمت یک سال در انتظام نظام
 یافت و این چند بار حضرت زندگی نمودم همانیا گذشت و قرار استقرار کا بود حق
 ثبوت گرفته الحمد لله علی ذلک

صورت انام و سمت انتظام یافت ملفوظ حضرت بارفوت مقتدا

ارباب شریعت مرتضی اصحاب طریقت باوای ساکنان سبیل

حقیقت دلیل ساعیان طریق حقیقت مظهر آثار احادیث منظر انوار

صمدیت کاشف استار وجود مطلق رافع اعطیه حقیقه

حق سیاح انهار اطوار ولایت عواص بحار

اسرار نبوت محبوب ملک حق حسین

صدر الملة والدین قطب الاقطاب

عظیم الاقطاب جعفر الثاني

دلو الخلیف سید محمد بن

یوسف الحسینی گیسو دراز

قدست اسرار

العزیز

الکریم

بیتیم و تحفه فاکسار و زیو بمقدار حافظ محمد صادقی معتمد ثانی کالج گلبرگ دکن پشته ۳۵

در مطبع انتظامی کالج بعلیه طبع پوشید